یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان
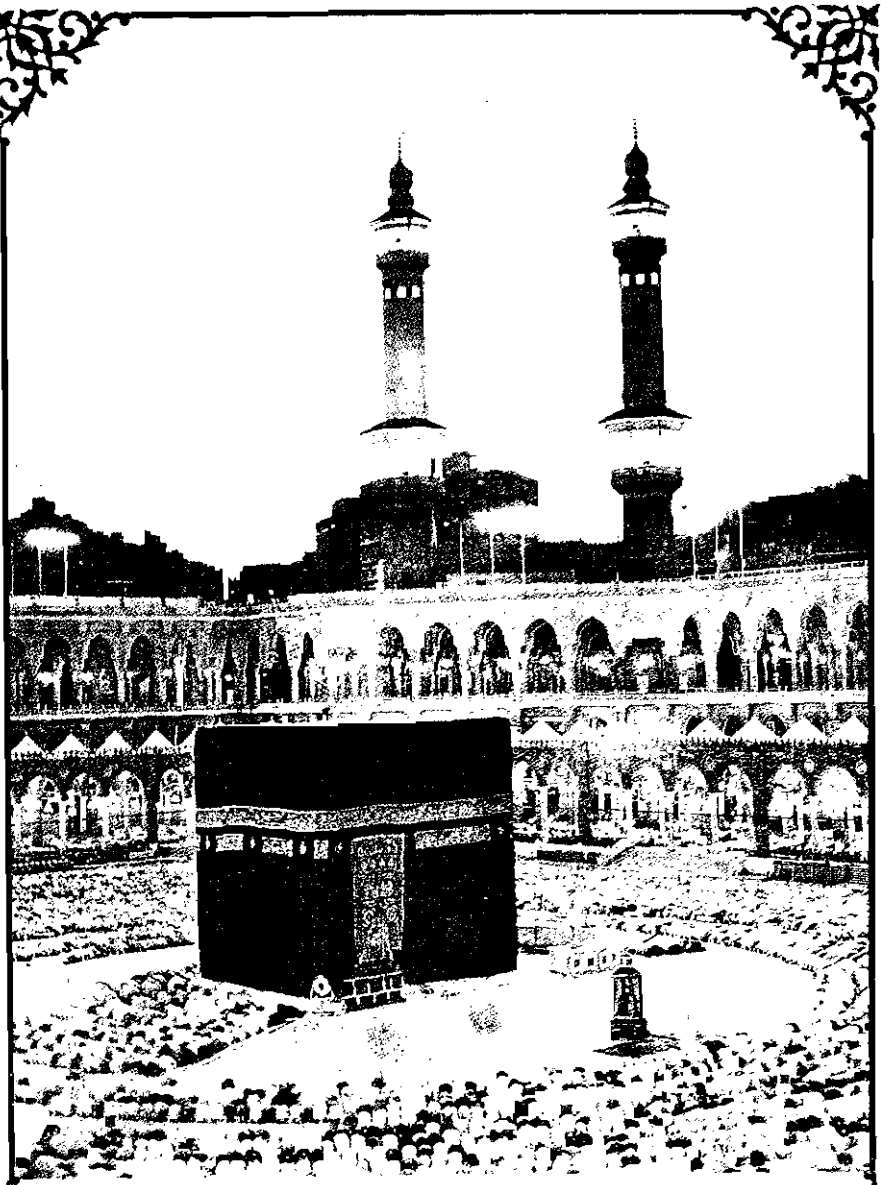
تحفة الحجاج

اَللھم ارزقنا توفیق الطاعة

و بعد المعصیة وصدق النیة وعرفان الحرمة

واکرمنا بالھدیٰ والاستقامة

. . . .

. . . .

:وبارک للحجاج والزوار فی الزاد والنفقة

وقض ما اوجبت علیھم من الحج والعمرة

بفضلک و رحمتک یا ارحم الراحمین

(دعاءِ امام زمانہؑ)

برائے توجہ عازمینِ حج

حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے حجاجِ اکرام کو خصوصی طور پر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے تاکہ حج جیسی عظیم عبادت کو پوری صحت کے ساتھ انجام دیا جاسکے

۱۔ حقوق الناس اور حقوقِ والدین کی ادائیگی۔
۲۔ مسئلۂ تقلید سے آگاہی۔
۳۔ خمس کی ادائیگی۔
۴۔ شرائطِ طہارت سے آگاہی۔
۵۔ شرائطِ وضو اور اسکے صحیح طریقے سے آگاہی۔
۶۔ ارکان نماز اور نماز کو باطل کر دینے والی چیزوں، سجدۂ سہو وغیرہ سے آگاہی
۷۔ قرآنِ مجید کی نماز والی سورتوں کی صحیح مخرج کے ساتھ ادائیگی۔
۸۔ ارکانِ حج سے مکمل آگاہی۔
۹۔ دورانِ حج ساتھیوں کے ساتھ ایثار، عجز و انکساری و خوش اخلاقی
۱۰۔ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت الٰہی میں صرف کریں۔
۱۱۔ اپنی دعاؤں میں دوسرے مومنین و مرحومین کو ضرور یاد رکھیں۔

نوٹ: اس کتاب کے تمام مندراجات مفاتیح الجنان، توضیح المسائل اور علماء کی تحریروں سے لیئے گئے ہیں۔

1

امامِ زمانہؑ سے رابطہ کا وظیفہ

دعاءِ امامِ زمانہؑ

مومن معصومینؑ کی نظر میں

نقشہ خانہِ کعبہ، مسجدِ نبوی، جنت البقیع، منیٰ

طوافِ کعبہ کی دعائیں

عازمینِ حج کے لیئے دواؤں کا مشورہ

خانہ کعبہ اور اُس کے اطراف کا نقشہ **قدیم**

تعارف خانۂ کعبہ
طواف کرنے کی سمت
رکنِ یمانی
حصہ حطیم
حصۂ مستجار
رکن حجرِ اسود
رکنِ شامی
حجرِ اسود طواف شروع اور ختم
مقامِ ابراہیم
حجرِ اسماعیل
رکنِ عراقی
حصۂ شاذروان
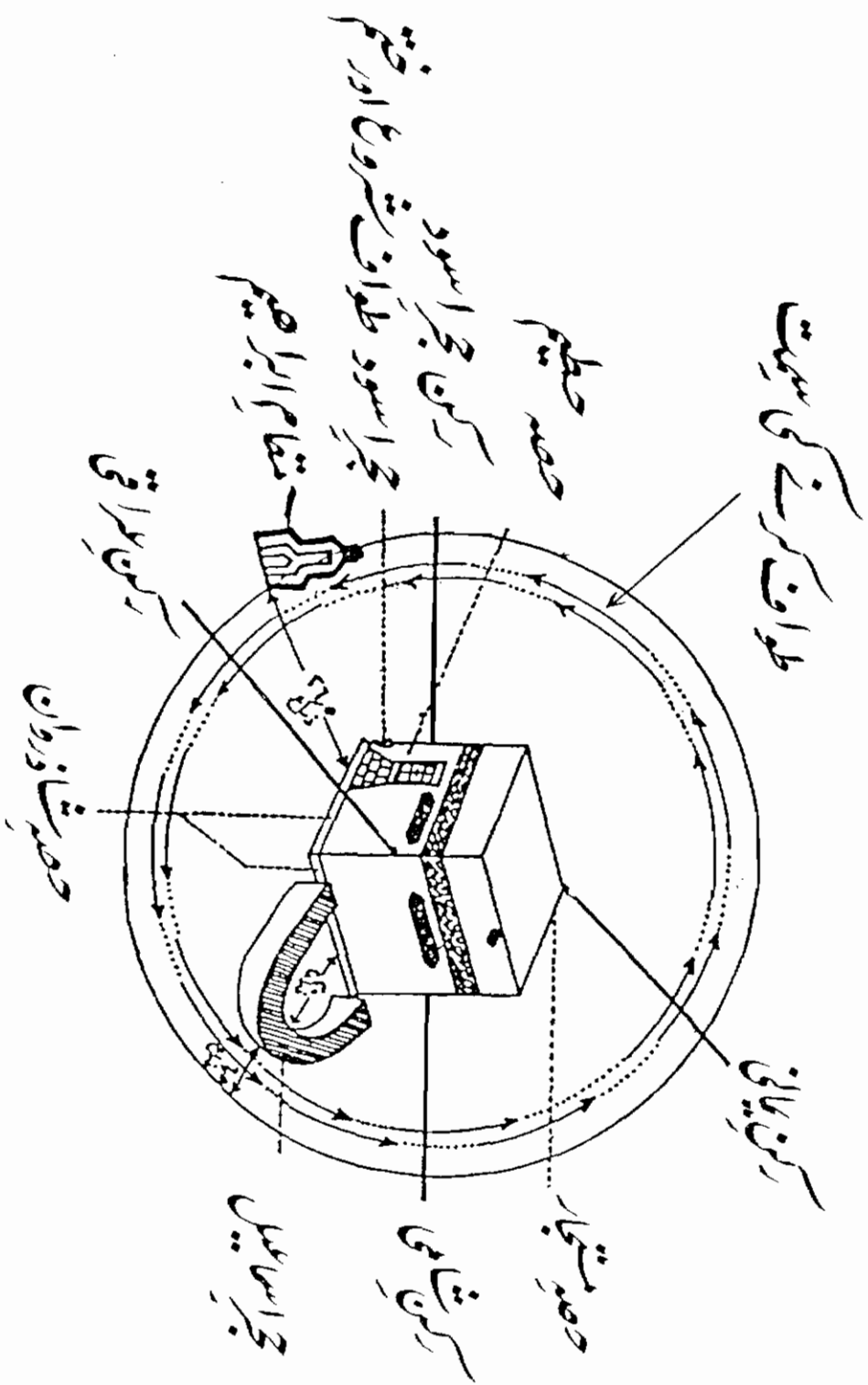
نقشہ مسجد نبویؐ
فندق المنصور
ریاض بینک
فندق اُم القریٰ
مسجدِ غمامہ
مسجدِ نبویؐ کی توسیع
جنوب
مغرب
مشرق
شمال
گلی
کار پارکنگ کا پکا فرش
باب السلام
گنبد خضراء
موجودہ مسجدِ نبویؐ
باب جبریل
زیر تعمیر
باب المجید
زیر تعمیر
زیر تعمیر
وضو کرنے کی جگہ
نماز کے لیے شیڈز
جنت البقیع قبرستان
اوقاف کی عمارت
النخیل ہوٹل
شاہراہ ابی ذر
شاہراہ السحیمی
وضو کرنے کی جگہ
کار پارکنگ
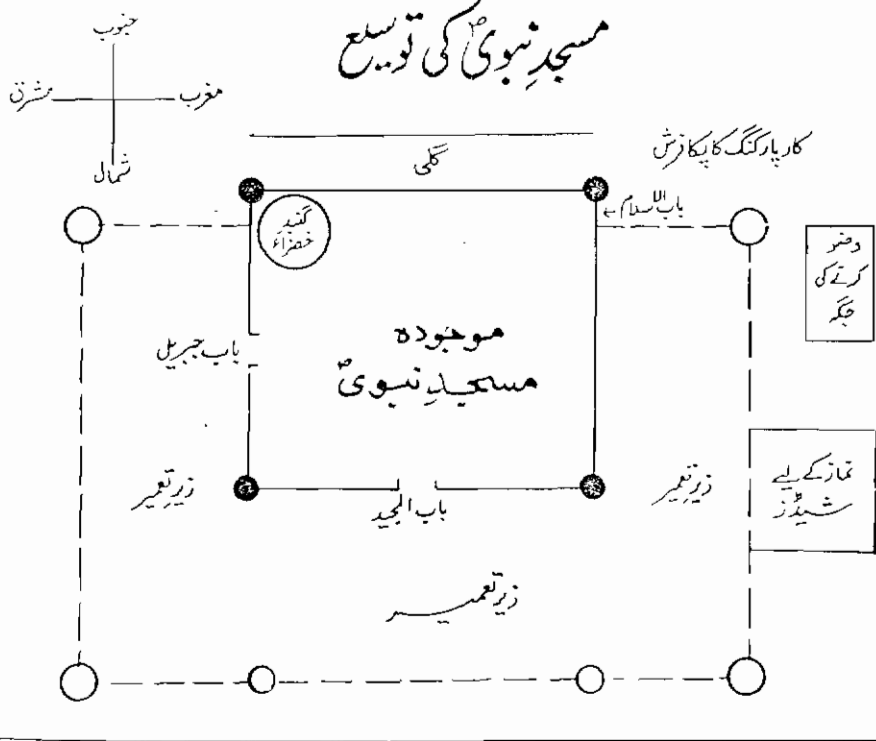
نقشہ مسجد نبویؐ

روضۂ اقدس
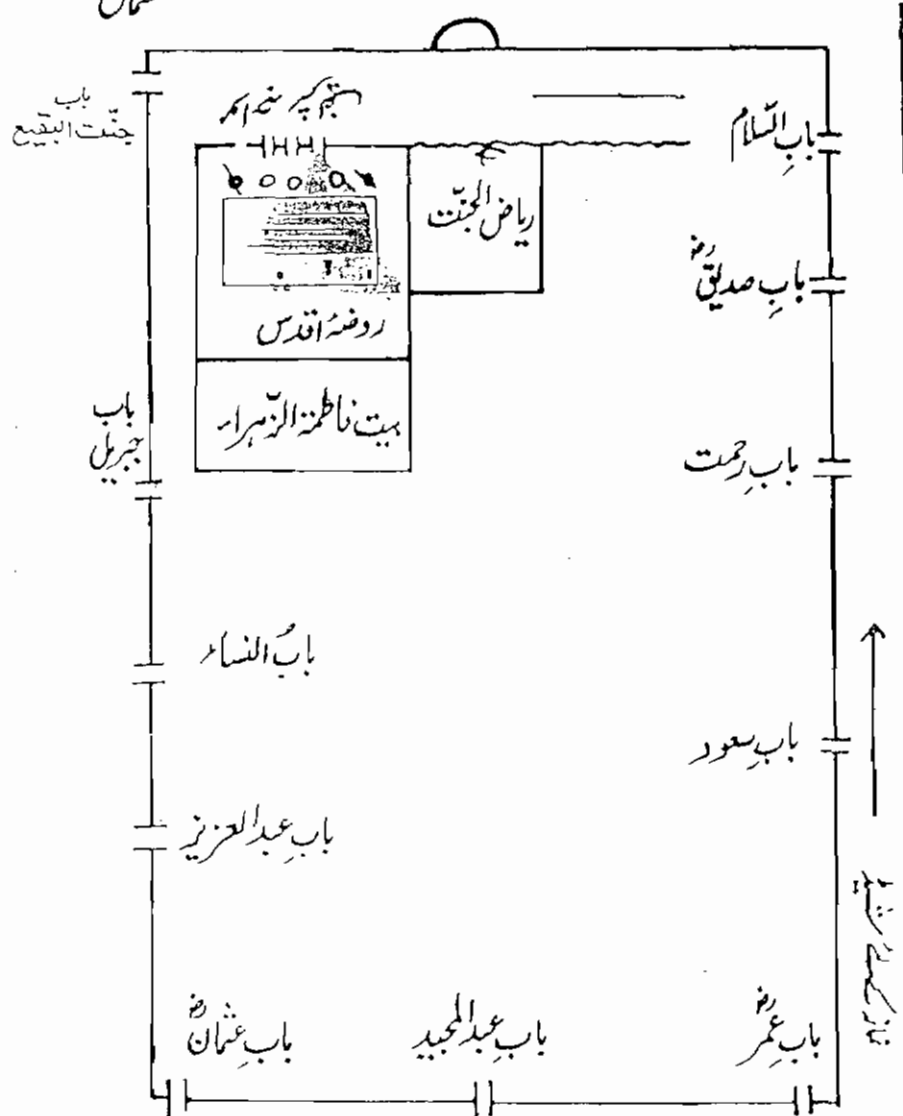
نقشہ روضہ رسولؐ و ریاض الجنۃ
جنوب
مشرق
مغرب
مقام نزول وحی
محراب عثمانی
باب بقیع
محراب النبیؐ
حجرہ عائشہؓ
روضہ و حجرہ رسولؐ
سطون سریر
سطون ابی لبابہ
سطون عائشہ
سطون حنانہ
سطون حرس
منبر رسولؐ
سطون وفود
حجرہ فاطمہ
ریاض الجنۃ
محراب تہجد
مقام جبریلؑ
باب جبریلؑ
اصحاب صفہ

۱۔ دختران رسولؐ سے مراد جناب خدیجہ کی وہ یتیم بھانجیاں ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کے گھر میں رہتی تھیں

۲۔ اس قبرستان میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام کی قبور ہیں حضرت عثمان ابن مظعونؓ ۔ عبداللہ ابن مسعودؓ ۔ سعد بن معاذ اور ابو سعید خدریؓ وغیرہ محبان اہلبیت بھی مدفون ہیں۔

۳۔ شہدائے احد سے مراد وہ مجاہدین ہیں جو غزوۂ احد میں زخمی ہوئے مدینہ لائے گئے اور پھر یہاں شہید ہوئے۔

امام زمانہ (ع-ف) سے رابطے کا وظیفہ

جو اس بات کا ارادہ کرے کہ امام زمانہ (ع-ف) سے اسکا رابطہ استوار ہوجائے اسے چاہئیے کہ ایام ہفتہ کے دنوں میں یہ وظیفہ پڑھے

بسم الله الرحمن الرحيم

كيفية الاتصال بخدمة الإمام الحجة "عليه السلام".

فمن أراد أن يتصل بخدمة الإمام الحجة المنتظر "عليه السلام" فليقل في كل يوم مِنْ أيام الأسبوع ما يلي:

بروز	ذکر	تعداد
بروز ہفتہ	لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ	ہزار مرتبہ
بروز اتوار	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	ہزار مرتبہ
بروز پیر	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى كُلِّ مَلَكٍ وَنَبِيٍّ	ہزار مرتبہ
بروز منگل	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ العَلِيِّ العَظِيْمِ	ہزار مرتبہ
بروز بدھ	أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ العَظِيْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ	ہزار مرتبہ
بروز جمعرات	سُبْحَانَ اللَّهِ وَالحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ	ہزار مرتبہ
بروز جمعہ	يَا اللَّهُ المَحْمُوْدُ فِي كُلِّ فِعَالِهِ	ہزار مرتبہ

برائے ایصال ثواب جملہ مرحومین مومنین و مومنات ایک مرتبہ سورہ الحمد اور تین بار سورہ توحید بمعہ اوّل و آخر درود بر محمدؐ و آل محمدؐ

دعاءِ امامِ زمانہؑ

عربی	اردو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	آغاز خدا کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا	خدایا ! ہمیں عطا فرما
ـ تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ	ـ تیری اطاعت کی توفیق
ـ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ	ـ اور گناہوں سے دوری
ـ وَصِدْقَ النِّيَّةِ	ـ اور اعمال میں سچی نیت (خلوص)
ـ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ	ـ اور لائقِ احترام چیزوں کی پہچان
وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ	اور (خدایا!) ہم پر ہدایت و ثابت قدمی کی نوازش فرما
وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ	اور ہماری زبانوں پر سچائی و حکمت کی باتیں رواں کر
وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ	اور ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے۔
وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ	اور ہمارے شکم کو حرام اور مشتبہ غذا سے بچالے۔
وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ	اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری کرنے سے دور رکھ۔
وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ	اور ہماری نظروں کو برائی اور خیانت سے باز رکھ۔
وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ	اور ہمارے کانوں کو بیہودہ باتیں اور غیبت (سننے) سے بچالے۔
وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ	اور (خدایا!) ہمارے علماء پر فضل فرما پرہیزگاری اور نصیحت سے۔
وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ	اور ہمارے طالبعلموں کو شوق اور محنت کا جذبہ عطا کر۔
وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ	اور (علما کی باتیں) سننے والوں کو پیروی کرنے اور موعظہ جذب کرنے کی توفیق دے۔
وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ	اور مسلمانوں میں جو مریض ہیں انہیں شفا اور آرام عطا فرما۔
وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ	اور انکے مرحومین پر مہربانی اور رحمت نازل فرما
وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ	اور ہمارے بزرگوں (ضعیفوں) کو وقار اور سکون بخش۔
وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ	اور جوانوں کو انابت اور توبہ کی توفیق دے۔
وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ	اور عورتوں کو حیا اور پاکدامنی سے نواز۔
وَعَلَى الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ	اور دولتمندوں کو انکساری اور بلند ہمتی دے
وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ	اور ناداروں کو صبر و قناعت سے نواز۔
وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ	اور مسلمان سپاہیوں کی نصرت فرما اور انہیں (دشمن پر) غلبہ دے۔
وَعَلَى الْاُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ	اور (بے گناہ) قیدیوں کو رہائی اور راحت عطا کر۔
وَعَلَى الْاُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ	اور حاکموں کو انصاف کرنے اور شفقت برتنے کی توفیق دے۔
وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ	اور رعایا کو (بھی) انصاف کرنے اور نیک سیرت (اختیار کرنے) کی توفیق دے۔
وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ	اور (خدایا!) حاجیوں اور زائروں کے توشۂ سفر اور نان و نفقہ میں برکت دے۔
وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ	اور ان کے حج و عمرہ کو مکمل و قبول فرما۔
بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ	(خدایا! میری یہ تمام حاجات و دعا) اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے برلا۔
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○	اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

معلومات چہاردہ معصومینؑ

نام معصومؑ	مشہور لقب	عمر مبارک	دورِ امامت	عمر بوقت اعلان
محمدؐ ابن عبداللہ	المصطفیٰ	۶۳ سال	رسالت ۲۳ سال	۴۰ سال
فاطمہؑ بنت محمدؐ	الزہرا	۱۸ سال	—	—
علیؑ ابن ابی طالب	المرتضیٰ	۶۳ سال	۲۹ سال	۳۴ سال
حسنؑ ابن علیؑ	الزکی	۴۸ سال	۱۰ سال	۳۸ سال
حسینؑ ابن علیؑ	الشہید	۵۷ سال	۱۰ سال	۴۷ سال
علیؑ ابن الحسینؑ	السجاد	۵۷ سال	۳۴ سال	۲۳ سال
محمدؑ ابن علیؑ	الباقر	۵۷ سال	۱۸ سال	۳۹ سال
جعفرؑ ابن محمدؑ	الصادق	۶۵ سال	۳۲ سال	۳۳ سال
موسیٰؑ ابن جعفرؑ	الکاظم	۵۵ سال	۳۴ سال	۲۱ سال
علیؑ ابن موسیٰؑ	الرضا	۵۱ سال	۱۹ سال	۳۲ سال
محمدؑ ابن علیؑ	تقی / الجواد	۲۵ سال	۱۷ سال	۸ سال
علیؑ ابن محمدؑ	نقی / الہادی	۴۱ سال	۳۳ سال	۸ سال
حسنؑ ابن علیؑ	العسکری	۲۸ سال	۵ سال	۲۳ سال
محمدؑ ابن الحسنؑ	المہدی	۱۲۰۰ سال سے امام اور حیات ہیں		۵ سال

معصومینؑ کے جشن ظہور اور مجالس شہادت کی تاریخیں
(روایات کے فرق کی وجہ سے دونوں مواقع کی ایک سے زیادہ تاریخیں رائج ہیں)

نام معصومؑ	تاریخ جشنِ ظہور	تاریخ مجلس شہادت
حضرت محمد مصطفیؐ	۱۷ ربیع الاول	۲۸ صفر ۱۲ ربیع الاول
حضرت فاطمۃ الزہرا	۲۰ جمادی الثانی	۱۳ جمادی الاول ۳ جمادی الثانی
حضرت علیؑ امیرالمومنین	۱۳ رجب	۲۱ رمضان
حضرت امام حسنؑ	۱۵ رمضان	۷ صفر ۱۷ صفر
حضرت امام حسینؑ	۳ شعبان	۱۰ محرم
حضرت امام زین العابدینؑ	۱۵ جمادی الاول ۱۵ جمادی الثانی ۵ شعبان	۲۵ محرم ۲۵ صفر
حضرت امام محمد باقرؑ	۱ رجب ۳ صفر	۷ ذی الحجہ
حضرت امام جعفر صادقؑ	۱۷ ربیع الاول	۱۵ رجب ۱۵ شوال ۲۵ شوال
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۷ صفر ۷ ربیع الاول	۶ رجب ۲۵ رجب
حضرت امام علی رضاؑ	۱۱ ذی القعدہ	۷ صفر ۱۷ صفر ۲۳ ذی القعدہ
حضرت امام محمد تقیؑ	۱۰ رجب	۱۰ رجب ۲۹ ذی القعدہ
حضرت امام علی نقیؑ	۲ رجب ۵ رجب ۱۵ ذی الحجہ	۲۶ جمادی الثانی ۳ رجب
حضرت امام حسن عسکریؑ	۴ ربیع الثانی ۸ ربیع الثانی ۱۰ ربیع الثانی	۸ ربیع الاول
حضرت امام مہدی آخرالزمانؑ	۱۵ شعبان	حیات ہیں

مومن معصومین کی نظر میں

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم	حضرت علي ابن ابي طالب عليه السّلام	حضرت امام حسن عسكري عليه السّلام
چھ امور	چالیس خصائل	پانچ علامات
دو گھونٹ (۱) صبر کا گھونٹ : ناشکراپن نہ ہو۔بڑی سے بڑی مصیبت پر صبر کا گھونٹ پی لے۔ (۲) غصے کا گھونٹ : جب تمہارے مزاج و فطرت کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو صبر کرو۔ **دو قدم** (۳) پہلا وہ قدم جو مسجد، مصلیٰ اور جماعت کی طرف بڑھے (۴) دوسرا وہ قدم جو رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے اٹھ رہا ہو۔اسلام میں یہ واجب ہے۔ **دو قطرے** (۵) پہلا قطرہ اس خون کا جو شہید کے بدن سے خدا کی راہ میں جہاد کے لئے بہے۔ (۶) دوسرا قطرہ وہ آنسو جو نمازی کی آنکھ میں خوف خدا سے آجائے چاہے مقدار میں وہ پروانے کے پر سے بھی زیادہ خفیف کیوں نہ ہو۔	امور میں توکل، گفتگو میں صداقت، سلام میں پہل، انتقام میں تاخیر، نیکی میں سبقت کلام میں ادب، جواب میں تامل، امور میں تفکر، کاموں میں استقامت، مصائب میں صبر مشکلات میں ثابت قدمی، اطاعت میں اصرار، فیصلہ میں انصاف، جہاد میں تعاون، معاش میں نظم شہوت میں کمی، لباس میں پاکیزگی، تکبر سے دوری، غصہ سے پرہیز، غیبت سے اجتناب جاہلوں سے نرمی، لوگوں سے محبت، اہل خانہ سے خوش اخلاقی، مغلوب سے فیاضی، بخل سے پرہیز مظلوم کی امداد، غریبوں کی دلجوئی، بیمار کی عیادت، نیکوں کی صحبت، وعدہ کی وفا نفس کی مخالفت، خلوص کی کوشش، مساکین پر ایثار، یتیموں کی نوازش، موقع پر سخاوت قدرت کے باوجود درگزر، خدمت خلق، مہمان نوازی، نعمتوں کا شکر، والدین کا احترام	(۱) نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا۔ (۲) روز و شب میں (51) اکیاون رکعتیں نماز یعنی ۱۱ رکعتیں تہجد، 17 رکعتیں فرض اور 23 رکعتیں نافلہ ادا کرنا۔ (۳) خاک شفا پر سجدہ کرنا۔ (۴) اربعین کو حسین مظلوم کی زیارت کرنا۔ (۵) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔

برائے ایصالِ ثواب جملہ مرحومین مومنین و مومنات ایک مرتبہ سورہ الحمد اور تین بار سورہ توحید بمعہ درود بر محمدؐ و آلِ محمدؐ

The believer

- The believer is one with whom people's life, wealth and dignity are secure.
- In pursuing his aims, he achieves perseverance by combining endurance and wisdom.
- He has strong religious convictions. He is very eager to understand the religious teachings.
- When powerful, he forgives easily. He is generous in appropriate ways.
- When rich, he does not forget moderation, when poor, he forbears without sacrificing his dignity.
- His behavior is gentle. His actions and walk reflect modesty.
- In all inquiries, he aspires to increase his knowledge and understanding.
- People enjoy his affection and calmness. He is ready to bear pain in order to comfort others.
- He faces calamities with patience and never becomes panic-stricken.
- Although occasionally criticized, he never criticizes anyone.
- In friendship, he is sincere. He honors his promises.
- He helps the oppressed and is concerned about the deprived. He does not abandon those in distress; he tries to relieve their burdens.
- In his judgments, he is not oppressive nor unfair.
- When infuriated, he behaves justly.
- He is anxious to legitimize and purify his earnings.
- He respects the rights of those who are absent. He accepts the apologies of those at fault.
- In his treaties, he is firm and consistent. In his friendship, he is faithful and avoids meddling.
- He is kind and compassionate to the poor and weak. Anyone may expect his assistance during difficulties.
- He is generous without being extravagant or wasteful.
- He guides those who seek his advice.
- He does not forget those who are good to him; he is grateful.
- He does not divulge people's secrets. He does not inquire into secret affairs which do not concern him. He is honest and trustworthy.
- He assists those who have assisted him.
- He raises questions in order to increase his knowledge and keeps silent in order to avoid mistakes.
- He avoids coercion, ignorance and lies. He keeps away from evil.
- His livelihood is earned in an honorable way.
- He combines conscience and patience in his behavior. He communicates with others so his knowledge may be increased.
- He tries not to hurt anyone, people are safe with him. He deals fairly with all.
- He treats people kindly and affectionately. He is conscientious and affable.
- To those near him, he is a friend and helper. To the orphans, he is like a father.
- In his actions toward others, he respects justice. He does unto others as he like done unto him.
- He follows the examples of good leadership demonstrated by his predecessors.
- He is not crude or rude towards his inferiors. He is not idle.
- His good deeds are not performed for the sake of being boastful. He is not hypocritical in his actions.
- He sets a good example for those who succeed him.
- He is not boisterous. He does not take credit for the good deeds of others.
- He does not abandon a benefaction at the pretext of embarrassment.
- He speaks only the truth. He is moderate and wise.
- He is not proud or selfish.
- He is not disgraced by love of food. He is not governed by his whims and sexual desires, he can control them.
- There is no flaw, laxity or partiality in his judgment.
- He does not pounce on nor insult others.
- He is not envious. He is not hasty.
- He is not slack nor dishonorable.
- He does not degrade anyone nor backbite.
- He does not interfere in a matter which does not concern him.
- If he keeps away from someone, it is not due to arrogance. If he associates with someone, it is not in order to be deceptive or spy.
- When affluent, he does not become proud.
- He does not fall into the same difficulty twice.
- He does not lose countenance in the face of violence and calamity.

BY: ALI IBN ABI TALIB (A.S.)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَدْعِيَةُ الطَّوَاف

تُحْفَةُ الحُجَّاج

محفوظ بُک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

طوافِ خانۂ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى اَهْلِهَا

طوافِ خانۂ کعبہ عظیم عبادت ہے۔ ایک طواف سات چکروں پر مشتمل ہے۔ خانۂ کعبہ کے طواف میں خلوص و گریہ کے ساتھ اس طرح پڑھیں۔ دُعا نمبر ۱ پہلے چکر میں اور دُعا نمبر ۲ دوسرے چکر میں۔ اسی طرح ترتیب کے ساتھ ساتوں دُعائیں سات چکروں میں پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

❁❁

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

دُعا نمبر ۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحیم ہے

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ

اے اللہ اے عافیت کے مالک اور عافیت کے پیدا کرنے والے

رَازِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَنَّانُ

اور عافیت عطا کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ انعام کرنے والے اور

بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ

عافیت کے ذریعہ احسان کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ مجھ پر

وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

اور اپنی تمام مخلوق پر فضل کرنے والے اے دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کے بڑے مہربان اور دونوں جگہ رحم کرنے والے محمد و آل

وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَ

محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں عافیت اور ہمیشگی عافیت اور مکمل

تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا

عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت کا شکر کرنے کی توفیق

وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

عطا فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑے رحم کرنے والے

دعا نمبر ۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر اے اللہ (یہ) گھر تیرا

اَلْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَھٰذَا

تیرا گھر ہے اور یہ بندہ (صرف) تیرا بندہ ہے اور یہ آتش جہنم سے

مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ رَبِّ اِنِّیْ

تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے اے میرے پروردگار بیشک میں

عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ

نے برائی کی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش

لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

دے کیوں کہ بلاشبہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

گا اپنی رحمت کے ذریعے اے رحم کرنے والوں میں سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

بڑے رحم کرنے والے! اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت

وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ

نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر۔

دعا نمبر ۳ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر اور ان کی کشادگی

وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ

میں جلدی کر اے اللہ میری گردن کو آتش جہنم

مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِّزْقِكَ

سے چھڑا دے اور مجھ پر اپنی حلال روزی کو وسیع فرما دے

الْحَلَالِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ

اور بدکردار جنوں اور انسانوں کے شر کو مجھ سے دور فرما دے

وَالْاِنْسِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ

اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر دے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل کر محمد اور

وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ

آل محمد پر اور ان کی کشادگی میں

فَرَجَھُمْ

جلدی کر

دعا نمبر ۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر اور ان کی

وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ

کشادگی میں جلدی کر دے اے احسان والے اور بخشش

وَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ

والے اور عطا والے اور کرم والے بیشک میرا عمل کم ہے

فَضَاعِفْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّكَ

البتہ اس کو میرے لیے زیادہ کر دے اور اس کو

اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِرَحْمَتِكَ

مجھ سے قبول کر لے بیشک تو ہی بڑا سننے والا اور جاننے

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ

والا ہے اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

سے بڑے رحم کرنے والے، اے اللہ محمد و آل محمد

عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی جلدی کر۔

دعا نمبر ۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر دے

وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِكَ

اے اللہ تیری ہی جانب سے راحت اور کشادگی اور صحت و سلامتی ہے

الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَةُ اَللّٰھُمَّ

اے اللہ بیشک میرا عمل کم ہے لہٰذا اس کو میرے لیے زیادہ کر دے

اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَاغْفِرْ

اور میرے ہر اس گناہ کو بخش دے جس سے تو واقف ہے اور جو

لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی

تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے اے اللہ بیشک میں تیری پناہ

خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ

مانگتا ہوں آتش جہنم سے پس مجھے پناہ دے اور ایسی وسیع اور کامل رحمت

فَاَجِرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً جَامِعَةً اَبْلُغُ بِهَا خَیْرَ

سے مجھے نواز کر جس کے ذریعہ میں دنیا اور آخرت کی نیکی حاصل کروں۔

الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ

اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر۔

دعا نمبر ٦ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ

اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور اُن کی کشادگی

فَرَجَهُمْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

میں جلدی کر اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی اور آخرت

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ

میں بھی خیر و خوبی عطا فرما اور ہمیں آتش جہنم کے عذاب سے بچا

اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَّاِنِّيْ خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ فَلَا

اے اللہ بیشک میں تیرا محتاج ہوں اور بے شک ایسا خوفزدہ ہوں

تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ اَللّٰهُمَّ

جو تیری پناہ مانگتا ہے اے اللہ پس میرے جسم کو تغیر نہ کر اور میرے نام کو نہ

تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى اَتُوْبَ وَاعْصِمْنِيْ حَتّٰى لَا

بدل اے اللہ مجھ پر ترس کھا یہاں تک کہ میں توبہ کروں اور مجھے محفوظ رکھ

اَعُوْدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یہاں تک کہ (گناہ کی طرف نہ پلٹوں) اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما

وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ۝

اور اُن کی کشادگی میں جلدی کر۔

دعا نمبر ٧ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں

وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ

جلدی کر اور میرا خاتمہ بخیر کر اور کافی ہو جا میرے لئے اُن مہمات میں جو میری

دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَّا

دُنیا اور آخرت کے امور سے ہیں اور مجھ پر ایسے کو مسلط نہ کر جو مجھ پر رحم

يَرْحَمُنِيْ وَاجْعَلْ عَلَيَّ مِنْكَ وَاقِيَةً

نہ کرے اور اپنی بارگاہ سے میرے لئے ایک ہمیشہ رہنے والی پناہ

بَاقِيَةً وَّلَا تَسْلُبْنِيْ صَالِحَ مَا اَنْعَمْتَ

گاہ قرار دے دے اور مجھ سے کسی ایسی چیز کو واپس نہ لے جس کے ذریعہ

بِهٖ عَلَيَّ وَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَّاسِعًا

تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے وسیع حلال و پاک پاکیزہ

حَلَالًا طَيِّبًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

روزی عطا فرما اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل کر اور ان

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ۝

کی کشادگی میں تعجیل فرما۔

نقشہ

مقاماتِ شک	حالتِ قیام میں	حالتِ رکوع میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجدہ میں	دونوں سجدوں کے بعد
دو اور تین میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
دو تین اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
دو اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
تین اور چار میں شک ہو	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح
چار اور پانچ میں شک ہو	صحیح (۱)	باطل	باطل	باطل	صحیح (۲)
تین اور پانچ میں شک ہو	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل
تین چار اور پانچ میں شک ہو	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل
پانچ اور چھ میں شک ہو	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل

شکیاتِ نماز

جس حالت میں شک کو صحیح مانا جاتا ہے کیا عمل کرنا چاہیے
تین رکعت پر بنا رکھکر چوتھی رکعت بجالائے بعد ازاں نماز احتیاط ایک رکعت کھڑا ہو کر یا دو بیٹھکر پڑھے
چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کرے۔ پھر دو رکعت نماز کھڑا ہو کر اور دو رکعت بیٹھکر پڑھے
چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر بجالاتے۔
چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے دو رکعت نماز احتیاط بیٹھکر یا ایک رکعت کھڑا ہو کر بجالائے
بنا چار رکعت پر رکھ کر بیٹھ جائے اور نماز ختم کر دے پھر ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور احتیاطاً دو سجدہ سہو بجالاتے۔ دونوں سجدے کر لینے کے بعد شک میں۔ چار بنا رکھکر نماز ختم کرے اور بعد ازاں دو سجدہ سہو واجبا بجالاتے۔
بیٹھ جائے اور نماز ختم کرے پھر دو رکعت نماز احتیاطاً کھڑا ہو کر بجالائے بعد میں دو سجدہ سہو بھی کرنا چاہیے
بیٹھ جاتے اور نماز کو چار پر بنا رکھ کر ختم کرے پھر دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر پڑھے۔ بعد ازاں دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجالاتے اور دو سجدہ سہو بھی بجالاتے
بیٹھ جاتے اور چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کرے اور دو سجدہ سہو بھی احتیاطاً بجالاتے۔

حجاج کرام کے لئے دواؤں کا مشورہ

MEDICINE ADVICE FOR HUJJAJ -E-KARAM

(۱) جسم میں پانی کی کمی دور کرنے کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں دو دفعہ۔

ORAL REHYDRATION SALT (One tablet Twice in a day)

(۲) پتلے دست آنے کی صورت میں کھانے کی دوا۔ دو ٹیبلٹ دن میں تین دفعہ۔

TAB FLAGYL - For loose motions (2 tablets in a day)

(۳) سر اور گلے میں درد، بخار و جسم میں درد کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں چار دفعہ۔

TAB PARACETAMOL - For headache, muscular pain, sore throat, fever etc.

(One tablet 4 times in a day)

(۴) نزلہ، زکام، الرجی اور الٹیوں کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں دو دفعہ۔

TAB CHLORPHENIRAMINE (PRISTON) - Anti allergic for vomitting, running nose, cold or flue. (One tablet twice in a day)

(۵) نزلے میں ناک بند ہو جانے کی صورت میں اسپرے (صرف ناک میں) کم از کم دن میں تین دفعہ۔

OTRIUIN NASAL SPRAY - For nasal blockage, cold & flue.

(At least 3 times in a day)

(۶) کھنچاؤ، چوٹ یا کسی وجہ سے جسم کے کسی حصے میں درد کی صورت میں مالش کرنے کا ٹیوب۔

VOLTRAN GEL - Tube for local muscular pains

(۷) آنکھ کی کسی بھی تکلیف میں آنکھ میں لگانے کا مرہم۔ دن میں چار دفعہ۔

CHLORAM PHEMICAL EYE OINTMENT

Can be used locally on the skin also if reqired. (4 times in a day)

(۸) گلے میں درد یا بخار وغیرہ سے بچنے کے لئے اینٹی بائیوٹک (کھانے کی دوا)
ترکیب و مقدار استعمال کے لئے پہلے معلومات حاصل کر لیں۔

3 ANTIBIOTICS (3 Types) - For relief from pains in throat or fever : --

AMOXIL OR AUGMENTIN OR AZITHROMYCIN

(۹) گلے میں خراش کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹبلٹ دن میں تین دفعہ۔

STREPSILS - For throat infection. (One tablet three 3 times a day)

(۱۰) زخم صاف کرنے کے لئے الکوحلک ٹشو۔ صرف ایک بار استعمال کرنے کے لئے۔ کم از کم پانچ عدد

TRIAD ALCOHAL PAD (single use only) For cleaning of cuts/ abraisions. 5 Pcs.

(۱۱) زخم کی ڈریسنگ کے لئے واٹر پروف پٹیاں۔ پانچ یا دس چھوٹی پیکنگ

AIR STRIP (Water proof dressing) - STICKING PADS (5 - 10 small packings)

For use on small cuts/ abraisions.

(۱۲) موچ آجانے کی صورت میں اس مقام پر باندھنے کے لئے چھوٹی اور درمیانی پٹیاں۔ ۲،۳ عدد۔

CREPE BANDAGE (Small & medium) 2,3 in numbers.

NOTE : Any medicines that the Haji is using in routine (anti diabeties, anti hypertensive, for cardic problems etc.) should be continued in routine.

نوٹ : یہاں پر بیان کی ہوئی دواؤں کے علاوہ حاجی صاحبان جو بھی دوائیں پہلے سے استعمال کرتے آرہے ہیں ان کا استعمال جاری رکھیں۔ جیسے شوگر، بلڈ پریشر یا ہارٹ کی تکالیف کے لئے دوائیں۔

بہ شکریہ ڈاکٹر رضا مہدی

غیر شیعہ افراد کے مناسکِ حج ایک نظر میں
حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ
مکّہ سے منیٰ کو روانگی
منیٰ میں آج کے دن
ظہر
عصر
مغرب
عشاء پڑھنی ہیں
رات منیٰ میں قیام
حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ
فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرکے عرفات کو روانگی
ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے
وقوفِ عرفات
عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے
مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی
مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں
رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے
حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ
مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی
پہلے
بڑے شیطان کی رمی
پھر
قربانی کرنا
پھر
سر کے بال منڈانا یا کترانا
پھر
طوافِ زیارت کو مکّہ جانا
رات منیٰ میں قیام
حج کا چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ
منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے
صبح صادق تک
پہلے
چھوٹے شیطان کی
پھر
درمیانے شیطان کی
پھر
بڑے شیطان کی
رمی کرنا ہے
طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں
رات منیٰ میں قیام
حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ
منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے
صبح صادق تک
پہلے
چھوٹے شیطان کی
پھر
درمیانے شیطان کی
پھر
بڑے شیطان کی
رمی کرنا ہے
طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں
۱۳ ذی الحجہ کو اگر قیام کا ارادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاسکتی ہیں
نوٹ :- اس کے علاوہ حج کے بقیہ دنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔
طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب یعنی مغرب تک ہے۔
طوافِ زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لئے منیٰ چلے جائیں۔

نقشہ مناسکِ حج بمطابق فقہ جعفریہ (ماہِ ذی الحجہ)

6 ذی الحجہ کے دن الخبر سے روانگی

7 کو مدینہ میں آمد

حجِ تمتع

عمرہ تمتع

(7 کی رات مدینہ سے) 1- احرام

(8 کے دن مکہ حکرمہ میں)
- 2- طواف
- 3- نمازِ طواف
- 4- صفا و مروہ کے درمیان سعی
- 5- تقصیر

حجِ تمتع

- 6- احرام (8 کی رات) مکہ مکرمہ سے
- 7- وقوفِ عرفات (9 کے دن)
- 8- وقوفِ مزدلفہ (9 کی رات)

اعمالِ منیٰ

(10 کے دن)
- 9- بڑے شیطان کی رمی
- 10- قربانی
- 11- حلق یا تقصیر (حالتِ احرام سے باہر)

(10 کی رات) 12- منیٰ میں قیامِ شبِ گیارہ

(11 کے دن) 13- چھوٹے، درمیانے اور بڑے شیطان کی رمی

(11 کی رات) 19- منیٰ میں قیامِ شبِ بارہ

(12 کے دن) 20- چھوٹے، درمیانے اور بڑے شیطان کی رمی اور نمازِ ظہرین کے بعد منیٰ سے روانگی اور اختتامِ حج۔ (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا)

اعمالِ مکہ

(11 ذی الحجہ کے دن میں کریں)
- 14- حج کا طواف
- 15- نمازِ طواف
- 16- صفا و مروہ کے درمیان سعی
- 17- طواف النساء
- 18- نمازِ طواف النساء

نوٹ:- دورانِ حج کیئے جانے والے تمام اعمال کی نیتوں کی تفصیل حصہ 3 صفحہ 4/5

2

حقیقتِ حج (مکالمہ حضرت امام زین العابدینؑ وشبلی)

حج کے احکام ، مجتہد کی تقلید، خمس

قرأت ورموزِ اوقاف قرآنِ مجید

نجاسات، مطہرات، احکامِ طہارت

وضو، غسل، تیمّم

نماز، نمازِ جماعت، امامِ جماعت کی شرائط

بیٹے پر واجب باپ کی قضاء نمازیں، اجرت پر نماز پڑھوانا

حقیقتِ حج

حج کی ایک حقیقت ہے جس کو سمجھے بغیر حج کے نام سے اور حج کی شکل میں انجام
پانے والی چیز سوائے اس کے کچھ بھی نہیں کہ بلاوجہ میں پیسہ بھی خرچ کیا جائے اور سفر
کی تکلیفیں بھی برداشت کی جائیں، لیکن مناسکِ حج کی حقیقت کو کون جانتا ہے ؟
یقیناً وہ شخص جو خود ولی اللہ ہے یا اسے ولایتِ حق کا کچھ حصہ ملا ہو۔ ان اولیاء اللہ میں
سے حضرت امام سجاد علیہ السلام نے حج کی حقیقت کے بارے میں مکمل ترین بات کہی
ہے کہ "اَھْلُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِی الْبَیْتِ" یعنی اہل بیت سمجھتے ہیں اس چیز کو جو گھر میں ہے۔

اس وقت جب ہمارے آقا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج سے
لوٹ رہے تھے کہ شبلی آپ کے لئے آگے بڑھے۔

امامؑ نے ان سے پوچھا: شبلی کیا تم نے حج ادا کیا ؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، اے فرزندِ رسول اللہ

امامؑ نے فرمایا: کیا تم میقات میں اترے اور سلے ہوئے کپڑوں
کو اتار کر غسل کیا ؟

جواب دیا: جی ہاں

امام نے فرمایا: میقات میں پہنچنے کے وقت کیا اس بات کی نیت تھی کہ گناہ کے
لبادے کو اتار کر جامہ اطاعت پہنو گے؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: اپنے سلے ہوئے لباس کو اتارتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ اپنے
آپ کو دھو کر لغزشوں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہٰذا تم نہ تو میقات میں اترے ہو اور نہ اپنے سلے ہوئے لباس سے
آزاد ہوئے ہو اور نہ ہی تم نے غسل کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے صفائی کی، احرام پہنا اور حج کا عہد کیا؟

کہا: ہاں

فرمایا: کیا صفائی کرنے، احرام پہننے اور حج کا عہد کرنے کے وقت تمہاری
یہ نیت تھی کہ اپنے خداوند تعالیٰ کے لئے خالص توبہ کی دوا سے اپنے آپ کو گناہ سے پاک کر رہے ہو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا محرم بننے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اس چیز کو جس کو خدائے
عزوجل نے حرام کیا ہے اپنے اوپر حرام کر دو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا حج کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ ہر غیر خدائی عہد کو ترک کر رہے ہو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہٰذا تم نے نہ تو صفائی کی نہ محرم ہوئے اور نہ ہی تم نے حج کا عہد کیا ہے
اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے میقات میں داخل ہو کر دو رکعت نماز احرام

٣

ادا کی اور لبیک کہی؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا میقات میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ زیارت
کے لئے وہاں داخل ہوئے ہو؟

کہا: نہیں

فرمایا: کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ بہترین اعمال
اور بندوں کی بہترین نیکی کے باعث جو کہ نماز ہے خدا کے نزدیک جا رہے ہو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا لبیک کہتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر سلسلے میں خدا کی اطاعت
کے وعدے کے مطابق گفتگو کرو گے اور ہر گناہ سے پرہیز کرو گے اور خاموش
رہو گے۔

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہٰذا نہ تو تم میقات میں داخل ہوئے اور نہ ہی تم نے نماز پڑھی اور
نہ ہی لبیک کہی۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم حرم میں داخل ہوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز پڑھی؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا حرم میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس غیبت
کو جو تم نے آئین اسلام رکھنے والے مسلمانوں کے سلسلے میں کی ہے اپنے اوپر حرام کرتے ہو

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مکہ پہنچتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اس سفر سے تمہارا مقصد

صرف خدا ہے؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہٰذا نہ تو تم حرم میں داخل ہوئے، نہ تم نے مکہ دیکھا اور نہ ہی نماز پڑھی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے خانہ (خانہ خدا) کا طواف کیا اور ارکان کو لمس کیا اور سعی کی؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا سعی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور نفس امارہ کے شر سے خدا کی پناہ میں جا رہے ہو؟ اور وہ جو رازوں کو جاننے والا ہے اس بات سے واقف ہے؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہٰذا تم نے نہ طواف خانہ (خانہ خدا) کیا ہے، نہ ارکان کو لمس کیا ہے اور نہ ہی سعی کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا؟ اور کیا تم نے مقام ابراہیم علیہ السلام پر کھڑے ہوتے اور وہاں پر دو رکعت نماز پڑھی؟

کہا نہیں۔

اس موقع پر امامؑ نے ایک نعرہ لگایا اور نزدیک تھا کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں۔

اس کے بعد فرمایا۔ آہ، آہ، وہ شخص جو کہ حجر اسود سے مصافحہ کرے در حقیقت خداوند تعالیٰ سے مصافحہ کرتا ہے لیس اے بے چارے دیکھ کر اس کام کے

اجر کو جس کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے برباد نہ کرنا اور گناہگاروں کی طرح (خدائی احکامات سے) مخالفت اور ممنوعہ کاموں کے انجام دینے کے ذریعے خدا سے مصافحے (اور عہد بندگی) کی قدر نہ کھو۔

اس کے بعد فرمایا: کیا مقام ابراہیمؑ پر توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ مکمل طاعت اور ہر گناہ سے مخالفت کے ارادے سے (اس مقدس مقام پر) توقف کر رہے ہو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کی نماز ادا کرکے ایسی نماز کے ذریعے در حقیقت شیطان کی ناک کو زمین پر رگڑ رہے ہو؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: پس نہ تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا ہے اور نہ مقام ابراہیمؑ پر توقف کیا ہے اور نہ ہی وہاں کی دو رکعت نماز کو حقیقت میں ادا کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم زمزم کے کنوئیں پر گئے اور اس کا پانی پیا؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعت حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو؟

کہا نہیں

فرمایا: لہٰذا نہ تو تم زمزم کے کنوئیں کے قریب پہنچے اور نہ ہی تم نے اس کا پانی پیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے صفا و مروہ کے مابین سعی کی چلے اور

آمد و رفت کی ؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم خوف و رجاء کے مابین واقع ہوتے ہو ؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہٰذا تم نے نہ تو صفا و مروہ کے مابین سعی کی، نہ چلے اور نہ ہی آمد و رفت کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا (مکہ سے) منیٰ کی جانب نکلے۔

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان، نگاہ اور اپنے ہاتھ کے شر سے محفوظ رکھوگے ؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہٰذا تم (مکہ سے) منیٰ کی جانب نہیں نکلے ہو۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے عرفات میں توقف کیا اور جبل رحمت پر چڑھے اور وادی نمرہ کو پہچانا اور میل و جمرات کے قریب خدا کو پکارا ؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا عرفات میں توقف کے موقع پر تم نے خداوند سبحان کی معرفت کا حق ادا کیا اور خدائی علوم و معارف کو سمجھا اور اس بات کو جانا کہ تمام وجود کے ساتھ قدرت خدا کے قبضے میں ہو اور وہ تمہارے کام کے راز اور تمہارے دل کی گہرائیوں سے واقف ہے ؟

کہا: نہیں ؟

فرمایا: کیا تم نے جبل رحمت پر چڑھتے وقت یہ نیت کی تھی کہ خدا ہر مومن عورت اور مرد پر رحمت کرتا ہے اور ہر مسلمان عورت اور مرد کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: جب تم نمرہ کے قریب تھے کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جب تک تم خود امر و نہی الٰہی کو قبول نہیں کروگے تمہارا امر و نہی دوسروں پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

کہا: نہیں ؟

فرمایا: کیا علم اور نمرات [1] کے قریب توقف کے تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ دونوں تمہاری طاعتوں کے شاہد ہیں اور خدا کے فرمان کے تابعدار اور فرشتوں کے ہمراہ تمہارے محافظ ہیں ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہٰذا تم نے نہ تو عرفات میں توقف کیا ہے، نہ جبل رحمت پر چڑھے ہو، نہ نمرہ کو پہچانا ہے، نہ نمرات کے قریب توقف کیا ہے اور نہ ہی خدا کو پکارا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے دو علموں [2] کے درمیان سے عبور کیا ہے اور گذرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی ؟ اور کیا تم مزدلفہ کی زمین پر چلے اور وہاں پر کنکریاں چنیں اور کیا تم مشعر الحرام سے گزرے ؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ وہ نماز شکر ہے جو دسویں رات میں ادا کی جاتی ہے۔ اور ہر مشکل کو دور کرتی ہے۔ اور ہر کام کو آسان بنا دیتی ہے ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا دو علموں [3] کے مابین چلنے اور دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہونے

کا خیال رکھنے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ دینِ حق سے دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہو نہ اپنے دل سے، نہ اپنی زبان سے اور نہ اپنے جسم کے اعضاء سے ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مزدلفہ کی زمین پر چلتے وقت اور کنکریاں چنتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر گناہ اور نادانی کو اپنے سے دور کرو گے۔ اور ہر علم و عمل کو اپنے لئے مستحکم بناؤ گے ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مشعر الحرام سے گزرتے وقت تمہاری نیت یہ تھی کہ اپنے دل کو تقویٰ اور خوفِ خدائے عزوجل کا بیان کرنے والا بناؤ گے ؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہٰذا تم نہ تو دو علموں سے گزرے، نہ وہاں کی دو رکعت نماز پڑھی، نہ مزدلفہ کی زمین پر چلے، نہ وہاں سے کوئی کنکری اٹھائی اور نہ ہی مشعر الحرام سے ہی گزرے ہو۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے منیٰ پہنچ کر رمی جمرہ (کنکریاں مارنے کا کام) کیا؟ سر کے بال کٹے ؟ قربانی کی ؟ مسجد خیف میں نماز ادا کی ؟ مکہ لوٹے ؟ اور طواف (افاضہ و بازگشت) بجالائے ؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا منیٰ پہنچنے میں اور کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنی آرزو تک پہنچ گئے ہو اور خداوند تعالیٰ نے تمہاری ہر حاجت کو پورا کر دیا ہو ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم اپنے دشمن ابلیس کو مار

رہے ہو اور تم نے اپنے قابلِ تدریج کو ختم کر کے شیطان کی نافرمانی کی ہے ؟

کہا: نہیں ؟

فرمایا: کیا سر کے بال کاٹتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تمام برائیوں اور انسانوں پر ظلم کرنے سے پاک ہو رہے ہو اور ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو رہے ہو ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مسجد خیف میں نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ سوائے خدا اور اپنے گناہوں کے کسی سے نہ ڈرو اور خداوند تعالیٰ کی رحمت کے سوا کسی چیز سے آس نہ لگاؤ ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا قربانی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حقیقتِ پارسائی کا سہارا لے کر طمع و لالچ کا گلا کاٹ رہے ہو اور ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کر رہے ہو جنہوں نے اپنے فرزند، میوۂ دل اور آرامِ جان کا سر کاٹ کر اپنے بعد کے لوگوں کے لئے خداوند تعالیٰ سے تقرب اور اس کی بندگی کی سنت کی بنیاد رکھی ؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا مکہ لوٹنے اور طواف افاضہ کرنے کے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی رحمت سے رفاقت اٹھا کر اب اس کی طاعت و بندگی کے لئے لوٹ آئے ہو اور اس کی دوستی کا سہارا لیا ہے اور اس کے واجبات کو ادا کیا ہے اور خدا کے قریب پہنچ گئے ہو ؟

کہا: نہیں۔

اس وقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: لہٰذا نہ تو تم منیٰ

نہ پہنچے، نہ تم نے رمی جمرات انجام دیا، نہ سر کے بال کاٹے، نہ قربانی کی، نہ مسجد خیف میں نماز ادا کی، نہ طواف افاضہ انجام دیا اور نہ ہی خدا کے قریب پہنچے ہو۔ واپس جاؤ حقیقت میں تم نے حج نہیں ادا کیا۔

شبلی؛ حج اور ان کے مناسک پر عمل کی حقیقت کے سمجھنے میں اپنی کوتاہی سے سخت غمگین ہوئے اور بُری طرح رونے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے حج کے رازوں کو سیکھا اور اگلے برس وہ معرفت و شناخت اور یقین کے ساتھ حج ادا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

ل ظاہراً یہ وہی مشہور و معروف عارف اور صوفی ہیں۔ البتہ تاریخی اعتبار سے یقینی نہیں

ل ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کے اطراف میں واقع ہے۔

ل حرم کی نشانیاں ہیں جو کوہ مروہ پر نصب ہیں۔

ع دو علموں سے مراد ظاہراً عرفات اور مشعر نیز مکہ اور منیٰ کے مابین واقع دو وادیاں ہیں جن کو مازمین بھی کہا جاتا ہے۔

ھ یہاں پر مشعر سے مراد ظاہراً وہ پہاڑ ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے اور قزح کہلاتا ہے۔ وہاں پر توقف کرنا مستحب ہے۔

ل طواف افاضہ وہی حج اور زیارت کا طواف ہے اور طواف افاضہ اس لئے کہا گیا ہے کہ منیٰ سے مکہ مراجعت اور افاضہ کے وقت انجام پاتا ہے۔

حج کے احکام

☆ (۲۰۴۴) بیتُ اللہ کی زیارت کرنے اور ان اعمال کو بجالانے کا نام "حج" ہے جن کے وہاں بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی ہر اس شخص کے لئے جو مندرجہ ذیل شرائط پوری کرتا ہو تمام عمر میں ایک دفعہ واجب ہے :

(اول) انسان بالغ ہو۔

(دوم) عاقل اور آزاد ہو۔

(سوم) حج پر جانے کی وجہ سے کوئی ایسا ناجائز کام کرنے پر مجبور نہ ہو جس کا ترک کرنا حج کرنے سے زیادہ اہم ہو یا کوئی ایسا واجب کام ترک نہ ہوتا ہو جو حج سے زیادہ اہم ہو۔

(چہارم) اِستطاعت رکھتا ہو۔ اور صاحبِ اِستطاعت ہونا چند چیزوں پر منحصر ہے :

(۱) انسان راستے کا خرچ اور اسی طرح اگر ضرورت ہو تو سواری رکھتا ہو یا اتنا مال رکھتا ہو جس سے ان چیزوں کو مہیا کر سکے۔

(۲) اتنی صحت اور طاقت ہو کہ زیادہ مشقت کے بغیر مکّہ مکرّمہ جا کر حج کر سکتا ہو۔

(۳) مکّہ مکرّمہ جانے کے لئے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو ڈر ہو کہ راستے میں اس کی جان یا آبرو چلی جائے گی یا اس کا مال چھین لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ دوسرے راستے سے جا سکتا ہو تو اگرچہ وہ راستہ زیادہ طویل ہو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے بجز اس کے کہ وہ راستہ اس قدر دُور اور غیر معروف ہو کہ لوگ کہیں کہ حج کا راستہ بند ہے۔

(۴) اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ مکّہ مکرّمہ پہنچ کر حج کے اعمال بجالا سکے۔

(۵) جن لوگوں کے اخراجات اس پر واجب ہوں مثلاً بیوی اور بچے اور جن لوگوں کے اخراجات برداشت کرنا لوگ اس کے لئے ضروری سمجھتے ہوں ان کے اخراجات اس کے پاس موجود ہوں۔

(۶) حج سے واپسی کے بعد وہ معاش کے لئے کوئی ہُنر یا کھیتی یا جائیداد رکھتا ہو یا پھر کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی رکھتا ہو یعنی اس طرح نہ ہو کہ حج کے اخراجات کی وجہ سے حج سے واپسی پر مجبور ہو جائے اور تنگی تُرشی میں زندگی گزارے۔

(۲۰۴۵) جس شخص کی ضرورت اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہو سکے اس پر حج اس وقت واجب ہے جب اس کے پاس مکان کے لئے بھی رقم ہو۔

(۲۰۴۶) جو عورت مکّہ مکرّمہ جا سکتی ہو اگر واپسی کے بعد اس کے پاس اس کا اپنا کوئی مال نہ ہو اور مثال کے طور پر اس کا شوہر بھی فقیر ہو اور اسے خرچ نہ دیتا ہو اور وہ عورت عُسرت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے تو اس پر حج واجب نہیں۔

(۲۰۴۷) اگر کسی شخص کے پاس حج کے لئے زادِ راہ اور سواری نہ ہو اور دوسرا اسے کہے کہ تم حج پر جاؤ میں تمہارا سفر خرچ دوں گا اور تمہارے سفرِ حج کے دوران تمہارے اہل و عیال کو بھی خرچ دیتا رہوں گا تو اگر اسے اطمینان ہو جائے کہ وہ شخص اسے خرچ دے گا تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

☆ (۲۰۴۸) اگر کسی شخص کو مکّہ مکرّمہ جانے اور واپس آنے کا خرچ اور جتنی مدت اسے وہاں جانے اور واپس آنے میں لگے اس کے لئے اس کے اہل و عیال کا خرچ دے دیا جائے کہ وہ حج کر لے تو اگرچہ وہ مقروض بھی ہو اور واپسی پر گزر بسر کرنے کے لئے مال بھی نہ رکھتا ہو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس طرح ہو کہ حج کے سفر کا زمانہ اس کے کاروبار اور کام کا زمانہ ہو کہ اگر حج پر چلا جائے تو اپنا قرض مقررہ وقت پر ادا نہ کر سکتا ہو یا اپنی گزر بسر کے اخراجات سال کے باقی دنوں میں مہیا نہ کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

☆ (۲۰۴۹) اگر کسی کو مکّہ مکرّمہ تک جانے اور آنے کے اخراجات نیز جتنی مدت وہاں جانے اور آنے میں لگے اس مدت کے لئے اس کے اہل و عیال کے اخراجات دے دیئے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ حج پر جاؤ لیکن یہ سب مصارف اس کی ملکیت میں نہ دیئے جائیں تو اس صورت میں جب کہ اسے اطمینان ہو کہ دیئے ہوئے اخراجات کا اس سے پھر مطالبہ نہیں کیا جائے گا اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۰۵۰) اگر کسی شخص کو اتنا مال دے دیا جائے جو حج کے لئے کافی ہو اور یہ شرط لگائی جائے کہ جس شخص نے مال دیا ہے مال لینے والا مکّہ مکرّمہ کے راستے میں اس کی خدمت کرے گا تو جسے مال دیا جائے اس پر حج واجب نہیں ہوتا۔

(۲۰۵۱) اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائے کہ اس پر حج واجب ہو جائے اور وہ حج کرے تو اگرچہ بعد میں وہ خود بھی (کہیں سے) مال حاصل کر لے دوسرا حج اس پر واجب نہیں ہے۔

(۲۰۵۲) اگر کوئی شخص بغرضِ تجارت مثال کے طور پر جدّہ جائے اور اتنا مال کمائے کہ اگر وہاں سے مکّہ جانا چاہے تو استطاعت رکھنے کی وجہ سے ضروری ہے کہ حج کرے اور اگر وہ حج کر لے تو خواہ وہ بعد میں اتنی دولت کما لے کہ خود اپنے وطن سے بھی مکّہ مکرمہ جا سکتا ہو تب بھی اس پر دوسرا حج واجب نہیں ہے۔

(۲۰۵۳) اگر کوئی اس شرط پر اجیر بنے کہ وہ خود ایک دوسرے شخص کی طرف سے حج کرے گا تو اگر وہ خود حج کو نہ جا سکے اور چاہے کہ کسی دوسرے اور کو اپنی جگہ بھیج دے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے اجیر بنایا ہے اس سے اجازت لے۔

☆ (۲۰۵۴) اگر کوئی صاحبِ اِستِطاعت ہو کر حج کو نہ جائے اور پھر فقیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ خواہ اسے زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے بعد میں حج کرے اور اگر وہ کسی بھی طرح حج کو نہ جا سکتا ہو اور کوئی اسے حج کرنے کے لئے اجیر بنائے تو ضروری ہے کہ مکّہ مکرّمہ جائے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہو اس کی طرف سے حج کرے اور دوسرے سال تک اگر ممکن ہو تو مکّہ مکرّمہ میں رہے اور پھر اپنا حج بجالائے لیکن اگر اجیر بنے اور اُجرت نقد لے لے اور جس شخص نے اسے اجیر بنایا ہو وہ اس بات پر راضی ہو کہ اس کی طرف سے حج دوسرے سال بجالایا جائے جب کہ وہ اطمینان نہ رکھتا ہو کہ دوسرے سال بھی اپنے لئے حج پر جا سکے گا تو ضروری ہے کہ اجیر پہلے سال خود اپنا حج کرے اور اس شخص کا حج جس نے اس کو اجیر بنایا تھا دوسرے سال کے لئے اٹھا رکھے۔

☆ (۲۰۵۵) جس سال کوئی شخص صاحبِ اِستِطاعت ہوا ہو اگر اسی سال مکّہ مکرّمہ چلا جائے اور مقررہ وقت پر عرَفات اور مَشعَرُالحَرام میں نہ پہنچ سکے اور بعد کے سالوں میں صاحبِ اِستِطاعت نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ چند سال پہلے سے صاحبِ اِستِطاعت رہا ہو اور حج پر نہ گیا ہو تو اس صورت میں خواہ زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے اسے حج کرنا ضروری ہے۔

☆ (۲۰۵۶) اگر کوئی شخص صاحبِ اِستِطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کرے اور بعد میں بڑھاپے، بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کر سکے اور اس بات سے ناامید ہو جائے کہ بعد میں خود حج کر سکے گا تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیج دے بلکہ اگر ناامید نہ بھی ہوا ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ایک اجیر مقرر کرے اور اگر بعد میں اس قابل ہو جائے تو خود بھی حج کرے۔ اور اگر اس کے پاس کسی سال پہلی دفعہ اتنا مال ہو جائے جو حج کے لئے کافی ہو اور بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کر سکے اور طاقت (و صحّت) حاصل کرنے سے ناامید ہو تب بھی یہی حکم ہے اور ان تمام صورتوں میں احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کے لئے جا رہا ہو اگر وہ مرد ہو تو ایسے شخص کو نائب بنائے جس کا حج پر جانے کا پہلا موقع ہو (یعنی اس سے پہلے حج کرنے نہ گیا ہو)۔

(۲۰۵۷) جو شخص حج کرنے کے لئے کسی دوسرے کی طرف سے اجیر ہو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے طوافُ النساء بھی کرے اور اگر نہ کرے تو اجیر پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی۔

☆ (۲۰۵۸) اگر کوئی شخص طوافُ النساء صحیح طور پر نہ بجالائے یا اس کو بجالانا بھول جائے اور چند روز بعد اسے یاد آئے اور راستے سے واپس ہو کر بجالائے تو صحیح ہے لیکن اگر واپس ہونا اس کے لئے باعثِ مشقّت ہو تو طوافُ النساء کی بجا آوری کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے۔

مُجتہد کی تقلید

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"لوگوں کو چاہئے کہ فقہاء (یعنی احکامِ شریعت کو تفصیل و تحقیق کے ساتھ جاننے والے مجتہدین) میں سے جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہو، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو (یعنی اپنے دین پر سختی سے قائم ہو)، اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ ہو اور احکامِ الٰہی کی اطاعت کرتا ہو اس کی تقلید کریں۔" اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ اوصاف معدودے چند شیعہ فقہاء میں ہیں، سب میں نہیں۔" (احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)۔

وَلیِ عَصر حضرت امام مہدی عَجَّلَ اللہ تَعَالیٰ فَرَجَہُ الشریف فرماتے ہیں:

"غَیبتِ کُبریٰ کے زمانے میں پیش آنے والے حالات کے سلسلے میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ ہماری طرف سے تم پر اسی طرح حُجّت ہیں جس طرح ہم اللہ کی طرف سے حُجّت ہیں۔" (کمال الدین و تمام النعمہ شیخ صدوق ؒ)

ائمۂ کرام ؑ کے مندرجہ بالا فرمودات کے پیشِ نظر ان تمام لوگوں پر جو درجۂ اجتہاد پر فائز نہیں ہیں، اپنے زمانے کے جامعُ الشرائط مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر ان کی عبادات اور ایسے تمام اعمال جن میں تقلید ضروری ہے باطل ہو جاتے ہیں۔

اسلام عزیز کی شریعتِ غرّہ کے فُروعی مسائل کا تفصیلی مَآخذ (قرآن۔ حدیث۔ اِجماع۔ عقل) سے شرعی حکم استنباط کرنے کا نام اجتہاد ہے اور مجتہد کے بتائے ہوئے فتوؤں کو بغیر دلیل کے جاننا اور ان پر عمل کرنا تقلید ہے۔ جو شخص رُتبۂ اجتہاد حاصل کر چکا ہو اس کے لئے تقلید کرنا جائز نہیں البتہ جو خود مجتہد نہ ہو اس پر تقلید کرنا واجب ہے۔ اگرچہ اجتہاد اور تقلید کے علاوہ ایک تیسری صورت بھی ممکن ہے یعنی یہ کہ احتیاط پر عمل کیا جائے لیکن یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ احتیاط پر وہی شخص عمل کر سکتا ہے جو مختلف مسائل میں تمام مجتہدین کے اختلافی فتوؤں سے پوری طرح باخبر ہو اور ایسا طریقہ عمل اختیار کر سکے جس میں جامعیت پائی جاتی ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بھی تقریباً اجتہاد ہی کی طرح دشوار اور مشکل ہے۔ پس ہمارے لئے دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں یعنی یا مجتہد بنیں یا پھر مجتہد کی تقلید کریں۔

اَحکامِ تقلید

☆ (مسئلہ ۱) ہر مسلمان کے لئے اُصولِ دین کو از رُوئے بصیرت جاننا ضروری ہے کیونکہ اصولِ دین میں کسی طور پر بھی تقلید نہیں کی جا سکتی یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اُصولِ دین میں کسی کی بات صرف اس وجہ سے مانے کہ وہ ان اُصول کو جانتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کے بنیادی عقائد پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اظہار کرتا ہو اگرچہ یہ اظہار از رُوئے بصیرت نہ ہو تب بھی وہ مسلمان اور مؤمن ہے۔ لہٰذا اس مسلمان پر ایمان اور اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن "مُسَلّماتِ دِین" کو چھوڑ کر باقی دینی احکامات میں ضروری ہے کہ انسان یا تو خود مجتہد ہو یعنی احکام کو دلیل کے ذریعے حاصل کرے یا کسی مُجتہد کی تقلید کرے یا از راہِ احتیاط اپنا فریضہ یوں ادا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمّہ داری پوری کر دی ہے۔ مثلاً اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسرے کہیں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر بعض مجتہد کسی عمل کو واجب اور بعض مُستحب گردانیں تو اسے بجالائے۔ لہٰذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہو سکیں ان کے لئے واجب ہے کہ مُجتہد کی تقلید کریں۔

(۲) دینی احکامات میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مُجتہد کے فتوے پر عمل کیا جائے۔ اور ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد۔ بالغ۔ عاقل۔ شیعہ اِثنا عشری۔ حلال زادہ۔ زندہ اور عادِل ہو۔ عادِل وہ شخص ہے جو تمام واجب کاموں کو بجالائے اور تمام حرام کاموں کو ترک کرے۔ عادِل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے اہلِ محلّہ یا ہمسایوں یا ہم نشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر یہ بات اجمالاً معلوم ہو کہ درپیش مسائل میں مجتہدین کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ضروری ہے کہ اس مجتہد کی تقلید کی جائے جو "اَعلَم" ہو یعنی اپنے زمانے کے دوسرے مجتہدوں کے مقابلے میں احکامِ الٰہی کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو۔

(۳) مُجتہد اور اَعلَم کی پہچان تین طریقوں سے ہو سکتی ہے (اول) ایک شخص کو جو خود صاحبِ علم ہو ذاتی طور پر یقین ہو اور وہ مُجتہد اور اَعلَم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (دوم) دو اشخاص جو عالِم اور عادِل ہوں نیز مجتہد اور اَعلَم کو پہچاننے کا مَلکہ رکھتے ہوں، کسی کے مُجتہد یا اَعلَم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دو اور عالِم اور عادِل ان کی تردید نہ کریں اور بظاہر کسی کا مُجتہد یا اَعلَم ہونا ایک قابلِ اعتماد شخص کے قول سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ (سوم) کچھ اہلِ علم (اَہلِ خُبرہ) جو مُجتہد اور اَعلَم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں، کسی کے مُجتہد یا اَعلَم ہونے کی تصدیق کریں اور ان کی تصدیق سے انسان مُطمئن ہو جائے۔

☆ (۴) اگر درپیش مَسائِل میں دو یا اس سے زیادہ مجتہدین کے اختلافی فتوے اجمالی طور پر معلوم ہوں اور بعض کے مقابلے میں بعض دوسروں کا اَعلَم ہونا بھی معلوم ہو لیکن اگر اَعلَم کی پہچان آسان نہ ہو تو اَحوَط یہ ہے کہ آدمی تمام مسائل میں ان کے فتوؤں میں جتنا ہو سکے احتیاط کرے (یہ مسئلہ تفصیلی ہے اور اس کے بیان کا یہ مقام نہیں ہے)۔ اور ایسی صورت میں جبکہ احتیاط ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عمل اس مجتہد کے فتوے کے مطابق ہو جس کے اَعلَم ہونے کا احتمال دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ اگر دونوں کے اَعلَم ہونے کا احتمال یکساں ہو تو اسے اختیار ہے (کہ جس کے فتوے پر چاہے عمل کرے)۔

(۵) کسی مُجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں (اول) خود مُجتہد سے (اس کا فتویٰ) سُننا۔ (دوم) ایسے دو عادِل اشخاص سے سننا جو مُجتہد کا فتویٰ بیان کریں۔ (سوم) مُجتہد کا فتویٰ کسی ایسے شخص سے سُننا جس کے قول پر اطمینان ہو (چہارم) مُجتہد کی کتاب (مثلاً توضیحُ المسَائل) میں پڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کی صحّت کے بارے میں اطمینان ہو۔

(۶) جب تک انسان کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ مُجتہد کا فتویٰ بدل چکا ہے وہ کتاب میں لکھے ہوئے فتوے پر عمل کر سکتا ہے اور اگر فتوے کے بدل جانے کا احتمال ہو تو چھان بین کرنا ضروری نہیں۔

(۷) اگر مُجتہدِ اَعلَم کوئی فتویٰ دے تو اس کا مُقلّد اس مسئلے کے بارے میں کسی دوسرے مُجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا۔ تاہم اگر وہ (یعنی مُجتہدِ اَعلَم) فتویٰ نہ دے بلکہ یہ کہے کہ اِحتیاط اس میں ہے کہ یوں عمل کیا جائے مثلاً اِحتیاط اس میں ہے کہ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ اَلحَمد کے بعد ایک اور پوری سورت پڑھے تو مُقلّد کو چاہئے کہ یا تو اس احتیاط پر، جسے احتیاطِ واجب کہتے ہیں، عمل کرے یا کسی ایسے دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کی تقلید جائز ہو (مثلاً فَالاَعلَم)۔ پس اگر وہ (یعنی دوسرا مُجتہد) فقط سورہ اَلحَمد کو کافی سمجھتا ہو تو دوسری سُورت ترک کی جا سکتی ہے۔ جب مُجتہدِ اَعلَم کسی مسئلے کے بارے میں کہے کہ محلِّ تامّل یا محلِّ اِشکال ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۸) اگر مُجتہدِ اَعلَم کسی مسئلے کے بارے میں فتویٰ دینے کے بعد یا اس سے پہلے احتیاط لگائے مثلاً یہ کہے کہ نجس برتن کر پانی میں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ تین مرتبہ دھوئے تو مُقلّد ایسی اِحتیاط کو ترک کر سکتا ہے۔ اس قسم کی احتیاط کو احتیاطِ مُستحب کہتے ہیں۔

☆ (۹) اگر وہ مُجتہد جس کی ایک شخص تقلید کرتا ہے فوت ہو جائے تو جو حکم اس کی زندگی میں تھا وہی حکم اس کی وفات کے بعد بھی ہے۔ بنابریں اگر مَرحُوم مُجتہد، زندہ مُجتہد کے مقابلے میں اَعلَم تھا تو وہ شخص جسے درپیش مسائل میں دونوں مجتہدین کے مابین اختلاف کا اگرچہ اجمالی طور پر علم ہو اسے مرحُوم مُجتہد کی تقلید پر باقی رہنا ضروری ہے۔ اور اگر زندہ مُجتہد اعلم ہو تو پھر زندہ مُجتہد کی طرف رُجوع کرنا ضروری ہے۔ اس مسئلے میں تقلید سے مراد مُعَیّن مُجتہد کے فتوے کی پیروی کرنے (قصدِ رُجوع) کو صرف اپنے لئے لازم قرار دینا ہے نہ کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔

(۱۰) اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں ایک مُجتہد کے فتوے پر عمل کرے، پھر اس مُجتہد کے فوت ہو جانے کے بعد وہ اسی مسئلے میں زندہ مجتہد کے فتوے پر عمل کر لے تو اسے اس اَمر کی اجازت نہیں کہ دوبارہ مرحُوم مُجتہد کے فتوے پر عمل کرے۔

(۱۱) جو مَسائل انسان کو اکثر پیش آتے رہتے ہیں ان کو یاد کر لینا واجب ہے۔

☆ (۱۲) اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ ہو تو لازم ہے کہ احتیاط کرے یا ان شرائط کے مطابق تقلید کرے جن کا ذکر اُوپر آ چکا ہے لیکن اگر اس مسئلے میں اسے اَعلَم کے فتوے کا علم نہ ہو اور اَعلَم اور غیر اَعلَم کی آراء کے مُختلف ہونے کا مُجملاً علم ہو تو غیر اَعلَم کی تقلید جائز ہے۔

☆ (۱۳) اگر کوئی شخص مُجتہد کا فتویٰ کسی دوسرے شخص کو بتائے لیکن مُجتہد نے اپنا سابقہ فتویٰ بدل دیا ہو تو اس کے لئے دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں۔ لیکن اگر فتویٰ بتانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ (شاید فتویٰ بتانے میں) غلطی ہو گئی ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ اس اطلاع کی وجہ سے وہ شخص اپنے شرعی وظیفے کے خلاف عمل کرے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر جہاں تک ہو سکے اس غلطی کا ازالہ کرے۔

(۱۴) اگر کوئی مُکلّف ایک مدّت تک کسی کی تقلید کئے بغیر اعمال بجا لاتا رہے لیکن بعد میں کسی مُجتہد کی تقلید کر لے تو اس صورت میں اگر مُجتہد اس کے گزشتہ اعمال کے بارے میں حکم لگائے کہ وہ صحیح ہیں تو وہ صحیح مُتصوَّر ہوں گے ورنہ باطل شمار ہوں گے۔

خمس

منجملہ ان اعمال کے جن سے روگردانی کی گئی ہے علی الخصوص ہندوستان اور پاکستان کے مومنین اکثر غافل اور اس کے احکام سے جہالت میں رہتے ہیں وہ خمس ہے جو بعنوان حق حکومت ہے۔ بنص صریح قرآن شریف سے تین حکومتیں ظاہر ہیں جو آیت ولایت انما ولیکم اللہ الخ سے ثابت اور تسلیم شدہ ہیں چنانچہ خمس میں بھی بلحاظ حکومت تین کا حصہ جدا جدا بیان کیا گیا ہے، ملاحظہ ہو آیہ مبارک
و اعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ و للرسول و لذی القربیٰ و الیتمیٰ و المساکین و ابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ و ما انزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعن ط و اللہ علیٰ کل شئی قدیر۔ سورۃ انفال، پارہ ۱۰، رکوع ۱، آیت ۱۴ یعنی جان لو کہ تم جو فائدہ حاصل کرو پس اس میں سے پانچواں حصہ بالخصوص اللہ کا ہے اور خاص رسول کا ہے اور خاص ذوی القربیٰ کا یعنی امام وقت کا ہے اور باقی آل محمد کے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے، اگر تم خدا پر اور (اس غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن وہ جماعتیں (مسلمانوں اور کافروں کی) آپس میں گتھ گئیں تھیں۔ آیت کے ظاہری الفاظ بتا رہے ہیں کہ اگر اللہ پر اور اسکی غیبی مدد پر ایمان ہے تو خمس ادا کرنا لازم اور واجب ہے اور جس کے ایمان اور اعتقاد میں ضعف ہے وہ خمس کی طرف متوجہ نہ ہو گا اس کا اہلبیت علیہم السلام سے محبت و مودہ کا دعویٰ غلط ہو گا۔

ہمارے علمائے کرام نے اس کی حقیقت یوں ارشاد فرمائی ہے "خمس فرائض میں سے ہے اور خدا نے اس کو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ان کی ذریت کے لئے قرار دیا ہے زکوٰۃ کے عوض میں ان کی عزت و احترام کے لحاظ سے جو اس سے ایک درہم بھی منع کرے یا حلال سمجھے وہ ان کے دشمنوں میں داخل اور ان کے حق غصب کرنے والوں میں شامل ہو گا اور جو اس کو حلال سمجھے (یعنی خمس کا منکر ہو جائے) وہ کافرین میں ہو جائے گا۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث شریف منقول ہے کہ کسی کو جائز نہیں کہ وہ خمس سے کچھ خریدے جب تک کہ ہمارا حق ہم کو نہ پہونچا دے۔ از یں قبیل بہت احادیث ہیں جن میں نہ دینے کا عذاب اور دینے پر اجر عظیم اور مقبولیت عبادت کی بشارت دی گئی ہے گنجائش نہ ہونے کے سبب نہ لکھا جا سکا۔ اب یہ سمجھنا چاہیئے کہ کس طرح خمس نکالے۔

<u>خمس نکالنے کی دو صورتیں ہیں۔</u>

(۱) اسلامی مہینوں کے حساب جس دن وہ برسر کار ہو۔ نہ یاد ہو تو کوئی تاریخ معین کرلے۔ سال گزرنے پر جب وہ تاریخ آئے تو اپنی آمد و خرچ کا حساب کرے جو بچے اس کا پانچواں حصہ نکالے اور مذکورہ چھ حصوں پر تقسیم کرے۔ پہلے تین حصے خدا، کا رسول (ص) کا امام علیہم السلام کا یہ تینوں حصے مجتہد جامع الشرائط بلکہ اپنے مقلد کے حوالے کرے اور باقی تین حصے از خود سادات مستحقین پر تقسیم کر سکتا ہے اور وہ بھی کسی عالم معتبر کو دیدے کہ وہ مستحقین کو پہونچا دے تو زیادہ مناسب ہے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تاریخ معین سال کے بعد جب آئے تو اپنے گھر کی تمام اشیاء جو بالکل استعمال میں نہ آئی ہوں دیکھے مثل اناج اور نیا لباس وغیرہ اس میں سے پانچواں حصہ نکالے یا ان سب کی قیمت لگا کر اس کا پانچواں حصہ نکالے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

آخر میں دعاء ہے کہ خدا ہم سب کو اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے اور احکام شریعت کی طرف متوجہ فرمائے اور ہمارا حشر محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ و السلام کے ساتھ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

الاحقر
سید انیس الحسنین رضوی

مفرد حُروف

ایک خاص شکل اور خاص آواز کے نام کو "حرف" کہتے ہیں۔ حروف کے آپس میں ملنے سے لفظ بنتے ہیں۔ ان حروف کو 'حروفِ تہجّی' کہتے ہیں۔ عربی زبان میں کُل ۲۹ حروفِ تہجّی ہیں۔ بچّے کو بتائیں کہ حروفِ تہجّی کا' اردو کی طرح الف۔ بے۔ تے۔ ثے۔ جیم۔ حے۔ خے تلفظ کرنا درست نہیں ہے۔ بلکہ الف۔ با۔ تا۔ ثا۔ جیمؔ۔ حا۔ خا پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح بچّے کو بتائیں کہ جن حروف پر مدہ کا نشان (~) آیا ہے انھیں کھینچ کر پڑھے۔

ا الف	ب با	ت تا	ث ثا	ج جیمؔ
ح حا	خ خا	د دآل	ذ ذآل	ر را
ز زا	س سیؔن	ش شیؔن	ص صآد	ض ضآد
ط طا	ظ ظا	ع عیؔن	غ غیؔن	ف فا
ق قآف	ک کآف	ل لآم	م میؔم	ن نوؔن
و وآو	ہ ھا	ء ھمزہ	ی یا	ے یا

مخارجِ حُروف

نوٹ
استاد کو چاہیئے کہ بچّوں کو تمام حروف کے مخارج عملی طور پر ادا کر کے بتائے۔

طریقہ آداب قرأت

حروف	مخارج

ء - ھ —— ابتدائے حلق سے

ع - ح —— وسط حلق سے

غ - خ —— انتہائے حلق سے

ق —— ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے

ك —— ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے تھوڑا سا قاف کے مخرج سے ہٹ کر

ج - ش - ی - زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے

ض —— زبان کے کنارے اور دانتوں کی گرہ کے بیچ سے یعنی تمام کنارے زبان کے لگانے ہیں بائیں طرف کے اوپر داڑھوں کی جڑ سے یا دائیں طرف سے، لیکن بائیں طرف سے آسان ہے۔

ل —— زبان کی نوک کے قریب سے اور اوپر کے تالو سے

ن —— زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے

ر —— زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے بعد نون کی مخرج کے

ط - د - ت - زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے

ظ - ذ - ث - زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے۔

س - ص - ز - زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے

ف —— نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے۔

ب - م - و - ہونٹوں کے درمیان سے۔

ا —— فضائے دہن سے یعنی الف دراصل ایک ہوا کی مانند ہے جو اندر سے نکلتی ہے۔

رُمُوزِ اَوقافِ قُرآن مَجِید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے ورنہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رُموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضرور ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں ۔

○ جہاں بات پُوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اِس کو آیت کہتے ہیں ۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے۔ اِس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اُردو میں یُوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو۔ کہ اُٹھو۔ مت بیٹھو۔ جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اُٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا۔ جسمیں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائیگا ۔

ط وقفِ مُطلق کی علامت ہے۔ اِسپر ٹھہرنا چاہیئے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے ۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقفِ مرّخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ صؔ پر ملا کر پڑھنا زؔ کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

صل قَدْ یُوْصَلُ کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قِفْ ہے۔ جس کے معنٰی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ سکتے کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیئے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتے اور وقفے میں یہ فرق ہے کہ سکتے میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفے میں زیادہ۔

لا لا کے معنٰی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔ آیت کے اُوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیئے بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیئے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اُسی جگہ نہیں چاہیئے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ك کَذٰلِکَ کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وُہی یہاں سمجھی جائے۔

رموز اوقاف و رسم الخط

نمبر شمار	علامات	رموز
		اوقاف لازمی اور ضروری
۱	م	وقف لازم
۲	ط	وقف مطلق
۳	سکتۃ	علامت سکتہ۔ یہاں اس طرح ٹھہرو کہ سانس نہ ٹوٹے۔
۴	وقفہ	علامت وقف۔ اس مقام پر سانس توڑ دو۔
۵	○	ختم آیت کی علامت ہے۔ دائرہ پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رک جاؤ ورنہ علامت کے مطابق عمل کرو۔
۶	۵	آیت غیر کوفی کی علامت ہے۔ اس کا حکم بھی وہی ہے جو دائرہ کا ہے۔
		وصل یعنی وہ مقام جہاں ملا کر پڑھنا ضروری ہے
۱	لا	جب ۵ اور ○ کے بغیر ہو تو ملانا ضروری ہے۔
		ذیل کی علامت میں وصل بہتر ہے
۱	ز	وقف مجوز
۲	ص	یہاں وقف کی رخصت ہے۔
۳	ق	وقف کا قول ضعیف ہے۔ "ق" قیل علیہ الوقف کا مخفف ہے۔
۴	صلے	الوصل اولیٰ کا مخفف ہے۔ یعنی وصل بہتر ہے۔
۵	صل	قد یوصل کا مخفف ہے، بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔
		جہاں وقف بہتر ہے
۱	قف	وقف بہتر کی ایک ہی علامت ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید میں اکثر حاشیہ پر جو وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف جبریل، وقف غفران، وقف منزل لکھا ہوتا ہے تو وہاں بھی وقف بہتر ہے۔
		وقف اور وصل مساوی ہیں
۱	○لا ۵لا	ان دونوں کو آیت لا کہتے ہیں، دونوں کے وقف یا وصل میں اختلاف ہے۔ مختصر یہ کہ دونوں جائز ہیں، کسی امر کو ترجیح نہیں دی جا سکتی، پڑھنے والا حسب معانی وقف یا وصل کرے۔
۲	ج	وقف جائز۔
		علاماتِ متفرقہ
۱	ك	کذلک کا مخفف ہے۔ اس سے مراد ہے کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے اسی کا حکم اس پر بھی ہے۔
۲	∴ ∴	یہ تین نقاط والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں، حاشیہ میں معانقہ یا مع لکھ دیتے ہیں، ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے، دوسرے پر نہیں۔
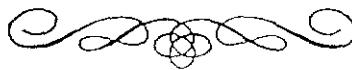
﴿ ضروری ہدایت ﴾

قرآن مجید میں بیس مقامات ایسے ہیں کہ ذراسی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمۂ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ زیر، زبر اور پیش میں رَدّ و بَدل کردینے سے معنیٰ کچھ کے کچھ ہوجاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بلکہ کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں وہ تمام مقام درج کردیئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۃ الفاتحۃ	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ
۲	〃	اِيَّاكَ نَعْبُدُ	اِيَاكَ (بلاتشدید)
۳	سورۃ البقرۃ ع ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ
۴	〃 〃 〃 ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدَ جَالُوْتُ
۵	〃 〃 〃 ۳۴ آیۃ الکرسی	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ (بالمد)
٦	〃 〃 〃 ۳٦	وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ	يُضَعَّفُ
۷	〃 النسآء 〃 ۲۲	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	مُبَشَّرِيْنَ وَمُنْذَرِيْنَ
۸	〃 التوبۃ 〃 ۱	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ	رَسُوْلِهٖ
۹	〃 بنی اسرآئیل 〃 ۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	مُعَذَّبِيْنَ
۱۰	〃 طٰہٰ 〃 ۷	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ
۱۱	〃 الانبیآء 〃 ٦	اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	اِنِّيْ كُنْتَ
۱۲	〃 الشعرآء 〃 ۱۱	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ
۱۳	〃 فاطر 〃 ۴	يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	اَللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءَ
۱۴	〃 الصافات 〃 ۴	مُنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ
۱۵	〃 الفتح 〃 ۲	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ	اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ
۱٦	〃 الحشر 〃 ۳	الْمُصَوِّرُ	الْمُصَوَّرُ
۱۷	〃 الحاقۃ 〃 ۱	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
۱۸	〃 المزمل 〃 ۱	فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۱۹	〃 المرسلٰت 〃 ۲	فِيْ ظِلٰلٍ	فِيْ ظَلَالٍ
۲۰	〃 النّٰزعٰت 〃 ۲	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	مُنْذَرُ

﴿ رسم الخط ﴾

عربی میں یائے مجہول نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آئی ہے۔ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا کو " مجرے ہا و مرسٰہا " پڑھینگے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں اکثر جگہ الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ مثلاً علامتِ جمع کے لئے جو الف آتا ہے اُس کو نہیں پڑھتے جیسے قالوا میں آخری الف نہیں پڑھا جائیگا۔ اَنَا کو اَنَ پڑھتے ہیں، آخری الف نہیں پڑھا جاتا۔ اٹھارہ مقامات اور ہیں جہاں الف نہیں پڑھا جاتا۔ نقشہ ذیل میں اس الف پر ہ بنا دیا گیا ہے:۔

مقام	لفظ	مقام	لفظ
آغاز سورہ آل عمران	الٓمّٓ اللّٰهُ	سبحٰن الذی ع ۱۷۔ آیۃ ۷	لٰكِنَّا۠
لن تنالوا ع ٦۔ آیۃ ۱	اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ	وقال الذین ع ۱۷۔ آیۃ ۷	لَاَا۟ذْبَحَنَّهٗ
〃 ع ۸۔ آیۃ ۳	لَاِا۟لَى اللّٰهِ	سورۂ حجرات ع ۲۔ آیۃ ۱	بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
قال الملا ع ۳۔ آیۃ ۴	مَلَا۟ئِهٖ	ومالی ع ٦۔ آیۃ ۴۷	لَاِا۟لَى الْجَحِيْمِ
واعلموا ع ۱۳۔ آیۃ ۵	لَاَا۟وْضَعُوْا	سورۂ محمد ع ۴۔ آیۃ ۳	نَبْلُوَا۠
ومامن دابۃ ع ٦۔ آیۃ ۸	ثَمُوْدَا۠	سورۂ نجم ع ۳۔ آیۃ ۱۹	ثَمُوْدَا۠
وماابرئ ع ۱۰۔ آیۃ ۴	لِتَتْلُوَا۠	سورۂ دہر ع ۱۔ آیۃ ۴	سَلٰسِلَا۠
سبحٰن الذی ع ۱۴۔ آیۃ ۲	لَنْ نَّدْعُوَا۠	〃 ع ۱۔ آیۃ ۵	كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ
〃 ع ۱٦۔ آیۃ ۱	لِشَا۟ىْءٍ		

نجاسات

☆ (۸۴) دس چیزیں نجس ہیں:

(۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) منی (۴) مُردار (۵) خون
(۶ - ۷) کُتّا اور سُوّر (۸) کافر (۹) شراب (۱۰) نجاست خور حیوان کا پسینہ۔

اَحکامِ طہارت

مُطلَق اور مُضَاف پانی

(۱۵) پانی یا مُطلَق ہوتا ہے یا مُضَاف۔ "مُضَاف" وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے مثلاً تربوز کا پانی (ناریل کا پانی) گلاب کا عرق (وغیرہ)۔ اس پانی کو بھی مُضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلاً گدلا پانی جو اس حد تک مَیلا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جا سکے۔ ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے "آبِ مُطلَق" کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (اول) کُر پانی (دوم) قلیل پانی (سوم) جاری پانی (چہارم) بارش کا پانی (پنجم) کُنوئیں کا پانی۔

مُطَہِّرات

☆ (۱۴۹) بارہ چیزیں ایسی ہیں جو نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مُطَہِّرات کہا جاتا ہے:

(۱) پانی (۲) زمین (۳) سُورج (۴) اِستِحالہ
(۵) اِنقِلاب (۶) اِنتِقال (۷) اسلام (۸) تبعِیّت
(۹) عینِ نجاست کا زائل ہو جانا (۱۰) نجاست کھانے والے حیوان کا اِستِبراء
(۱۱) مسلمان کا غائب ہو جانا (۱۲) ذبح کئے گئے جانور کے بدن سے خون کا نکل جانا۔

ان مُطَہِّرات کے بارے میں مفصّل اَحکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ پانی

☆ (۱۵۰) پانی چار شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے:

(۱) پانی مُطلَق ہو۔ مُضاف پانی مثلاً عرقِ گلاب یا عرقِ بیدمشک سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی۔

(۲) پانی پاک ہو۔

(۳) نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مُضاف نہ بن جائے۔ جب کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھویا جائے اور اس کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی لازم ہے کہ اس پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ موجود نہ ہو لیکن اگر دھونے کی صورت اس سے مختلف ہو (یعنی وہ آخری دھونا نہ ہو) اور پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کوئی چیز کر پانی یا قلیل پانی سے دھوئی جائے اور اسے دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ پہلی دفعہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری دفعہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی رُونما نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

(۴) نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں عینِ نجاست کے ذرّات باقی نہ رہیں۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا چاہئے

☆ (۳۲۲) چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

(اول) واجب نمازوں کے لئے سوائے نمازِ میّت کے۔ اور مستحب نمازوں میں وضو شرطِ صحّت ہے۔

(دوم) اس سجدے اور تشہّد کے لئے جو ایک شخص بھول گیا ہو جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حَدَث اس سے سرزد ہوا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن سجدۂ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں۔

(سوم) خانۂ کعبہ کے واجب طواف کے لئے جو کہ حج اور عُمرہ کا جز ہو۔

(چہارم) وضو کرنے کی منّت مانی ہو یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو۔

(پنجم) جب کسی نے منّت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔

(ششم) نجس شدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیتُ الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے جب کہ متعلقہ شخص مجبور ہو کر اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے لیکن وضو میں صَرف ہونے والا وقت اگر قرآن مجید کو دھونے یا اسے بیتُ الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلامُ اللہ کی بے حُرمتی ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کئے بغیر قرآن مجید کو بیتُ الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھو ڈالے۔

(۳۲۳) جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھُونا یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید کا فارسی زبان یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے چھُونے میں کوئی اشکال نہیں۔

(۳۲۴) بچّے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو چھُونے سے روکنا واجب نہیں لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہو تو انہیں روکنا ضروری ہے۔

(۳۲۵) جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور ان صفتوں کو چھونا جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہیں خواہ کسی زبان میں لکھی ہوں احتیاطِ واجب کی بنا پر حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور ائمہؑ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اسمائے مُبارکہ کو بھی نہ چھوئے۔

(۳۲۶) اگر کوئی شخص نماز کے وقت سے پہلے باطہارت ہونے کے ارادے سے وضو یا غسل کرے تو صحیح ہے اور نماز کے وقت بھی اگر نماز کے لئے تیار ہونے کی نیت سے وضو کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۳۲۷) اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ (نماز کا) وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب وضو کی نیت کرے لیکن وضو کرنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

☆ (۳۲۸) میت کی نماز کے لئے، قبرستان جانے کے لئے، مسجد یا ائمہ علیہم السلام کے حَرَم میں جانے کے لئے، قرآن مجید ساتھ رکھنے، اُسے پڑھنے، لکھنے اور اس کا حاشیہ چھُونے کے لئے اور سونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اور اگر کسی شخص کا وضو ہو تو ہر نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے۔ اور مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے وضو کرے تو ہر وہ کام کر سکتا ہے جو باوضو کرنا ضروری ہے مثلاً اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مُبطِلاتِ وضو

(۳۲۹) سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:-

(اول) پیشاب (دوم) پاخانہ (سوم) معدے اور آنتوں کی ہَوا جو مَقعَد سے خارج ہوتی ہے (چہارم) نیند جس کی وجہ سے نہ آنکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں لیکن اگر آنکھیں نہ دیکھ رہی ہوں لیکن کان سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوتا (پنجم) ایسی حالت جن میں عقل زائل ہو جاتی ہو مثلاً دیوانگی، مَستی یا بے ہوشی (ششم) عورتوں کا اِستِحاضہ جس کا ذکر بعد میں آئے گا (ہفتم) جنابت بلکہ احتیاطِ مستحب کی بنا پر ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

وضو

(۲۴۲) وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے جائیں اور سر کے اگلے حصے اور دونوں پاؤں کے سامنے والے حصے کا مسح کیا جائے۔

☆ (۲۴۳) چہرے کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس جگہ سے لے کر جہاں سر کے بال اُگتے ہیں ٹھوڑی کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ہے اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ آجائے اسے دھونا ضروری ہے۔ اگر اس مقدار کا ذرا سا حصہ بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہے۔ اور اگر انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ ضروری حصہ پورا دُھل گیا ہے تو یقین کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا اِدھر اُدھر سے دھونا بھی ضروری ہے۔

(۲۴۴) اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے یا چھوٹے ہوں تو اسے دیکھنا چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں اور پھر وہ بھی اتنا ہی دھو ڈالے۔ علاوہ ازیں اگر اس کی پیشانی پر بال اگے ہوئے ہوں یا سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ عام اندازے کے مطابق پیشانی دھو ڈالے۔

(۲۴۵) اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوؤں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کوئی دوسری چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں مانع ہے اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں درست ہو تو اسے وضو سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اسے دور کرنا چاہئے۔

(۲۴۶) اگر چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

(۲۴۷) اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آیا اس کے چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا نہیں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی جلد تک بھی پہنچائے۔

☆ (۲۴۸) ناک کے اندرونی حصے اور ہونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے دھونا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ جن جگہوں کا دھونا ضروری ہے ان میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو واجب ہے کہ ان اعضاء کا کچھ اضافی حصہ بھی دھو لے تاکہ اسے یقین ہو جائے۔ اور جس شخص کو اس (مذکورہ) بات کا علم نہ ہو اگر اس نے جو وضو کیا ہے اس میں ضروری حصے دھوئے یا نہ دھونے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو اس وضو سے اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

☆ (۲۴۹) احتیاطِ لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھوں اور اسی طرح چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔ اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے جائیں تو وضو باطل ہو گا۔

☆ (۲۵۰) اگر ہتھیلی پانی سے تر کر کے چہرے اور ہاتھوں پر پھیری جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ اسے پھیرنے سے پورے چہرے اور ہاتھوں پر پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ ان پر پانی کا بہنا ضروری نہیں۔

☆ (۲۵۱) چہرہ دھونے کے بعد پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک دھونا چاہئے۔

☆ (۲۵۲) اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ کہنی کو پوری طرح دھو لیا ہے تو یقین کرنے کے لئے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

(۲۵۳) جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی کے جوڑ تک دھویا ہو اسے چاہئے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔ اگر وہ صرف کلائی کے جوڑ تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ہو گا۔

☆ (۲۵۴) وضو میں چہرے اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب، دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ ایک دفعہ دھونا اس وقت مکمل ہو گا جب وضو کی نیت سے اتنا پانی چہرے یا ہاتھ پر ڈالے کہ وہ پانی پورے چہرے یا ہاتھ پر پہنچ جائے اور احتیاطاً کوئی جگہ باقی نہ رہے لہٰذا اگر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے دس بار بھی چہرے پر پانی ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جب تک مثلاً وضو کرنے یا چہرہ دھونے کی نیت نہ کرے پہلی بار دھونا شمار نہیں ہو گا۔ لہٰذا اگر چاہے تو چند بار چہرہ کو دھو لے اور آخری بار چہرہ دھوتے وقت وضو کی نیّت کر سکتا ہے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں نیّت کا مُعتبر ہونا اِشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاطِ لازم یہ ہے کہ اگرچہ وضو کی نیّت سے نہ بھی ہو ایک دفعہ دھونے کے بعد ایک بار سے زائد چہرے یا ہاتھوں کو نہ دھوئے۔

(۲۵۵) دونوں ہاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا مسح وضو کے پانی کی اس تری سے کرنا چاہئے جو ہاتھوں کو لگی رہ گئی ہو۔ اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے جو اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔

(۲۵۶) سر کے چار حصوں میں سے پیشانی سے ملا ہوا ایک حصہ وہ مقام ہے جہاں مسح کرنا چاہئے۔ اس حصے میں جہاں بھی اور جس اندازے سے بھی مسح کریں کافی ہے۔ اگرچہ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ طُول میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور عَرض میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

(۲۵۷) یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جِلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر کرنا بھی درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً اگر کنگھا کرے تو چہرے پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جا پہنچیں تو ضروری ہے کہ وہ بالوں کی جڑوں پر یا مانگ نکال کر سر کی جلد پر مسح کرے۔ اور اگر وہ چہرے پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصوں تک پہنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے گا یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے کو بڑھ آئے ہوں مسح کرے گا تو ایسا مسح باطِل ہے۔

☆ (۲۵۸) سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھوں میں باقی ہو پاؤں کی کسی ایک انگلی سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے۔ اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ دائیں پیر کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے۔

(۲۵۹) پاؤں پر مسح کا عَرض جتنا بھی ہو کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ تین جڑی ہوئی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ پاؤں کے پورے اوپری حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

☆ (۲۶۰) اِحتیاط یہ ہے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاؤں کے اُبھار کی جانب کھینچے یا ہاتھ پاؤں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے۔ یہ درست نہیں کہ پورا ہاتھ پاؤں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے۔

☆ (۲۶۱) سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ ان پر کھینچنا ضروری ہے۔ اور اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر یا پاؤں کو اس پر چلائے تو باطِل ہے لیکن ہاتھ کھینچنے کے وقت سر اور پاؤں معمولی حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

☆ (۲۶۲) جس جگہ کا مسح کرنا ہو وہ خشک ہونی چاہئے۔ اگر وہ اس قدر تَر ہو کہ ہتھیلی کی تَری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطِل ہے۔ لیکن اگر اس پر نمی ہو یا تَری اتنی کم ہو کہ وہ ہتھیلی کی تَری سے ختم ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۳) اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو اسے دوسرے پانی سے تَر نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی ڈاڑھی کی تَری لے کر اس سے مسح کرنا چاہئے۔ اور ڈاڑھی کے علاوہ اور کسی جگہ سے تری لے کر مسح کرنا مَحَلِّ اِشکال ہے۔

☆ (۲۶۴) اگر ہتھیلی کی تَری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ سر کا مسح اس تَری سے کیا جائے اور پاؤں کے مسح کے لئے اپنی ڈاڑھی سے تَری حاصل کرے۔

☆ (۲۶۵) موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطِل ہے۔ ہاں اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اتارے جا سکیں تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمّم بھی کرے۔ اور تقیّہ کی صورت میں موزے اور جوتے پر مسح کرنا کافی ہے۔

(۲۶۶) اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اسے دھویا بھی نہ جا سکتا ہو تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔

واجب غسل

واجب غسل سات ہیں: (پہلا) غُسلِ جنابت (دوسرا) غسل حَیض (تیسرا) غسل نِفاس (چوتھا) غسل اِستحاضہ (پانچواں) غسل مسِ میّت (چھٹا) غسل میت اور (ساتواں) وہ غسل جو منّت یا قسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو جائے۔

جنابت کے احکام

(۳۵۱) دو چیزوں سے انسان مُجنب ہو جاتا ہے اول جماع سے اور دوم مَنی کے خارج ہونے سے خواہ وہ نیند کی حالت میں نکلے یا جاگتے ہیں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے اور اس کا نکلنا متعلقہ شخص کے اختیار میں ہو یا نہ ہو۔

(۳۵۲) اگر کسی شخص کے بدن سے کوئی رُطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ مَنی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز اور اگر وہ رُطوبت شہوت کے ساتھ اور اُچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سُست ہو گیا ہو تو وہ رُطوبت مَنی کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن اگر ان تین علامات میں سے ساری کی ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رُطوبت مَنی کے حکم میں نہیں آئے گی۔ لیکن اگر متعلقہ شخص بیمار ہو تو پھر ضروری نہیں کہ وہ رُطوبت اُچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے وقت بدن سُست ہو جائے بلکہ اگر صرف شہوت کے ساتھ نکلے تو وہ رُطوبت مَنی کے حکم میں ہوگی۔

(۳۵۳) اگر کسی ایسے شخص کے مَخرجِ پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو جس میں ان تین علامات میں سے جن کا ذکر اوپر والے مسئلہ میں کیا گیا ہے ایک علامت موجود ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ باقی علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسی وضو کو کافی سمجھے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے اور اس پر غسل کرنا لازم نہیں۔

(۳۵۴) مَنی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مُستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس کے مَخرجِ پیشاب سے رُطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ مَنی ہے یا کوئی اور رُطوبت تو وہ رُطوبت مَنی کا حکم رکھتی ہے۔

(۳۵۵) اگر کوئی شخص جماع کرے اور عُضوِتناسُل سپاری کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی فَرج میں داخل ہو جائے تو خواہ یہ دُخول فَرج میں ہو یا دُبُر میں اور خواہ وہ بالِغ ہوں یا نابالِغ اور خواہ مَنی خارج ہو یا نہ ہو دونوں جُنُب ہو جاتے ہیں۔

(۳۵۶) اگر کسی کو شک ہو کہ عُضوِتناسُل سپاری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

(۳۵۷) نَعُوذُ بِاللہ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی مَنی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر مَنی خارج نہ ہو اور اس نے وطی کرنے سے پہلے وضو کیا ہوا ہو تب بھی صرف غسل کافی ہے اور اگر وضو نہ کر رکھا ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور مرد یا لڑکے سے وطی کرنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

(۳۵۸) اگر مَنی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ مَنی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

(۳۵۹) جو شخص غسل نہ کر سکے لیکن تیمّم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

(۳۶۰) اگر کوئی شخص اپنے لباس میں مَنی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی مَنی ہے اور اس نے اس مَنی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے مَنی خارج ہونے کے بعد پڑھی تھیں ان کی قضا کرے لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ اس نے مَنی خارج ہونے سے پہلے پڑھی تھیں۔

وہ چیزیں جو مُجنِب پر حرام ہیں :

☆ (۳۶۱) پانچ چیزیں جُنُب شخص پر حرام ہیں :

(اول) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ تعالیٰ کے نام سے خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہو مس کرنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ پیغمبروں، اماموں اور حضرت زہرا علیہم السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

(دوم) مسجدُ الحَرام اور مسجدِ نبویؐ میں جانا خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

(سوم) مسجدُ الحرام اور مسجدِ نبویؐ کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا۔ اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اماموں کے حَرَم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کو عُبور کرے مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(چہارم) احتیاطِ لازم کی بنا پر کسی مسجد میں کوئی چیز رکھنے یا کوئی چیز اٹھانے کے لئے داخل ہونا۔

(پنجم) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور وہ آیتیں چار سورتوں میں ہیں (۱) قرآن مجید کی ۳۲ ویں سورۃ (الٓمّٓ تنزیل) (۲) ۴۱ ویں سورۃ (حٰمٓ سجدہ) (۳) ۵۳ ویں سورۃ (وَالنَّجم) (۴) ۹۶ ویں سورۃ (عَلَق)

وہ چیزیں جو مُجنِب کے لئے مکروہ ہیں

☆ (۳۶۲) نو چیزیں جُنُب شخص کے لئے مکروہ ہیں :

(اول اور دوم) کھانا پینا۔ لیکن اگر ہاتھ منہ دھولے اور کُلّی کر لے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھولے تو بھی کراہت کم ہو جائے گی۔

(سوم) قرآن مجید کی سات سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں سجدہ واجب نہ ہو۔

(چہارم) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیانی جگہ سے چھونا۔

(پنجم) قرآن مجید اپنے ساتھ رکھنا۔

(ششم) سونا۔ البتہ اگر وضو کر لے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل کے بدلے تیمم کر لے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔

(ہفتم) مہندی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خضاب کرنا۔

(ہشتم) بدن پر تیل ملنا۔

(نہم) اِحتِلام یعنی سوتے میں مَنی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

غسلِ جنابت

☆ (۳۶۳) غسل جنابت واجب نماز پڑھنے کے لئے اور ایسی دوسری عبادات کے لئے واجب ہو جاتا ہے لیکن نمازِ میت، سجدۂ سہو، سجدۂ شکر اور قرآن مجید کے واجب سجدوں کے لئے غسلِ جنابت ضروری نہیں ہے۔

☆ (۳۶۴) یہ ضروری نہیں کہ غسل کے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے، بلکہ فقط قُربَۃً اِلَی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے ارادے سے غسل کرے تو کافی ہے۔

(۳۶۵) اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور غسل واجب کی نیت کر لے لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس نے وقت سے پہلے غسل کر لیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

☆ (۳۶۶) غسلِ جنابت دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے: ترتیبی اور ارتماسی۔

ترتیبی غسل

☆ (۳۶۷) ترتیبی غسل میں احتیاطِ لازم کی بنا پر غسل کی نیّت سے پہلے پورا سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدن کو پہلے دائیں طرف سے اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔ اور تینوں اعضاء میں سے ہر ایک کو غسل کی نیّت سے پانی کے نیچے حرکت دینے سے ترتیبی غسل کا صحیح ہونا اِشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط اس پر اکتفانہ کرنے میں ہے۔ اور اگر وہ شخص جان بوجھ کر یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے۔

☆ (۳۶۸) اگر کوئی شخص بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کے لئے غسل کا اِعادہ کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر بدن کو دوبارہ دھولے تو اس کا غسل صحیح ہو جائے گا۔

☆ (۳۶۹) اگر کسی شخص کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس نے سر، گردن اور جسم کا دایاں و بایاں حصہ مکمل طور پر دھولیا ہے تو اس بات کا یقین کرنے کے لئے جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھونا ضروری ہے۔

(۳۷۰) اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ کونسا حصہ ہے تو سر کا دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور بدن کا صرف وہ حصہ دھونا ضروری ہے جس کے نہ دھوئے جانے کے بارے میں احتمال پیدا ہوا ہے۔

(۳۷۱) اگر کسی کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی مقدار کا دھولینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف ہو تو احتیاطِ مُستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد دوبارہ بدن کو دھوئے۔

☆ (۳۷۲) اگر کسی شخص کو غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں یا بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گزرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے اور اگر اسے سر یا گردن کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک ہو تو احتیاطِ لازم کی بنا پر سر اور گردن دھونے کے بعد دائیں اور بائیں حصے کو دوبارہ دھونا ضروری ہے۔

اِرتماسی غسل

اِرتماسی غسل دو طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ دَفعی اور تدریجی۔

☆ (۳۷۳) غسل اِرتماسی دفعی میں ضروری ہے کہ ایک لمحے میں پورے بدن کے ساتھ پانی میں ڈبکی لگائے لیکن غسل کرنے سے پہلے ایک شخص کے سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا مُعتبَر نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیّت سے پانی میں غوطہ لگائے تو کافی ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کرنے کا طریقہ

☆ (۷۰۸) وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

(۱) نیّت۔

(۲) دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا یا رکھنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہو۔ اور احتیاطِ لازم کی بنا پر دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر مارنے یا رکھنے چاہئیں۔

(۳) پوری پیشانی پر دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا اور اسی طرح احتیاطِ لازم کی بنا پر اس مقام سے جہاں سر کے بال اُگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اوپر تک پیشانی کے دونوں طرف دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا۔ اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ ہاتھ بھنوؤں پر بھی پھیرے جائیں۔

(۴) بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پُشت پر پھیرنا۔

(۷۰۹) اِحتیاطِ مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے اسے ترتیب سے کیا جائے یعنی یہ کہ ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارے جائیں اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے جائیں اور پھر ایک دفعہ زمین پر مارے جائیں اور ہاتھوں کی پُشت کا مسح کیا جائے۔

آحکامِ نماز

نماز دینی اعمال میں سے بہترین عمل ہے۔ اگر یہ درگاہِ الٰہی میں قبول ہو گئی تو دوسری عبادات بھی قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ قبول نہ ہوئی تو دوسرے اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ جس طرح انسان اگر دن رات میں پانچ دفعہ نہر میں نہائے دھوئے تو اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہتی اسی طرح پنج وقتہ نماز بھی انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور بہتر ہے کہ انسان نماز اول وقت میں پڑھے۔ جو شخص نماز کو معمولی اور غیر اہم سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے معمولی چیز سمجھے وہ عذابِ آخرت کا مستحق ہے۔" ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا لیکن رُکوع اور سُجود مکمل طور پر بجا نہ لایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اس حالت میں مرجائے جبکہ اس کے نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے تو یہ ہمارے دین پر نہیں مرے گا۔ پس انسان کو خیال رکھنا چاہئے کہ نماز جلدی جلدی نہ پڑھے اور نماز کی حالت میں خدا کی یاد میں رہے اور خشُوع و خضُوع اور سنجیدگی سے نماز پڑھے اور یہ خیال رکھے کہ کس ہستی سے کلام کر رہا ہے اور اپنے آپ کو خداوندِ عالَم کی عظمت اور بزرگی کے مقابلے میں حقیر اور ناچیز سمجھے۔ اگر انسان نماز کے دوران پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رہے تو وہ اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز کی حالت میں امیرالمومنین امام علی علیہ السلام کے پاؤں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپؑ کو خبر تک نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ توبہ و اِستِغفار کرے اور نہ صرف ان گناہوں کو جو نماز قبول ہونے میں مانع ہوتے ہیں۔۔۔ مثلاً حَسَد، تکبّر، غیبت، حرام کھانا، شراب پینا، اور خُمس و زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا۔۔۔ ترک کرے بلکہ تمام گناہ ترک کر دے اور اسی طرح بہتر ہے کہ جو کام نماز کا ثواب گھٹاتے ہیں وہ نہ کرے مثلاً اونگھنے کی حالت میں یا پیشاب روک کر نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور نماز کے موقع پر آسمان کی جانب نہ دیکھے اور وہ کام کرے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہنے، کنگھی اور مِسواک کرے نیز خوشبو لگائے۔

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں :

(۱) روزانہ کی نمازیں
(۲) نمازِ آیات
(۳) نمازِ میّت
(۴) خانۂ کعبہ کے واجب طواف کی نماز
(۵) باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
(۶) جو نمازیں اجارہ، منّت، قسَم اور عہد سے واجب ہو جاتی ہیں۔ اور نمازِ جُمعہ روزانہ نمازوں میں سے ہے۔

نماز کے واجبات

واجباتِ نماز گیارہ ہیں :

(۱) نیّت (۲) قیام (۳) تکبیرۃُ الاِحرام (۴) رُکوع (۵) سُجود
(۶) قرأت (۷) ذِکر (۸) تشہُّد (۹) سَلام (۱۰) ترتیب
(۱۱) مُوَالات یعنی اجزائے نماز کا پے درپے بجالانا۔

☆ (۹۵۱) نماز کے واجبات میں سے بعض اس کے رکن ہیں یعنی اگر انسان انہیں بجانہ لائے تو خواہ ایسا کرنا عمداً ہو یا غلطی سے ہو نماز باطل ہو جاتی ہے اور بعض واجبات رُکن نہیں ہیں یعنی اگر وہ غلطی سے چھوٹ جائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

نماز کے ارکان پانچ ہیں :

(۱) نیّت
(۲) تکبیرۃُ الاحرام (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا)
(۳) رکوع سے متصل قیام یعنی رکوع میں جانے سے پہلے کھڑا ہونا
(۴) رکوع
(۵) ہر رکعت میں دو سجدے۔ اور جہاں تک زیادتی کا تعلق ہے اگر زیادتی عمداً ہو تو بغیر کسی شرط کے نماز باطل ہے۔ اور اگر غلطی سے ہوئی ہو تو رکوع میں یا ایک ہی رکعت کے دو سجدوں میں زیادتی سے احتیاطِ لازم کی بنا پر نماز باطل ہے ورنہ باطل نہیں۔

نمازِ جماعت

(۱۴۰۸) واجب نمازیں خصوصاً یومیہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کو اور اس شخص کو جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہو نمازِ صبح اور مغرب و عشا جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بالخصوص بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

(۱۴۰۹) معتبر روایات کے مطابق با جماعت نماز فُرادیٰ نماز سے پچیس گُنا افضل ہے۔

(۱۴۱۰) بے اعتنائی برتتے ہوئے نمازِ جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور انسان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ بغیر عُذر کے نمازِ جماعت کو ترک کرے۔

☆ (۱۴۱۱) مستحب ہے کہ انسان صبر کرے تاکہ نمازِ جماعت کے ساتھ پڑھے اور وہ با جماعت نماز جو مختصر پڑھی جائے اس فُرادیٰ نماز سے بہتر ہے جو طُول دیکر پڑھی جائے اور وہ نماز با جماعت اس نماز سے بہتر ہے جو اول وقت میں فُرادیٰ یعنی تنہا پڑھی جائے اور وہ نماز با جماعت جو فضیلت کے وقت میں نہ پڑھی جائے اور فُرادیٰ نماز جو فضیلت کے وقت میں پڑھی جائے ان دونوں نمازوں میں سے کون سی نماز بہتر ہے معلوم نہیں۔

(۱۴۱۲) جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جانے لگے تو مستحب ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر اسے بعد میں پتہ چلے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

☆ (۱۴۱۳) اگر امام جماعت یا مُقتدِی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اسی نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے تو اگرچہ اس کا مستحب ہونا ثابت نہیں لیکن رَجاءً دوبارہ پڑھنے کی کوئی مُمانَعت نہیں ہے۔

(۱۴۱۴) جس شخص کو نماز میں اس قدر وَسوَسہ ہوتا ہو کہ اس نماز کے باطل ہونے کا مُوجب بن جاتا ہو اور صرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اسے وسوسے سے نجات ملتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

☆ (۱۴۱۵) اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دیں کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو احتیاطِ مُستحب یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے البتہ جب بھی وَالِدَین کی طرف سے اَمرونہی مَحبّت کی وجہ سے ہو اور اس کی مخالفت سے انہیں اذیّت ہوتی ہو تو اولاد کے لئے ان کی مخالفت کرنا اگرچہ سرکشی کی حد تک نہ ہو تب بھی حرام ہے۔

امامِ جماعت کی شرائط

☆ (۱۴۶۲) امامِ جماعت کے لئے ضروری ہے کہ بالغ، عاقل، شیعہ اِثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو اور نماز صحیح پڑھ سکتا ہو نیز اگر مقتدی مرد ہو تو اس کا امام بھی مرد ہونا ضروری ہے اور دس سالہ بچے کی اقتدا صحیح ہونا اگرچہ وجہ سے خالی نہیں، لیکن اِشکال سے بھی خالی نہیں ہے۔

(۱۴۶۳) جو شخص پہلے ایک امام کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پر قائم ہے یا نہیں تب بھی اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

(۱۴۶۴) جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو۔

(۱۴۶۵) جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو لیکن جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اس کا کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو لیٹ کر یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو محلِّ اِشکال ہے۔

(۱۴۶۶) اگر امام جماعت کسی عُذر کی وجہ سے نجس لباس یا تیمّم یا جبیرے کے وضو سے نماز پڑھے تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے۔

(۱۴۶۷) اگر امام کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے وہ پیشاب اور پاخانہ نہ روک سکتا ہو تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے نیز جو عورت مستحاضہ نہ ہو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ہے۔

☆ (۱۴۶۸) بہتر ہے کہ جو شخص جُذام یا برص کا مریض ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس (سزا یافتہ) شخص کی جس پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو اقتدا نہ کی جائے۔

جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض

☆ (۱۴۸۹) اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک عورت ہو تب بھی مستحب ہے کہ امام کی دائیں طرف کھڑی ہو لیکن ضروری ہے کہ اس کے سجدہ کرنے کی جگہ امام سے اس کے سجدے کی حالت میں دو زانوں کے فاصلے پر ہو۔ اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کی دائیں طرف اور عورت یا عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔ اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ہوں تو مردوں کا امام کے پیچھے اور عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

(۱۴۹۰) اگر امام اور مقتدی دونوں عورتیں ہوں تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ سب ایک دوسری کے برابر برابر کھڑی ہوں اور امام مقتدیوں سے آگے نہ کھڑی ہو۔

(۱۴۹۱) مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور صاحبانِ علم و فضل اور تقویٰ و وَرَع پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

(۱۴۹۲) مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم ہوں اور جو اشخاص ایک صف میں کھڑے ہوں ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۱۴۹۳) مستحب ہے کہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کہنے کے بعد مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

(۱۴۹۴) مستحب ہے کہ امام جماعت اس مقتدی کی حالت کا لحاظ کرے جو دوسروں سے کمزور ہو اور قنوت اور رکوع اور سجود کو طول نہ دے بجز اس صورت کے کہ اسے علم ہو کہ تمام وہ اشخاص جنہوں نے اس کی اقتدا کی ہے طول دینے کی جانب مائل ہیں۔

(۱۴۹۵) مستحب ہے کہ امام جماعت الحمد اور سورہ نیز بلند آواز سے پڑھے جانے والے اذکار پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو اتنا بلند کرے کہ دوسرے سن سکیں لیکن ضروری ہے کہ آواز مناسب حد سے زیادہ بلند نہ کرے۔

(۱۴۹۶) اگر امام کو حالت رکوع میں معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ابھی ابھی آیا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کو معمول سے دگنا طول دے اور پھر کھڑا ہو جائے خواہ اسے معلوم ہو جائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتدا کے لئے آیا ہے۔

نماز جماعت کے مکروہات

(۱۴۹۷) اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو انسان کے لئے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

(۱۴۹۸) مقتدی کا نماز کے اذکار کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ہے۔

(۱۴۹۹) جو مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں قصر کر کے پڑھتا ہو اس کے لئے ان نمازوں میں کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا مکروہ ہے جو مسافر نہ ہو اور جو شخص مسافر نہ ہو اس کے لئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں مسافر کی اقتدا کرے۔

باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں

☆ (۱۳۹۹) باپ نے اپنی کچھ نمازیں نہ پڑھی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے پر قادر ہو تو اگر اس نے اَمرِ خُداوندی کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کو ترک نہ کیا ہو تو احتیاط کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں پڑھے یا کسی کو اُجرت دے کر پڑھوائے اور ماں کی قضا نمازیں اس پر واجب نہیں اگرچہ بہتر ہے (کہ ماں کی قضا نمازیں بھی پڑھے)۔

(۱۴۰۰) اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ کوئی قضا نماز اس کے باپ کے ذمّے تھی یا نہیں تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔

(۱۴۰۱) اگر بڑے بیٹے کو معلوم ہو کہ اس کے باپ کے ذمّے قضا نمازیں تھیں اور شک ہو کہ اس نے وہ پڑھی تھیں یا نہیں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے۔

(۱۴۰۲) اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون سا ہے تو باپ کی نمازوں کی قضا کسی بیٹے پر بھی واجب نہیں ہے لیکن احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ بیٹے باپ کی قضا نمازیں آپس میں تقسیم کر لیں یا انہیں بجالانے کے لئے قرعہ اندازی کر لیں۔

(۱۴۰۳) اگر مرنے والے نے وصیّت کی ہو کہ اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے (یعنی کسی سے اُجرت پر نمازیں پڑھوائی جائیں) تو اگر اجیر اس کی نمازیں صحیح طور پر پڑھ دے تو اس کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(۱۴۰۴) اگر بڑا بیٹا اپنی ماں کی قضا نمازیں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ بلند آواز سے یا آہستہ نماز پڑھنے کے بارے میں اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے تو ضروری ہے کہ اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشا کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے۔

(۱۴۰۵) جس شخص کے ذمّے کسی نماز کی قضا ہو اگر وہ باپ اور ماں کی نمازیں بھی قضا کرنا چاہے تو ان میں سے جو بھی پہلے بجالائے صحیح ہے۔

☆ (۱۴۰۶) اگر باپ کے مرنے کے وقت بڑا بیٹا نابالغ یا دیوانہ ہو تو اس پر واجب نہیں کہ جب بالغ یا عاقل ہو جائے تو باپ کی قضا نمازیں پڑھے۔

(۱۴۰۷) اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے تو دوسرے بیٹے پر کچھ بھی واجب نہیں۔

نماز کے لئے اجیر بنانا

(۱۵۴۲) انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جو وہ زندگی میں نہ بجالایا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے یعنی وہ نمازیں اسے اجرت دے کر پڑھوائی جاسکتی ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کو بجالائے تب بھی صحیح ہے۔

☆ (۱۵۴۳) انسان بعض مستحب کاموں مثلاً حج و عُمرے اور روضۂ رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) یا قُبورِ ائمّہ علیہم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مُردہ یا زندہ اشخاص کو ہدیہ کر دے۔

☆ (۱۵۴۴) جو شخص میّت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو مُجتہد ہو یا نماز تقلید کے مطابق صحیح طریقے پر ادا کرے یا احتیاط پر عمل کرے بشرطیکہ مَوَارِدِ احتیاط کو پوری طرح جانتا ہو۔

(۱۵۴۵) ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت میت کو معیّن کرے اور ضروری نہیں کہ میت کا نام جانتا ہو بلکہ اگر نیت کرے کہ میں یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

(۱۵۴۶) ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجالائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میّت کے ذمّے ہے وہ بجالا رہا ہوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میّت کو ہدیہ کر دے تو یہ کافی نہیں ہے۔

(۱۵۴۷) اجیر ایسے شخص کو مقرر کرنا ضروری ہے جس کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ عمل کو بجالائے گا۔

(۱۵۴۸) جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ عمل کو بجا نہیں لایا یا باطل طور پر بجالایا ہے تو دوبارہ (کسی دوسرے شخص کو) اجیر مقرر کرنا ضروری ہے۔

☆ (۱۵۴۹) جب کوئی شخص شک کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میں نے انجام دے دیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ اجیر مقرر کرے۔ اور اگر شک کرے کہ اس نے صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اسے صحیح سمجھ سکتا ہے۔

☆ (۱۵۵۰) جو شخص کوئی عذر رکھتا ہو مثلاً تیمم کر کے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اسے اِحتیاط کی بنا پر میت کی نمازوں کے لئے اجیر بالکل مقرر نہ کیا جائے اگرچہ میّت کی نمازیں بھی اسی طرح قضا ہوئی ہوں۔

(۱۵۵۱) مرد عورت کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور عورت مرد کی طرف سے اجیر بن سکتی ہے اور جہاں تک نماز بلند آواز سے پڑھنے کا سوال ہے ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے۔

(۱۵۵۲) میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے جن کی ادا میں ترتیب ہے مثلاً ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

(۱۵۵۳) اگر اجیر کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ہے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے اور اگر کچھ طے نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق انجام دے اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفے اور میّت کے وظیفے میں سے جو بھی اِحتیاط کے زیادہ قریب ہو اس پر عمل کرے مثلاً اگر میّت کا وظیفہ تسبیحاتِ اربعہ تین دفعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک دفعہ پڑھنا ہو تو تین دفعہ پڑھے۔

(۱۵۵۴) اگر اجیر کے ساتھ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مُستحبّات کس مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ہے کہ عموماً جتنے مستحبّات پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے۔

(۱۵۵۵) اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کئی اشخاص کو اجیر مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۲ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر اَجیر کے لئے وقت معین کرے۔

(۱۵۵۶) اگر کوئی شخص اَجیر بنے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھ دے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ بجا نہیں لایا کسی اور شخص کو اجیر مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں نہیں بجالایا احتیاطِ واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی اجیر مقرر کیا جائے۔

☆ (۱۵۵۷) جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا ہو اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کر لی ہو اگر وہ ساری نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے تو اگر اس کے ساتھ یہ طے کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں وہ خود ہی پڑھے گا تو اجرت دینے والے باقی نمازوں کی طے شدہ اُجرت واپس لے سکتے ہیں یا اِجارہ کو فسخ کر سکتے ہیں اور اس کی اجرتُ المثل دے سکتے ہیں۔ اور اگر یہ طے نہ کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں اجیر خود پڑھے گا تو ضروری ہے کہ اجیر کے ورثاء اس کے مال میں سے باقیماندہ نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنائیں لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثاء پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

(۱۵۵۸) اگر اجیر میت کی سب قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے اور اس کے اپنے ذمّے بھی قضا نمازیں ہوں تو مسئلہ سابقہ میں جو طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد اگر فوت شدہ اجیر کے مال سے کچھ بچے اور اس صورت میں جب کہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے ورثاء بھی اجازت دیں تو اس کی سب نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا جا سکتا ہے اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر صرف کیا جا سکتا ہے۔

3

حج مبارک از قبلہ علی مرتضیٰ
مناسکِ حج از مولانا صادق حسن صاحب قبلہ
مناسکِ حج واحکامِ عمرہ از ڈاکٹر محمد حسن رضوی

"وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا" (آل عمران ۹۷)

"اور کل آدمیوں کے ذمے خدا کے لئے اس بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے جس کو بھی اس تک پہونچنے کی راہ میسر ہو جائے"

حج گناہوں کو یوں دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔ (حدیث رسول)

حج کے بعد آدمی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ
(حدیث معصوم)

حج مبارک

"وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون" (التوبہ ۱۰۵)

"اوران سے یہ کہہ دو کہ تم عمل کئے جاؤ عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور ایمان دینے والے تمہارے اعمال کو دیکھ لیں گے"

دوران حج اس بات کا خیال رہے کہ ہر حج کے موقعہ پر امام صاحب العصر والزماں موجود رہتے ہیں اور ہمارے عمل کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لئے ہر عمل پوری توجہ، خلوص اور خضوع و خشوع سے انجام دیں۔ حتی الامکان باوضو رہیں اور ہر لمحہ عبادت میں بسر کرنے کی کوشش کریں آپ سے جو ظلم دوسروں پر ہوئے ہیں انکی خداوند عالم سے معافی طلب کریں اور اپنے آپ پر دوسروں کے ظلم کو معاف کر دیں اور پروردگار کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کریں۔ عرفات اور منیٰ کے قیام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ دنیاوی، سیاسی اور دیگر گفتگو سے گریز کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادات اور دعاؤں میں گزاریں اور شر شیطان سے ہمیشہ بچنے کی دعاء کریں۔ بہترین اعمال میں نماز پنجگانہ، بمعہ نوافل، نماز شب، نماز غفیلہ، نماز مغفرت والدین، نماز جعفر طیار اور دعاء کمیل، دعاء مشلول، دعاء ندبہ، دعاء توسل، تلاوت کلام پاک اور درود ہیں۔ روح کی پاکیزگی، ایمان و تقویٰ کی زیادتی، ولائیت امیر المؤمنین پر قائم رہنے، حرام چیزوں اور مکروہات دنیا سے بچے رہنے اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں مانگیں۔ صحیفہ سجادیہ اور صحیفہ علویہ کی دعائیں بہترین دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں اور ان کے ترجمہ کو خلوص سے پڑھیں۔

چوں کہ حج کا سفر صعوبتوں کا سفر ہے اس لئے دیکھا گیا ہے کہ تھکن اور بے آرامی کی وجہ سے انسان کا مزاج برہم ہو جاتا ہے اور حقوق العباد کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔ غصہ کی حالت میں شیطان خون میں سرائیت کر جاتا ہے اور عبادات ضائع ہو جاتی ہیں لہذا آپ سب سے اپنا کام آپ کرنے ایک دوسرے کا لحاظ رکھنے، تمام امور میں عفو و درگزر سے کام لینے ضبط برقرار رکھنے کی اپیل کی جاتی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آپ تمام مومنین کو دوران حج اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے خصوصاً ان لوگوں کو جنھوں نے آپکے لئے یہ حج کے مختصر احکام ترتیب دیئے ہیں۔

طالب دعاء
علی مرتضیٰ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری معلومات قبل حج

شرائط وجوب حج (یعنی حج کس پر واجب ہے) : اس شخص پر حج واجب ہے جو بالغ ہو، عاقل ہو، آزاد ہو اور صاحب استطاعت ہو (اس میں خمس ادا کرنے کے بعد حج کے اخراجات کا ہونا، صحت و طاقت کا ہونا، راستہ محفوظ ہونا، حج ادا کرنے کے لئے جو وقت درکار ہوتا ہے اس کا ہونا، حج پر جاتے ہوئے اپنے زیر کفالت افراد کا خرچ دے کر جانا، اور حج سے واپس آکر اپنے زیر کفالت لوگوں کے لئے روزی کمانے کی صلاحیت کا ہونا شامل ہے)۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے۔ اگر کسی نے استطاعت کے باوجود حج نہ کیا تو اس کی موت یہودیوں اور نصرانیوں کی موت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں صاحب استطاعت ہوتے بغیر مر گیا تو اس کے لواحقین پر لازم ہے کہ اسکے ترکے یعنی اس کے چھوڑے ہوئے مال اسباب ، مکان وغیرہ کی جو بھی قیمت بنتی ہو اس میں سے حج کی رقم نکال کر پھر ترکہ تقسیم کریں اور نکالے ہوئے حج کی رقم سے مرنے والے کیطرف سے حج کرائیں۔ بغیر ایسا کئے ہوئے ترکہ کی رقم کا استعمال ناجائز ہوگا۔

اقسام حج : حج تین قسم کے ہوتے ہیں ـــــ (۱) حج تمتع (۲) حج قران (۳) حج افراد

حج تمتع مکہ مکرمہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والوں کے لئے واجب ہے۔ جبکہ حج کی دوسری اقسام قران اور افراد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۲ میل) کے اندر رہنے والوں کے لئے ہے۔ یہاں صرف حج تمتع کا طریقہ ہی آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

اہم امور : حج پر جانے والوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

(۱) تقلید: دین کے احکام پر عمل کرنے کے لئے تقلید لازم ہے۔ اس سے مراد امور دین میں اپنے دور کے سب سے بڑے مجتہد عالم کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور اسکے لئے انہیں کی لکھی ہوئی مسائل کی کتاب "توضیح المسائل" کے مطابق اپنے سارے اعمال بجالائیں اور اگر ہو سکے تو یہ کتاب دوران حج بھی اپنے ساتھ رکھیں۔

(۲) خمس : اپنی سال بھر کی بچت کے ۲۰ فیصد کو سال کی ایک مقررہ تاریخ پر اپنے علاقے کے حاکم شرعی یعنی نمائندہ مجتہد عالم کو ادا کرنے کے عمل کو خمس ادا کرنا کہتے ہیں۔ جن کو اللہ نے اتنی وسعت مال دی ہے کہ ہر سال کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے اور وہ باقاعدگی سے خمس بھی ادا کر سکتے ہیں ان کے لئے حج پر جانے سے پہلے خمس ادا کرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جسکو خدا نے بس بچت کی اتنی ہی توفیق دی ہے کہ وہ حج پر جا رہا ہے، اسے چاہئے کہ اس بچت کا ۲۰ فیصد بطور خمس ادا کرے ورنہ علماء کے مطابق حج جائز نہ ہوگا۔

(۳) قرات : یہ ضروری ہے کہ ہماری نماز بالکل صحیح ہو۔ اس کے لئے عربی الفاظ کی صحیح ادائیگی لازم ہے۔ خصوصی طور پر حج میں تلبیہ کہنا ہوتا ہے، مومنین کو چاہئے کہ کسی جاننے والے کے پاس جا کر اپنی نماز اور عربی الفاظ کی صحیح ادائیگی کی تصدیق کرالیں۔

(۴) نماز حالت سفر میں : جاننا چاہئے کہ مسافر کے لئے حالت سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں قصر ہو جاتی ہیں یعنی چار رکعتوں کے بجائے صبح کی نماز کیطرح صرف دو رکعت پڑھنی ہوتی ہیں۔ لیکن دنیا میں صرف چار مقامات وہ ہیں جہاں مسافرت کے عالم میں اختیار ہے کہ چاہے نماز پوری پڑھے یا قصر کرے بلکہ پوری پڑھنا افضل ہے۔ وہ مقامات یہ ہیں خانہ کعبہ ، مسجد نبوی شریف ، حرم امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ۔ شرع میں مسافر اسے کہتے ہیں جو کم از کم تیس (۳۰) کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے اور دس دن سے کم (چند گھنٹے بھی ہو سکتے ہیں) قیام کرے۔

(۵) مقامات میقات : شریعت اسلامی نے احرام باندھنے کے لئے جو مقامات مقرر کئے ہیں وہ چار ہیں۔
ا۔ مدینہ کے راستے سے مکہ آنے والوں کے لئے مسجد شجرہ ابیار علی کے علاقے میں ۔
ب۔ جدہ یا ینبع کیطرف سے آنے والوں کیلئے جحفہ کا مقام۔
ج۔ طائف سے آنے والوں کیلئے سیل الکبیر ۔
د۔ بحری جہاز کے ذریعے آنے والوں کے لئے جو یمن کیطرف سے آتا ہے یلملم کا مقام

(۶) نذر و نیت احرام : بحالت مجبوری اگر میقات پر پہونچنا ممکن نہ ہو تو تو جہاں سے عمرہ یا حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں وہیں سے نذر کرکے احرام باندھ لیں۔ نذر سے مراد کسی چیز پر فاتحہ دلانا نہیں ہے بلکہ دل مین نیت کرے اور زبان سے یہ کہے "میں اللہ کے لئے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام (جگہ کا نام مثلاً جدہ) سے باندھوں گا۔ پھر مثلاً جدہ پہونچ کر دوبارہ نیت کریں کہ "احرام باندھتا ہوں عمرہ تمتع کا اپنی نذر پوری کرنے کے لئے واجب قربتاً الی اللہ" واضح رہے کہ کسی شخص پر بھی صرف پہلا حج واجب ہے اگر ایسا ہے تو واجب قربتاً الی اللہ کہیں ورنہ صرف قربتاً الی اللہ کافی ہے ۔اگر حج کسی اور کی طرف سے یعنی کسی مرحوم کا کیا جا رہا ہے تو نیت اس طرح کریں "میں عمرہ تمتع کے لئے حج اسلام کے سلسلے میں احرام باندھتا ہوں (مثلاً اپنے باپ) فلاں ابن فلاں کی طرف سے واجب قربتہ الی اللہ"۔اسی طرح سے تمام نیتوں میں فلاں ابن فلاں کا نام لیتے رہیں۔

(۷) تلبیہ کہنا احرام باندھنے کے فوراً بعد شروع کیا جاتا ہے۔ عمرہ تمتع میں مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آنے پر موقوف کر دیتے ہیں اور حج تمتع کا احرام باندھنے کے بعد عرفات پہونچنے پر موقوف کر دیتے ہیں۔

ارکان حج

ارکان حج تمتع : (۱) عمرہ تمتع (۲) حج تمتع

واجبات عمرہ تمتع : (۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) مقام ابراھیم پر دو رکعت نماز طواف (۴) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا کچھ بال کٹوانا۔

(عمرہ تمتع میں طواف النساء اور نماز طواف النساء نہیں ہے۔ عمرہ تمتع یکم شوال سے ۹ ذی الحجہ قبل ظہر تک کیا جاسکتا ہے۔)

واجبات حج تمتع : (۱) مکہ ہی سے احرام باندھنا، (۲) نویں تاریخ کو عرفات میں ظہر سے غروب آفتاب تک وقوف کرنا یعنی رہنا۔ (۳) مشعرالحرام یعنی مزدلفہ میں طلوع آفتاب تک وقوف کرنا یعنی رہنا۔ (۴) عید کے دن یعنی ۱۰ تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ پہونچنا اور بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔ (۵) منیٰ میں قربانی کرنا (۶) منیٰ میں حلق یعنی سر منڈوانا (۷) منیٰ سے واپس مکہ آکر طواف حج بجا لانا (۸) دو رکعت نماز طواف مقام ابراھیم پر بجا لانا (۹) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۱۰) طواف النساء بجا لانا (۱۱) دو رکعت نماز طواف النساء بجا لانا (۱۲) گیارہویں شب اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام کرنا (۱۳) گیارہویں اور بارہویں کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

نوٹ : اوپر دئے ہوئے واجبات عمرہ تمتع اور حج تمتع میں سے کوئی بھی چھوٹ جانے کی صورت میں حج ضائع ہو جائے گا۔

محرمات احرام

محرمات احرام : یعنی وہ چیزیں جو حالت احرام میں حرام قرار دی گئی ہیں۔اس کی تین اقسام ہیں۔

① وہ چیزیں جو صرف مرد کے لئے حرام ہیں لیکن عورت کے لئے جائز ہیں۔

(۱) سائے والی گاڑی میں سفر کرنا (آیت اللہ خمینی، آیت اللہ گلپائگانی، آیت اللہ اراکی اور آیت اللہ خامنئی نے رات کو اجازت دی ہے البتہ آیت اللہ سیستانی کے نزدیک رات میں سفر کے وقت بارش ہو یا آندھی ہو تو کفارہ دینا ہوگا)۔

(۲) سر چھپانا (۳) جراب یا موزے پہننا (۴) سلا ہوا کپڑا پہننا۔(صرف چار چیزیں ہیں)۔

ب وہ چیز جو مرد کے لئے جائز ہے اور عورت کے لئے حرام ہے: اپنے چہرے کو کپڑے سے چھپانا(صرف ایک چیز ہے)

ج وہ چیزیں جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہیں :

(۱) شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر اس میں ایک دوسرے کو شہوت کی نظر سے دیکھنا، بوسہ لینا، خوش طبعی کرنا، یا ایک دوسرے سے کسی بھی قسم کی لذت حاصل کرنا، خود سے منی نکلنا، نامحرم پر نگاہ ڈالنا۔

(۲) جسم سے خون نکلنا، مسواک اور برش کرنے میں بھی احتیاط کریں کہ خون نہ نکلے۔

(۳) نکاح کرنا، پڑھنا اور گواہ بننا۔

(۴) بدن سے بال اکھاڑنا اور بدن پر آئے ہوئے مکھی، مچھر، جوں، چونٹی اور کیڑوں کا مارنا۔

(۵) ناخن کاٹنا، سر یا بدن پر تیل ملنا، آئینہ دیکھنا، سرمہ لگانا، خوشبو استعمال کرنا یا پھولوں کو سونگھنا۔

(۶) زینت کے ارادے سے زیور، انگوٹھی، گھڑی پہننا، مہندی لگانا (مقصد کے تحت انگوٹھی اور گھڑی پہننے میں حرج نہیں ہے)

(۷) قسم کھانا، حالت فسق میں ہونا یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، دوسرے پر اپنی فضیلت کا اظہار کرنا اور دوسروں کی غیبت کرنا، لہو لعب میں مشغول ہونا۔

(۸) دانت اکھاڑنا یا نکالنا۔

(۹) حدود حرم میں گھاس یا درخت کو کاٹنا یا اکھاڑنا۔

(۱۰) بغیر عذر شرعی جان بوجھ کر اسلحہ لے کر چلنا۔

(۱۱) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار کا گوشت کھانا۔

(۱۲) کسی کے پکارنے پر جواب میں لبیک کہنا۔

وہ چیزیں جو حج تمتع کے احرام سے محل ہونے کے بعد بھی عورت اور مرد دونوں پر طواف النساء کرنے تک حرام رہتی ہیں خوشبو، بیوی، شوہر اور شکار ہیں۔

اوپر دی ہوئی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے لیکن اگر کسی صورت خلاف ورزی ہو جائے تو مختلف کفارے ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے کتابوں یا علماء سے رجوع کریں۔

بالترتیب واجبات حج کی نیتیں

دوران عمرہ تمتع :

(۱)احرام باندھتے وقت : میں عمرہ تمتع کا احرام باندھتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۲)تلبیہ کہتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے تلبیہ کہتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ"

(۳)طواف کرتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے طواف کعبہ بجالاتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۴)نماز طواف کے وقت : میں عمرہ تمتع کی دو رکعت نماز طواف ادا کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۵)سعی کرتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے سعی کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۶)تقصیر کے وقت : میں عمرہ تمتع کے احرام سے محل ہونے کے لئے تقصیر کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربتاًالی اللہ۔

دوران حج تمتع :

(۱)احرام باندھتے وقت : (بروز ۸ ذی الحجہ یا شب ۹ ذی الحجہ): میں حج تمتع کا احرام باندھتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۲)تلبیہ کہتے وقت : میں تلبیہ کہتا ہوں حج تمتع کے لئے واجب قربتاًالی اللہ"

(۳)عرفات میں زوال آفتاب کے وقت : (بروز ۹ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے آج ظہر کے اول وقت سے غروب شرعی تک وقوف کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۴)مزدلفہ میں صبح صادق سے پہلے : (شب ۱۰ ذی الحجہ یعنی شب عید الضحیٰ) میں حج تمتع کے لئے مشعرالحرام مزدلفہ میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقوف کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۵)بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز ۱۰ ذی الحجہ یعنی بروز عید) میں حج تمتع کے لئے جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات (۷) کنکریاں مارتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۶)قربانی کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے قربانی کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۷)تقصیر یا حلق کراتے وقت : میں حج تمتع کے احرام سے محل ہونے کے لئے تقصیر یا حلق کراتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔(پہلا حج ہو تو حلق کرنا افضل ہے)

(۸)عید کا دن گزار کر رات آنے پر : (شب ۱۱ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے منیٰ میں گیارھویں ذی الحجہ کی شب وقوف کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۹)چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز ۱۱ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ اولیٰ کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔"

(۱۰)درمیانے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ وسطیٰ کرتا ہوں واجب قربتاًالی اللہ۔

(۱۱)بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے کو رمی جمرہ عقبہ کرتا ہوں قربتاًالی اللہ۔

(۱۲) طواف کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے طواف کعبہ بجالاتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۳) نماز طواف پڑھتے وقت : میں حج تمتع کے لئے دو رکعت نماز طواف ادا کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۴) سعی کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے سعی کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۵) طواف النساء کے وقت : میں حج تمتع کے لئے طواف النساء کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۶) نماز طواف النساء کے وقت : میں حج تمتع کے لئے دو رکعت نماز طواف النساء ادا کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۷) گیارہ کا دن گزارنے کے بعد رات آنے پر : (شب بارہ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے منیٰ میں وقوف کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۸) چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز بارہ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ اولیٰ کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۱۹) درمیانے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ وسطیٰ کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

(۲۰) بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ عقبہ کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

ارکان حج کا مختصر بیان

حج کے دو حصے ہیں : (۱) عمرہ تمتع (۲) حج تمتع۔

عمرہ تمتع

میقات : سب سے پہلے سفر کا تعین کریں کہ کس راستے سے مکہ جائیں گے۔ تاکہ اس راستے پر آنے والی میقات پر پہونچ کر غسل کریں اور احرام باندھیں۔ ہر صورت میں شرعی میقات کا لحاظ رکھیں (میقات کے مقامات کے لئے صفحہ نمبر دو دیکھیں)، مجبوری کی صورت میں نذر یا عہد کر کے دوسرے مقام سے احرام باندہ سکتے ہیں۔ میقات پہونچ کر احرام باندھنے کی لئے غسل کریں اگر میقات پر پانی نہ ملنے کا ڈر ہو تو گھر ہی سے غسل کر سکتے ہیں لیکن میقات پہونچنے پر اگر پانی مل جائے تو وہاں پھر غسل کرنا ہو گا۔

احرام : احرام دو کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے جو سفید ہوں اور سوتی ہوں، ایک لنگی کے طور پر باندھنے کے لئے اور دوسرا دونوں شانوں سمیت کمر تک ڈھانکنے کی لئے۔ عورتیں اپنے سباس ہی کو احرام قرار دے سکتی ہیں لیکن کالے کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ احرام اگر نجس ہو جائے تو دھویا اور بدلا جا سکتا ہے۔ کسی واجب نماز یا قضا نماز کے بعد یا اگر نمازیں پڑھ لی ہوں تو دو رکعت نماز بہ نیت قربۃ پڑھ کر احرام باندھیں۔ (احرام باندھنے کی نیت کے لئے صفحہ نمبر ۹ دیکھیں)۔ احرام باندھنے کے بعد بہت سی باتیں حرام ہو جاتی ہیں جنکی تفصیل صفحہ تین پر دیکھیں۔

تلبیہ : حالت احرام میں آنے کی فوراً بعد پورے رجوع قلب کے ساتھ معنی پر غور کرتے ہوئے صحیح تلفظ کے ساتھ تلبیہ کے الفاظ ادا کریں جو یہ ہیں :

لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک،
ان الحمد و النعمہ لک و الملک لا شریک لک لبیک۔

ترجمہ : میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں
تمام حمد تیرے لئے ہے اور تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیری ہی شاہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔

کم از کم تین مرتبہ صحیح تلفظ سے تلبیہ ادا کریں، اگر صحیح تلفظ سے نہ ادا کر سکتے ہوں تو کسی اور کو نائب کریں اور اس کے ساتھ خود بھی پڑھیں۔ راستے میں اور سواری سے اترتے چڑھتے بار بار پڑھیں۔ جب مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آجائیں تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیں۔

حرم میں داخلہ : مکہ پہونچ جائیں تو انتہائی عاجزی و انکساری سے باوقار طور پر حرم میں داخل ہوں۔ باب السلام سے (جو صفا اور مروہ کے درمیان واقع ہے) داخل ہونا افضل ہے۔ پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر داخلہ کی دعاء پڑھیں اور بسم اللہ وباللہ فی سبیل اللہ علیٰ ملت رسول اللہ کہتے ہوئے سیدھے پیر سے داخل ہوں۔ کعبہ پر جیسے ہی نظر پڑے دعا مانگیں اپنے لئے ایمان و آخرت، دین و دنیا، ماں باپ و رشتہ داروں کے لئے اور دوست احباب مومنین کے لئے۔ پروردگار عالم نے پہلی تین دعاؤں کو بہر صورت قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کعبے میں کسی مقام پر تحیہ المسجد کی دو رکعت نماز ادا کریں۔

طواف : حجر اسود کے قریب پہونچ جائیں ۔ حجر اسود کعبے کے دروازے کے برابر کے زاوئیے پر نصب ہے ۔ اس مقام سے کعبے کے اطراف سات (۷) چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں ۔ نشانی کے لئے زمین پر ایک کالی لکیر ہے ۔ اس لکیر کے پیچھے سے طواف شروع کریں ۔ طواف کرتے وقت با وضو رہیں ۔ نیت کر کے طواف شروع کریں ۔(نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں)۔ طواف کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ نہ تو کعبہ کی جانب پورا رخ ہو جائے اور نہ ہی پشت بلکہ ہمیشہ کعبہ اپنے بائیں کاندھے کی جانب رہے اور کعبے سے ساڑھے چھبیس (۲۶) ہاتھ کے فاصلے کے اندر طواف کریں ۔ نشانی کے لئے مقام ابراھیم کعبے سے ساڑھے چھبیس (۲۶) ہاتھ کے فاصلے پر ہے لیکن مقام ابرھیم سے آگے بڑھنے پر ایک نصف دائرے کے شکل کی دیوار ہے جسے "حطیم" کہتے ہیں ، اس دیوار کے باہر سے طواف کریں ۔ چونکہ "حطیم" خود کعبے سے ۲۰ ہاتھ کے فاصلے پر ہے اور وہاں طواف کیلئے صرف ساڑھے چھ (۶) ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اسلئے وہاں پر احتیاط ضروری ہے ۔ اگر اژدھام کی وجہ سے دوری ہو جائے تو یہ دیکھیں کہ دوسرے لوگوں کے کاندھے "حطیم" تک بغیر فاصلے کے ہوں تو طواف صحیح ہے ۔ طواف کے دوران کتاب سے دیکھ کر دعائیں پڑھتے رہیں ، اگر کتاب نہ ہو یا موقعہ نہ ملے تو قنوت کی دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں اگر وہ بھی یاد نہ ہو تو ذکر الہیٰ اور صلوات پڑھ سکتے ہیں ۔ سات چکروں کا شمار ٹھیک سے کریں نہ سات چکروں سے زیادہ ہوں نہ کم ۔

نماز طواف :- طواف مکمل ہونے پر مقام ابراھیم کے ذرا سا پیچھے آکر دو رکعت نماز پڑھیں ۔ (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) نماز طواف میں اذان اور اقامت نہیں ہے ۔ صبح کی نماز کی طرح صحیح تلفظ سے پڑھیں ۔ نماز طواف سے فارغ ہو کر کعبے کی زیارت کریں ، حجر اسود کو بوسہ دیں اور پھر زم زم کا پانی پیئیں ، سر پر ڈالیں ، جسم پر ڈالیں کہ باعث برکت ہے ۔

سعی : صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات (۷) چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں ۔ صفا سے سعی کا آغاز کریں ۔ صفا سے مروہ جانے پر ایک چکر شمار ہو گا اور مروہ سے صفا آنے پر دوسرا چکر کہلائے گا ، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر جا کر تمام ہو گا ۔ سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر بیٹھ کر دیر تک ذکر الہیٰ کریں ۔ جو جو نعمتیں پروردگار نے عطا کی ہیں ان سب کو یاد کر کے ان کا شکر ادا کریں اور جو جو گناہ ہوئے ہیں ان سب کو یاد کر کے توبہ کریں اور پھر نہ کرنے کا عہد کریں ۔ بار بار اپنی جان مال ، عزت ، آبرو ، آل اولاد ، اور جملہ امور خدا کے سپرد کریں ۔ کم از کم سو (۱۰۰) مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ اللہ و اللہ واکبر پڑھیں ۔ پھر کھڑے ہو کر نیت کریں اور مروہ کی جانب روانہ ہو جائیں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) ۔ صفا سے مروہ جاتے وقت اپنا رخ مروہ کی جانب رکھیں اور مروہ سے صفا آتے وقت اپنا رخ صفا کی طرف رکھیں ۔ دونوں صورتوں میں پیچھے پلٹ کر نہ دیکھیں ۔ سعی کے دوران دعائیں پڑھتے رہیں ۔ صفا سے مروہ جاتے وقت اور مروہ سے صفا آتے وقت ہرے رنگ کے کھمبے اور لائیٹس نظر آتی ہیں وہاں پر اچک اچک کر ذرا سا تیز چلیں اسے ھرولہ کہتے ہیں ۔ یہ جناب ہاجرہ کی تعاسی ہے ۔ صفا سے مروہ جائیں تو مروہ کی پہاڑی پر ایک دو قدم چڑھ جائیں اسی طرح صفا پر آئیں تو پہاڑی پر ایک دو قدم چڑھ جائیں تا کہ وہاں پہونچنا ثابت ہو جائے ۔

تقصیر :سعی ختم ہونے پر مروہ کی پہاڑی پر ایک کونے میں کھڑے ہو کر تقصیر کرانے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور ساتھ ہی اپنے کچھ بال یا ناخن کاٹ لیں ۔ اس طرح عمرہ تمتع تمام ہو جاتا ہے اور جو باتیں حرام ہو گئی تھیں اب حلال ہو گئیں ۔

نوٹ : عمرہ تمتع میں طواف النساء اور اس کی نماز واجب نہیں ہے ۔ عمرہ تمتع کے بعد خیال رہے کہ سر نہ منڈوائیں ۔ حدود مکہ سے باہر نہ جائیں اور کوئی دوسرا عمرہ نہ کریں ۔ عمرہ تمتع کے بعد احرام اتار کر معمول کا لباس پہن سکتے ہیں ۔ (لیکن اگر وقت نہ ہو اور فوراً حج تمتع کا احرام باندھنا ہو تو اسی پہنے ہوئے احرام کو ذرا سا ڈھیلا کر کے حرم میں کہیں بھی حج تمتع کے احرام کی نیت کر کے اسے دوبارہ باندھ لیں ۔ اگر رہائش سے آنا ہو تو احرام کے کپڑے لپیٹ کر حرم میں آئیں اور حرم میں کسی بھی مقام پر احرام کی نیت کر لیں)۔

حج تمتع : حج تمتع کے ارکان یہ ہیں :

(۱) احرام (۲) تلبیہ (۳) وقوف عرفات (۴) وقوف شعر الحرام (مزدلفہ) (۵) رمی جمرات (۶) قربانی (۷) حلق یا تقصیر (۸) وقوف منیٰ (۹) طواف حج (۱۰) نماز طواف حج (۱۱) سعی (۱۲) طواف النساء اور نماز طواف النساء

(۱) احرام : حرم میں کسی بھی مقام پر کھڑے ہو کر نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ حالت احرام میں آتے ہی صفحہ تین (۳) پر دی ہوئی تمام باتیں حرام ہو جائیں گی۔

(۲) تلبیہ : اب تلبیہ کہنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔۔

لبیک اللھم لبیک - لبیک لا شریک لک لبیک

ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لا شریک لک لبیک

ترجمہ : میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔

تمام حمد تیرے لئے ہے اور تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیری ہی شاہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔

عرفات کے میدان میں پہونچنے تک پڑھتے رہیں۔ جب پہونچ جائیں تو کہنا بند کر دیں۔ عرفات میں ۸ (آٹھ) ذی الحجہ کو کسی بھی وقت اور ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے قبل تک پہونچا جا سکتا ہے۔

(۳) وقوف عرفات (۹ ذی الحجہ کے دن) : عرفات کے وقوف کا وقت ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ ظہر کے قریب نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ وقوف کے دوران اپنا وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ عرفہ کے دن کی امام حسین علیہ السلام کی دعاء پڑھیں۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھیں اور مجلس کریں۔ اس دن حضرت مسلم علیہ السلام کی شہادت ہے۔ خود مظلوم کربلا کی مصیبت بیان کر کے ذاکرین میں شامل ہوں اور مثاب ہوں۔ پروردگار عالم کی رحمت کی نظر یوم عرفہ پہلے امام حسین علیہ السلام کے زائروں پر پڑتی ہے اور اس کے بعد میدان عرفات کے حاجیوں پر پڑتی ہے۔ عرفات سے غروب آفتاب کے قبل ہر گز نہ نکلیں اور غروب آفتاب کے بعد عرفات سے نکل کر مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔

(۴) وقوف مشعر الحرام (مزدلفہ)۔ ۹ ذی الحجہ کی رات : مزدلفہ پہونچ کر نماز اور ضروریات سے فارغ ہو کر وہاں سے رمی جمرات کے لئے یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لئے تقریباً ۱۰۰ (سو) کنکریاں چن لیں۔ کنکریاں نوکیلی ہوں اور انگلیوں کے پوروں کے برابر ہوں۔ پتھر کی ہوں ڈھیلے کی نہ ہوں۔ ان کنکریوں کو بذات خود چنیں اور ان کی حفاظت ضروری ہے کیونکہ کھو جانے کی صورت میں کسی اور مقام سے چننے یا کسی سے لینے کی اجازت نہیں ہے۔ مزدلفہ دوبارہ جا کر ہی کنکریاں لانی پڑیں گی۔ پھر وقوف مزدلفہ کی نیت کرلیں۔ وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔ اگر طلوع فجر سے قبل نہ جاگنے کا اندیشہ ہو تو رات میں ہی نیت کرلیں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ نماز فجر ادا کر کے دعائیں وغیرہ پڑھتے ہوئے سورج نکلنے کا انتظار کریں۔ جیسے ہی صبح ہو جائے منیٰ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

(۵) رمی جمرہ عقبہ (۱۰ ذی الحجہ کے دن) : منیٰ پہونچ کر جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے لئے جائیں۔ اس کو سات (۷) کنکریاں مارنی ہوتی ہیں۔ پہلے کنکریوں کو پاک کرلیں اور خود بھی باطہارت و باوضو رہیں۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے لئے قبلے کی طرف پیٹھ کر کے نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پھر ایک ایک کر کے بسم اللہ و اللہ اکبر کہتے ہوئے پئے در پئے سات (۷) کنکریاں اسطرح ماریں کہ کنکریاں جمرہ کو لگ جائیں۔ سات (۷) کنکریاں جمرہ کو لگنا ضروری ہے اسکے لئے چاہے جتنی بھی پھینکنی پڑیں اسکی قید نہیں ہے۔ خیال رہے کہ کنکریاں پل پر سے نہیں بلکہ نیچے زمین پر کھڑے ہو کر ماریں (آیۃ اللہ خمینی نے پل کے اوپر سے مارنے کو جائز قرار دیا ہے)۔ رمی جمرات کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر غروب تک ہے۔

(۶)قربانی : قربانی دینے کے لئے قربان گاہ کو جائیں ۔ قربانی کا جانور بے عیب ہو اور قربانی کے قابل ہو ۔ گائے اور اونٹ کی قربانی بھی دی جا سکتی ہے ۔ قربانی کے جانوروں میں اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے اور بکری کی دو سال اور بھیڑ کی ایک سال مقرر ہے ۔ قربانی دینے سے پہلے جانور کو تھوڑا سا پانی پلالیں اور ہو سکے تو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں ورنہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ بھی رکھ سکتے ہیں ۔ نیت کر کے (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں ۔ ذبح کرتے ہی "اللھم تقبل منی" کہ لیں ۔ اس قربانی کے تین حصے ہوتے ہیں ۔ ایک خود کا، دوسرا اقرباء کا اور تیسرا فقراء کا، اپنے حصے میں سے تھوڑا سا گوشت یا کلیجی وغیرہ لے لیں، اقربا کے حصے کے لئے اپنے ساتھی سے یہ کہیں کہ میں نے اس قربانی میں سے تیسرا حصہ تم کو دیا اور وہ یہ کہے کہ ہاں میں نے قبول کیا ۔ اب اس ساتھی کی مرضی کہ وہ اسے لے یا وہیں چھوڑ دے ۔ البتہ تیسرا حصہ جو فقراء کا ہے وہاں پر دینا ممکن نہیں ہے اس صورت میں جتنی قیمت میں جانور خریدا ہے اس قیمت کا تیسرا حصہ وطن بھجوا کر غریبوں میں تقسیم کرا دے ۔

(۷)حلق یا تقصیر : قربانی دینے کے بعد حلق یا تقصیر کرنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) ۔ حلق کرنا سر منڈانے کو کہتے ہیں اور تقصیر تھوڑے سے بال یا ناخن وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ مرد حلق کریں ۔ حلق یا تقصیر کرانے کی بعد احرام اتار دیں اور معمول کے کپڑے پہن لیں ۔ اب پچھلی باتیں جو حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں سوائے بیوی، شکار اور خوشبو کے جو طواف النساء اور نماز طواف النساء کے بعد حلال ہونگی ۔

(۸)وقوف منیٰ (ا) (۱۰ ذی الحجہ کی رات یعنی گیارہویں شب کو) : بعد مغرب جب عشاء کا وقت داخل ہو جائے تو منیٰ میں قیام کرنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور رات منیٰ میں قیام کریں ۔ منیٰ کا وقوف یا مغرب سے آدھی رات تک ہوتا ہے یا پھر آدھی رات سے صبح تک ۔

(ب) رمی جمرات (۱۱ ذی الحجہ کے دن) : اس دن تینوں شیطانوں کو سات، سات (۷) کنکریاں مارنا ہے ۔ ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے جمرہء اولیٰ (چھوٹے شیطان) کو نیت کر کے (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور قبلہ رخ ہو کر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہوئے پے در پے سات (۷) کنکریاں اس طرح ماریں کہ جمرہ کو لگ جائیں ۔ اس کے بعد جمرہء وسطیٰ کے پاس جائیں اور نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) پھر اسے بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے سات (۷) کنکریاں پہلے کی طرح ماریں ۔ پھر جمرہء عقبہ کے قریب جائیں اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہو اور رخ جمرہ کی جانب، نیت کریں (نیت کی لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پہلے کی طرح سات (۷) کنکریاں ماریں ۔

نوٹ : بہتر ہے کہ ۱۱ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد ہی طواف حج، نماز طواف، سعی، طواف النساء اور نماز طواف النساء کے لئے مکہ میں حرم کو چلے جائیں ۔ (یہ بعد میں بھی کر سکتے ہیں، اس کا وقت آخر ذی الحجہ تک رہتا ہے)

(۹)طواف حج : پہلے کی طرح حجر اسود کے قریب جا کر نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پہلے ہی کی طرح تمام باتوں کا خیال کرتے ہوئے طواف کریں ۔

(۱۰)نماز طواف حج : مقام ابراھیم کے ذرا سا پیچھے نماز طواف کی نیت کریں (نیت ے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور دو رکعت نماز صبح کی نماز کی طرح صحیح تلفظ اور رجوع قلب سے ادا کریں ۔ یاد رہے کہ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے ۔ نماز سے فارغ ہو کر زیارت کعبہ کریں، حجر اسود کو بوسہ دیں اور زم زم کا پانی پئیں، سر پر ڈالیں اور جسم پر ڈالیں

(۱۱)سعی : صفا و مروہ کے درمیان پہلے کی طرح نیت کر کے سات (۷) چکر لگائیں (نیت کے لئے صفحہ ۵ پر دیکھیں) ۔ (یاد رہے کہ سعی کے بعد یہاں تقصیر نہیں ہے اس لئے کہ احرام میں نہیں ہیں)

(۱۲) (ا) طواف النساء : طواف النساء ہر ایک مرد، عورت، بچہ، جوان، بوڑھا سب پر واجب ہے ورنہ شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر حرام ہو جاتے ہیں۔ طواف النساء نہ کریں تو نہ عقد کر سکتے ہیں اور نہ کسی کا عقد پڑھ سکتے ہیں۔ پہلے کی طرح حجر اسود کے قریب جائیں اور نیت کرکے (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) پوری باتوں کا خیال رکھتے ہوئے سات (۷) چکر مکمل کریں۔

(ب) نماز طواف النساء : مقام ابراھیم کے ذرا سا پیچھے آکر نیت کریں (نیت کی لئے صفحہ ۵ دیکھیں) اور صبح کی نماز کی طرح دو رکعت نماز ادا کریں۔ اب خوشبو اور بیوی پر شوہر اور شوہر پر بیوی اور خوشبو حلال ہو گئے۔ ایک آخری چیز شکار اس وقت تک حرام رہیگا جب تک آپ حدود حرم میں موجود ہیں۔

نوٹ : ان اعمال سے فارغ ہوتے ہی منیٰ پہونچنے کی جلدی کریں وقوف کے وقت کے آغاز سے پہلے منیٰ میں پہونچ جائیں ورنہ منیٰ میں تیرہویں شب بھی قیام کرنا پڑیگا اور اس کے دوسرے دن شیطانوں کو کنکریاں بھی مارنی پڑیں گی۔

(۱۳) وقوف منیٰ (۱۱ ذی الحجہ کی رات یعنی بارھویں شب) : رات میں وقوف منیٰ کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) اور قیام کریں۔ منیٰ کی اس آخری رات کو زیادہ سے زیادہ عبادت و دعاء میں گزاریں۔

(۱۴) رمی جمرات (۱۲ ذی الحجہ کے دن) : ۱۱ ذی الحجہ کی طرح ترتیب کے ساتھ تینوں شیطانوں کو علیحدہ علیحدہ نیت کے ساتھ سات، سات (۷) کنکریاں ماریں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں)۔

روانگی : منیٰ سے ۱۲ ذی الحجہ کو نماز ظہرین کے بعد حج تمام ہوا۔ اب آپ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے روانہ ہو جائیں۔

(حدیث رسول برائے زیارت مدینہ منورہ) : ارشاد سرور کائنات ہے کہ اپنے حج کو میری زیارت پر تمام کرو۔ اگر کسی نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی تو گویا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

مبارک باشد۔

اہم مسئلہ

قربانی کے بدلے دس روزے

حکم نمبر (۱) : اگر قربانی نہ کر سکتا ہو تو ماہ ذی الحجہ میں بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ پے در پے ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو تین روزے رکھے اور بقیہ سات روزے حج سے واپس وطن آکر رکھے۔ یہ تین روزے حالت سفر میں رکھے جاسکتے ہیں البتہ عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد سے رکھے جائیں۔

حکم نمبر (۲) : قربانی پر قدرت نہ ہونے سے مراد جانور نہ ہو یا اسکی قیمت نہ ہو۔ قربانی کے لئے اگرچہ آسانی سے قرض ادا کر سکتا ہو قرض لے کر قربانی کی جائے لیکن قربانی کی غرض سے مزدوری کرنا ضروری نہیں ہے۔

حکم نمبر (۳) : ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کے دوران ہر شخص پر روزہ رکھنا حرام ہے خواہ وہ حج کر رہا ہو یا نہ کر رہا ہو۔ اس طرح عیدین کے دنوں میں بھی تمام مسلمانوں پر روزہ رکھنا حرام ہے۔

حج ادا کرنے کے بعد کی ذمہ داریاں :

حج ادا کرنے کے بعد آپ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ کوئی فعل ایسا سرزد نہیں ہونا چاہئے جس سے امام صاحب العصر والزماں ناخوش ہوں ۔اس لئے ہمیشہ محبت واطاعت محمد آل محمد پیش نظر رہے۔

___ حقوق اللہ، حقوق والدین اور حقوق العباد کی ادئیگی کو اپنا شعار بنائیں۔
___ حق زہراء (خمس) ادا کرتے رہیں۔
___ نماز وقت پہ ادا کریں اور نماز شب کی بھی پابندی کریں۔
___ حصول علم اور معرفت محمد آل محمد کے لئے کوشاں رہیں کہ یہی آپ کے لئے جہاد ہے۔
___ موت کو ہمیشہ یاد کریں اور عذاب قبر سے بچنے کے لئے ہمیشہ دعامانگا کریں۔
___ ہمیشہ اپنی وصیت لکھ کر تیار رکھیں اور وقتاً فوقتاً اس میں حسب ضرورت ترمیم واضافہ کرلیں۔
___ بقیہ زندگی بغیر گناہ کے گزاریں۔
___ نیک کاموں میں سبقت کریں۔
___ قطع رحمی کو ترک کریں، ایک دوسرے کی مدد کریں۔
___ صرف اور صرف رزق حلال کی جستجو میں رہیں۔
___ قناعت پسندی کو اپنا شعار بنائیں، فضول خرچی اور اسراف نہ کریں۔
___ امر بالمعروف، حق کا پرچار کریں۔
___ نہی عن المنکر، لہو لعب اور برے کاموں سے خود بھی دور رہیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔
___ غیبت اور بہتان تراشی سے اجتناب کریں۔
___ شفیق اور محبت کرنے والی شخصیت بن جائیں۔
___ محبت اور اتحاد واتفاق کو فروغ دیں۔
___ آپسی اختلافات کو فراموش کر دیں۔
___ لوگوں سے عاجزی وخلوص سے ملیں۔
___ دکھاوے، ریا، بڑائی اور تکبر سے پرہیز کریں۔
___ جھوٹ نہ بولیں اور جو وعدہ کریں اسے وفا کریں۔

مرنے والے کا حق

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے جس پر حج واجب تھا اور وہ انجام دیے بغیر مر گیا تو وہ یہود یا عیسائی کی موت مرا۔ فقہی اعتبار سے اگر کوئی آدمی اس حالت میں مرا کہ اس پر حج واجب تھا تو اس کے وارثوں پر واجب ہے کہ اس کے ترکہ میں سے زکوٰۃ، خمس، قرضہ اور حج کا خرچ نکال کر اس کی طرف سے حج کروائیں۔ اس کے بغیر اس کے ترکہ کو استعمال کرنا حرام ہے۔

یہ خیال رہے کہ نیابت کا حج ہر شخص سے نہیں کروا سکتے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ صرف کسی عالم دین ہی سے ایسا حج کروائیں۔ اس سلسلہ میں کاروانِ سلمان آپ کی رہنمائی کے لیے حاضر ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً

مناسکِ حج

(موجودہ دور کے دونوں مراجع کے فتاویٰ کے مطابق)

از
مولانا محمد صادق حسن

کاروانِ سلمان
۳۰۶ - لکشمی بلڈنگ - ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر: ۷۱۰۸۱۷ ۵۵۱۶۱۷

طبع اوّل ــــــــ ۱۹۸۰ء
تعداد ــــــــ ۱۰۰۰
طبع دوئم ــــــــ ۱۹۸۴ء
تعداد ــــــــ ۱۰۰۰
طبع سوئم ــــــــ ۱۹۸۹ء
تعداد ــــــــ ۱۰۰۰
مطبع ــــــــ العباس پرنٹرز کراچی
ناشر ــــــــ کاروانِ سلمان کراچی پاکستان
کتابت ــــــــ جعفر صادق اشرف راحت
ہدیہ ــــــــ دس روپے صرف

فہرست

بسمہٖ تعالیٰ

تعارف

۱۹۷۸ء کا ذکر ہے، کراچی کے چند مخلص و دیندار جوانوں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مومنین کی ایک بڑی تعداد جن پر حج واجب بھی ہے صرف اس سفر کی مشکلات سے گھبرا کر واجب فریضہ کی ادائیگی سے گریز کر[تے] ہیں اور اگر اس سلسلے میں ان کی اعانت کی جائے تو عازمین حج کی تعداد بڑ[ھ] سکتی ہے۔ اسی سال تجرباتی طور پر ایک قافلہ جس کا موجودہ نام کاروان سلمان ہے، ترتیب دیا گیا اور الحمدللہ گیارہ سال سے یہ سلسلہ ہر سال ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ اسی دوران یہ محسوس ہوا کہ عازمین کی مزید سہولت کی خاطر دو اور چیزیں انتہائی اہم ہیں۔ ایک وڈیو فلم اور دوسرے ایک مختصر کتاب جو مراجع کی مناسک حج کی تفہیم میں سہولت پیدا کر سکے۔ ۱۹۸۳ء میں ایک وڈیو فلم مناسک حج کے عنوان سے تیار کی گئی جس کے بارے میں اطلاع یہی ہے کہ وہ عازمین حج کے لیے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ یہ وڈیو فل[م]

نجفی کیسٹ لائبریری اور اس سے ملحقہ دیگر تمام کیسٹ لائبریریوں میں دستیاب ہے۔ بیرونِ ملک عرب امارات، مشرقی افریقہ، برطانیہ، امریکہ و کینیڈا میں بھی یہ فلم موجود ہے۔ دوسری چیز ایک مختصر کتاب کی تالیف تھی جس میں تین اہم مقاصد پیشِ نظر تھے :

① ہر عازم حج کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مرجع کی مناسک حج کا مطالعہ کرے لیکن ایک عام شخص کے لیے براہِ راست یہ کام بہت مشکل ہے۔ پس ایسی کتاب لکھی جائے جو مرجع کی مناسک حج کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر سکے۔

② عام کتابوں میں حج کے واجبات و مستحبات اور عام پیش آنے والے مسائل اور نادر الوقوع مسائل کو ملا کر اس طرح لکھا گیا ہے کہ نئے عازم حج خصوصاً خواتین کے لیے ان کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں صرف واجبات کا بیان ہو تاکہ پھر دیگر کتب کو سمجھا جا سکے۔

③ کتاب حجم و سائز کے اعتبار سے اتنی مختصر ہو کہ ہر وقت عازم حج کے ساتھ رہ سکے۔

انہی مقاصد کے پیش نظر ۱۹۸۰ء میں یہ کتابچہ تحریر کیا گیا جس کا تیسرا ایڈیشن آپ کے سامنے ہے۔ اس دوران بہت سے نئے مسائل پیدا ہوئے جس کی وجہ سے یہ تیسرا ایڈیشن بالکل نئے سرے سے تحریر کیا گیا ہے اور اس میں تازہ ترین فتاوےٰ شامل کیے گئے ہیں۔ حتی الامکان احتیاط کے باوجود اگر کسی قسم کی غلطی یا کمی کا احساس ہو تو آپ کے مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر پھر یاددہانی کرا دی جائے کہ یہ کتابچہ مسائل حج کا صرف ایک تعارف ہے۔ اس کے بعد اپنے مرجع کی مناسک حج کا مطالعہ ضرور کریں۔

صادق حسن
۲/سی رضویہ سوسائٹی
کراچی ۷۴۶۰۰
پاکستان

حج

کس پر واجب ہے

اور

عازمِ حج کے لیے چند اہم ہدایات

باسمہٖ تعالیٰ

حج اسلام کا ایک اہم رکن، ایک عظیم الشان عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے اور ہر اس آدمی پر واجب ہے جس میں استطاعت ہو۔ اس میں کوئی فرق نہیں چاہے مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا۔ اگر واجب ہونے کے بعد حج نہ کیا تو روایات میں ہے کہ جب وہ مرے گا تو یہود کی موت مرے گا یا عیسائی کی اور قیامت کے دن بھی وہ یہودی اور عیسائی کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ جب کہ دوسری طرف حج کرنے والے کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اتنا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جتنا اس دن تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ اب ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم ترین فریضہ کو ادا کرے اور غفلت نہ برتے۔ چونکہ حج قبول ہونے کی صورت یہی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ادا کیا جائے۔ اس لیے اس مختصر سے کتابچہ

کو مرتب کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ اسے موجودہ دور کے ان دو مراجع کے فتاویٰ کی روشنی میں تحریر کیا جائے جن کی تقلید اکثر اردو داں مومنین کرتے ہیں۔

حج کس پر واجب ہے

جس شخص میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہیں اُس پر حج واجب ہے:

(۱) بالغ ہو۔
(۲) عاقل ہو۔
(۳) آزاد ہو۔
(۴) اتنا وقت ہو کہ مکّہ جا کر تمام اعمالِ حج بجا لاسکے۔
(۵) آنے جانے کے لیے سواری اور سفر کے اخراجات (مثلاً مکّہ میں قیام و طعام اور قربانی) موجود ہوں۔
(۶) جن لوگوں کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے انھیں اپنی واپسی تک کے اخراجات دینے کے پیسے ہوں۔

(۷) راستہ محفوظ ہو یعنی راستہ میں جان، مال اور عزت کو کوئی خطرہ نہ ہو۔
(۸) صحت کے اعتبار سے سفر کے قابل ہو یعنی ایسا مرض یا کمزوری نہ ہو کہ راستے کی مشکلات برداشت نہ کرسکے۔
(۹) حج سے واپسی پر اپنے اور گھر والوں کے لیے روزی کما سکے۔

اہم نوٹ

(۱) اگر ماں یا باپ نے حج نہیں کیا تو اولاد پر سے حج ساقط نہیں ہے کیونکہ ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے جبکہ خود حج کرنا واجب ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص کے پاس صرف اپنے حج کے پیسے ہیں تو خود اسی کو حج کرنا ہے دوسرے کو نہیں دے سکتا۔

(۲) اگر بیٹے یا بیٹیوں کی شادی نہ ہوئی ہو تو حج معاف نہیں ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کی بیٹیاں ہوں تو چاہے وہ غیر شادی شدہ ہوں، باپ پر حج واجب ہے۔ یہاں

تک کہ خود کی شادی بھی نہ ہوئی ہو تب بھی حج واجب ہے۔

(۳) عورت اگر صاحبِ حیثیت ہے تو اس پر بھی حج واجب ہے چاہے اس کے شوہر پر واجب نہ ہو۔ عورت کے حج میں محرم کی شرط نہیں ہے۔ عورت بغیر محرم کے بھی حج پر جا سکتی ہے بس شرط یہ ہے کہ سفر میں عزت و آبرو محفوظ ہو۔

(۴) اگر کسی آدمی نے قرض لیا ہے لیکن قرض ادا کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے خرچ کے برابر رقم آگئی تو پہلے حج کرے گا بعد میں قرض ادا کرے گا۔ صرف قرض ہونے کی وجہ سے حج معاف نہیں ہے۔

(۵) انسان کے پاس اس کی حیثیت سے زائد جو چیز ہے مثلاً مکان، زمین یا کوئی اور چیز تو اس پر واجب ہے کہ اسے فروخت کرکے حج پر جائے۔

(۶) اگر عورت کے پاس اس کی حیثیت سے زائد زیورات ہیں یا عورت اب اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اسے

زیورات کی ضرورت نہیں رہی تو اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔ اسی طرح اگر عورت کے مہر کی رقم اتنی ہے کہ حج کا خرچ پورا ہو سکتا ہے اور یہ مہر اسے مل بھی سکتا ہے تو اسے طلب کرکے حج پر جائے۔

(۷) اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے اور اس کے پاس صرف اتنے پیسے ہوں کہ اگر زکوٰۃ یا خمس نکالے گا تو حج کا خرچ پورا نہ ہو سکے گا اس صورت میں پہلے زکوٰۃ و خمس نکالے اور اس پر حج واجب نہیں رہے گا۔

(۸) اگر کوئی اتنا بوڑھا یا کمزور ہو کہ حج کے سفر کی مشکلات برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر پہلے حج واجب تھا اور کر سکتا تھا اس وقت انجام نہ دیا اب بوڑھا یا کمزور ہو گیا تو جس طرح بھی ممکن ہو حج پر جائے اور اگر بالکل مجبور ہے تو اپنی زندگی میں دوسرے کو بھیجے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو وصیت کرے۔

(۹) جس شخص پر حج واجب ہے اگر وہ مر گیا تو اس کے

ترکہ سے پہلے حج کی رقم نکالی جائے۔ یہ رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام و گناہ ہے۔

(۱۰) جب حج واجب ہو جائے تو فوراً ادا کرنا (یعنی اسی سال) واجب ہے۔ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ مرنے والے کی طرف سے بھی حج پہلے ہی سال ہونا چاہیئے۔

(۱۱) اگر حج واجب ہو تو عمرہ و زیارات سے پہلے اس کو انجام دینا ہوگا عموماً ایک خاندان کے دو یا تین افراد کا عمرہ و زیارات کا خرچ ایک واجب حج کے برابر ہوتا ہے۔ اگر سب اپنے اپنے مال سے حج کر رہے ہوں تو امکان ہے کہ حج واجب نہ ہو لیکن اگر کوئی ایک شخص (مثلاً سربراہ خاندان) سب کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو زیادہ امکان ہے کہ اس پر خود حج واجب ہو۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ کسی عالم دین یا مسائل سے واقف شخص سے رجوع کرلیں۔

(۱۲) جب کسی میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ اس واجب حج کو حج اسلام کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں

ہیں۔ مگر دو قسمیں جن کو حج افراد و حج قران کہا جاتا ہے فقط ان لوگوں پر واجب ہے جو مکہ کے ارد گرد ۹۰ کلو میٹر (تقریباً ۵۲ میل) کے اندر رہتے ہیں۔ اس لیے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے مکہ سے ۹۰ کلو میٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والے دنیا بھر کے تمام مومنین پر حج کی تیسری قسم جسے حج تمتع کہتے ہیں واجب ہے اور اسی کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔ مگر اس سے قبل تین باتوں کا جان لینا انتہائی ضروری ہے۔

۱۔ تقلید
۲۔ خمس
۳۔ قرأت

(۱) تقلید

دین کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تقلید بھی لازم ہے۔ تقلید سے مراد ہے کہ امور دین میں اپنے دور کے بلحاظ علم سب سے بڑے عالم (مجتہد اعلم) کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور تمام مسائل شرعیہ صرف اور صرف

اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق انجام دیے جائیں۔ اس کے بغیر سارے
اعمال خصوصاً حج باطل ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تقلید زندہ مجتہد کی ہو۔
مردہ مجتہد خواہ علم و تقویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی تقلید
نہیں ہوسکتی۔ تقلید مرد کے لیے بھی ضروری ہے اور عورت کے لیے بھی۔ پس
حج کرنے والا اگر تقلید میں نہیں ہے تو اپنے حج کو باطل ہونے سے بچانے کے
لیے فوراً تقلید کرے اور پھر پورے عمل کے دوران صرف اس مسئلے یا اس
کتاب پر عمل کریں جو اپنے مجتہد کے فتویٰ کی روشنی میں لکھی گئی ہو۔ اس
کتابچہ میں آیتہ اللہ خوئی و آیت اللہ خمینی (جن کو ہر جگہ رہبر لکھا جائے گا)
کے مسائل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جہاں دونوں کے مسئلہ یکساں ہیں وہاں بغیر
کسی حوالے کے اور جہاں اختلاف ہے وہاں دونوں کے ناموں کے حوالے
سے مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: جس مجتہد کی ہم تقلید کرتے ہیں اگر کسی مقام پر حتمی رائے
نہ دے بلکہ احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے تو اس مسئلہ میں (اور صرف
اسی مسئلہ میں) ہم اس کے بعد دوسرے بڑے مجتہد کی رائے پر بھی عمل کرسکتے ہیں۔
اس کے علاوہ ہمیں صرف اور صرف اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کی پابندی کرنا

ہے خواہ آسان ہو یا مشکل واضح رہے کہ ایسی کتاب پر بھی عمل نہیں کرسکتے
جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق لکھی گئی
ہے یا نہیں خواہ کتاب کسی معتبر شخص یا ادارہ کی ہو۔

۲ خمس

اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے تو پہلے ان کو ادا کرنا ہوگا، ورنہ
حج حرام ہوجائے گا اور اگر اسی مال سے احرام خریدا جائے تو حج غلط بھی
ہوجائے گا۔ جو حضرات باقاعدگی سے خمس ادا کرتے ہوں ان کے لیے
تو حج پر جانے سے قبل خمس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ جنہوں نے اب
تک خمس ادا نہیں کیا وہ حج پر جانے سے پہلے جن مجتہد کی تقلید میں ہوں
ان کے نمائندے سے رجوع کریں تاکہ اس حیثیت سے بھی حج صحیح
ہوسکے۔ اس مسئلہ میں خواتین خصوصی طور پر متوجہ ہوں۔

نوٹ: وہ مؤمنین یا مومنات جو اپنے مال سے حج نہیں کررہے
ہیں بلکہ کوئی اور ان کا خرچ برداشت کررہا ہے۔ اگر آقا خوئی کی تقلید
میں ہوں تو ان پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اگر رہبر کی تقلید میں ہوں اور

معلوم نہیں ہے کہ خرچ کرنے والا ہم پر جو مال خرچ کررہا ہے اس میں
خمس ہے یا نہیں تو ان کے لیے بھی کوئی ذمہ داری نہیں لیکن اگر یقین ہو
کہ ہم پر خرچ کی جانے والی رقم پر خمس واجب ہے جو نہیں دیا گیا تو رہبر
کے کسی نمائندے سے رجوع کریں تاکہ حج صحیح ہوسکے۔

۳ قرأت

حج کا ایک واجب جز نماز طواف ہے۔ اس لیے ضروری ہے
کہ حج پر جانے والے کی نماز بھی صحیح ہونا چاہیے۔ اگر یقین یا اطمینان
ہو کہ نماز صحیح ہے تب تو خیر، ورنہ کسی عالم یا قابل اعتبار دیندار شخص
سے اپنی نماز کی تصدیق کروالی جائے۔ خصوصاً الفاظ عربی کے صحیح
انداز سے ادائیگی۔

اسی طرح تلبیہ (لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ) بھی درست طریقہ
سے ادا کرنے کی مشق کرلی جائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ پورے حج میں زبان سے پڑھی جانے والی
صرف دو چیزیں واجب ہیں:

۱ تلبیہ
۲ طواف کی نماز

باقی حج کے کسی عمل کے دوران پڑھنے کی کوئی چیز واجب
نہیں ہے۔

حج
کا
طریقہ

حج کا طریقہ

حج تمتع جو ہندوستان، پاکستان، ایران، افریقہ، یورپ و امریکہ سے جانے والے صاحبان ایمان پر واجب ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ایک پورا حج قرار پاتے ہیں اور واجب فریضہ ادا ہوتا ہے۔

اس کے پہلے حصہ میں ایک عمرہ ادا کرنا ہوتا ہے جس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور پھر دوسرے حصے میں حج ہوتا ہے جسے حج تمتع کہتے ہیں۔ جب یہ دونوں حصے انجام دے لیے جائیں تو حج مکمل ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اس کے پہلے حصے میں جو عمرہ ہے اور جسے عمرہ تمتع کہتے ہیں یہ اس عمرہ سے بالکل الگ ہے جسے عام طور پر سال کے عام دنوں میں لوگ مکہ جا کر انجام دیتے ہیں۔ یہ عام دنوں میں انجام دیا ہوا بھی عمرہ کہلاتا ہے مگر یہ عمرہ مفردہ ہے جبکہ حج میں پہلے جو عمرہ ہوتا ہے وہ عمرہ تمتع ہے

اور وہ علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ حج ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پورے حج یعنی دونوں حصوں کے مجموعہ کا نام بھی حج تمتع ہے اور فقط اس کے دوسرے حصے کا نام بھی حج تمتع ہے۔ غلط فہمی سے بچنے کے لیے اس کتاب میں پورے حج کو حج تمتع کے بجائے حج اسلام لکھا جائے گا اور صرف دوسرے حصے کو حج تمتع لکھا جائے گا۔

حج کا وقت

واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع کرنا ہوتا ہے۔ اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہلی شوال سے ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے کر لینا ہے (جبکہ عام دنوں کا عمرہ یعنی عمرہ مفردہ، سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے) جب پہلا حصہ انجام دے لیں تو پھر دوسرے حصے کے شروع ہونے کا انتظار کریں۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع ۹ ذی الحجہ سے شروع ہو کر ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔

مختصر طریقہ:

ماہ شوال سے ۸ ذی الحجہ کے دوران کسی بھی وقت حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کی نیت کر کے مقررہ مقامات سے احرام باندھ کر مکہ آئیں۔ مکہ میں پہلے خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف بجا لائیں جس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں یعنی سات چکر لگائیں۔ پھر تقصیر (یعنی تھوڑے سے بال کاٹنا) کر کے احرام اتار دیں۔ یہ حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع مکمل ہو گیا۔ اب ۸ ذی الحجہ تک مکہ میں قیام کریں۔ ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ حج تمتع شروع ہوگا۔ پس مکہ میں کسی بھی مقام سے حج تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر ۱۴ میل دور عرفات کے میدان جائیں۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک وہاں قیام کریں۔ غروب کے بعد عرفات سے متصل دوسرے میدان "مزدلفہ" میں آئیں۔ یہ رات اور پھر صبح سورج نکلنے تک وہاں قیام کریں (بیمار، ضعیف اور خواتین کے لیے صبح تک ٹھہرنا ضروری نہیں ہے)۔ طلوع آفتاب کے بعد ایک

تیسرے میدان "منیٰ" میں آئیں جہاں پہلے بڑے شیطان کو سات کنکر ماریں، پھر قربانی کریں اور پھر سر منڈوائیں یا تقصیر کریں۔ اس کے بعد دو راتیں (گیارھویں و بارھویں ذی الحجہ کی) اسی میدان میں بسر کریں اور انہی دو دنوں (گیارہ اور بارہ) کو چھوٹے پھر درمیانی اور پھر بڑے شیطان کو کنکر ماریں۔ اسی دوران یا اگر چاہیں تو اس کے بعد (یعنی تیرہ ذی الحجہ یا اس کے بعد) مکہ آکر پہلے کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی نماز پڑھیں پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں، پھر کعبہ کا ایک اور طواف کریں جو طواف النساء کہلاتا ہے اور اس کے بعد اسی طواف کی دو رکعت نماز ادا کریں۔ اس طرح حج مکمل ہو گیا یہ تو حج کا صرف مختصر طریقہ یا ایک خاکہ ہے۔ اس کے بعد ان مسائل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

عمرہ تمتع کا طریقہ

اب ہم حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کے متعلق نسبتاً تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے:

(۱) ایک خاص مقام سے احرام باندھنا
(۲) خانہ کعبہ کا طواف
(۳) دو رکعت نماز طواف
(۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگانا
(۵) تقصیر یعنی تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا

بظاہر یہ اعمال بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں مگر پہلے عمل کے بعد بقیہ اعمال دو سے ڈھائی گھنٹوں میں آرام سے انجام دیے جا سکتے ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا

آجکل کے اعتبار سے یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ مکہ شہر میں داخل ہونے والا (خواہ وہ عمرہ کی نیت سے آئے یا حج کی) احرام باندھے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا اور احرام بھی ہر جگہ سے نہیں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے چند خاص مقامات مخصوص ہیں جنہیں میقات کہا جاتا ہے۔ خشکی کے راستے سے جانے والے کو تو راستے میں یہ

میقات آتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں چونکہ اکثریت ہوائی جہاز کے ذریعہ براہ راست جدہ پہنچ جاتی ہے جو میقات نہیں ہے (اور نہ ہی جدہ سے مکہ کے درمیان کوئی میقات آتا ہے) اسی لیے وہاں سے بغیر مجبوری کے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے حج کا عمرہ کرنے والے کے لیے تین راستے ہیں:

پہلا طریقہ

جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہاز ہی میں نذر کر کے احرام باندھ لیں یا اپنے شہر ہی سے نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔ رہبر کے مرد مقلد حالت اختیار میں صرف اس صورت میں عمل کر سکتے ہیں۔ اگر رات کا وقت ہو اور اگر مجبوری ہو تو دن میں بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ رہبر کی خواتین مقلدات ہر وقت اس پر عمل کر سکتی ہیں۔

دوسرا طریقہ

یا پھر جدہ اتر کر قریب ترین میقات جائیں جو جحفہ ہے۔ یہ جدہ سے تقریباً ۲۲۰ کلومیٹر ہے۔ وہاں سے احرام باندھ کر مکہ جائیں لیکن اس سفر میں وقت اور فاصلہ اتنا ہی طے کرنا ہوگا جتنی دیر میں مدینہ پہنچا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے لیے تو یہ مناسب ہے جن کا کوئی جاننے والا جدہ میں ہے یا وہ کئی مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔ ایک نئے آدمی کے لیے جحفہ کو ڈھونڈنا خاصا مشکل کام ہے۔

تیسرا طریقہ

پہلے مدینہ جائیں اور وہاں کے اعمال و زیارات سے فارغ ہو کر مکہ کی طرف آئیں۔ مدینہ سے نکلتے ہی راستہ میں مسجد شجرہ ہے جو خود ایک میقات ہے۔ وہاں سے احرام پہن لیں اور مکہ آجائیں۔ اس صورت میں نذر کی ضرورت نہیں ہے۔

نذر

نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کرکے ایک منت مانے اور اس کے یہ الفاظ ادا کرے:

"میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عمرہ تمتع / عمرہ مفردہ کا احرام ________ سے باندھوں گا۔"

(خالی جگہ پر اس مقام کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے)۔

اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہیں تو نذر میں حج اسلام کا عمرہ تمتع نہ کہیں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہو سکتا ہے جس کی تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔ بہرحال پھر جدہ ایرپورٹ سے براہ راست مکہ آسکتے ہیں اور کسی میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تینوں میں سب سے بہتر صورت پہلی ہے۔ اب جو صورت

بھی اختیار کی جائے اس کے مطابق احرام باندھنا ہوگا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اہم نوٹ

(۱) واضح رہے کہ جدہ یا حدیبیہ موجودہ مراجع کے نزدیک احرام باندھنے کا مقام نہیں ہے۔ وہاں سے ہرگز احرام نہ باندھیں عین ممکن ہے کہ اگر کوئی جاننے والا جدہ میں رہتا ہے تو وہ وہیں سے احرام باندھنے کا مشورہ دے یا کسی پرانے مجتہد کی کتاب میں یہ مسئلہ دکھا دے لیکن موجودہ دونوں مجتہدین کرام کا مسئلہ یہی ہے کہ احرام جدہ یا حدیبیہ سے نہیں باندھا جاسکتا اور نہ تو حج کے عمرہ کا احرام باندھا جاسکتا ہے اور نہ عام عمرہ کا۔

یہ مسئلہ پوری ذمہ داری سے تحریر کیا جارہا ہے۔

(۲) عام طور سے حج پر آنے والے تین طرح کے پروگرام بناتے ہیں اور تینوں کا مسئلہ الگ الگ ہے۔

ا۔ کچھ عازم پہلے مدینہ جاکر پھر حج کے لیے مکہ آتے ہیں۔ وہ مدینہ سے احرام باندھ کر آجائیں۔ (طریقہ نمبر۳)

ب۔ کچھ عازم حج پہلے مکہ آکر حج کے بعد مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ حج کے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر آئیں۔ (طریقہ نمبر۱ یا نمبر۲)

ج۔ زیادہ تر پہلے مکہ آکر پھر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ طریقہ نمبر۱ یا نمبر۲ کے مطابق پہلے عام عمرہ یعنی عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ آئیں۔ پھر حسب خواہش حج سے پہلے مدینہ جائیں اور پھر حج کے عمرہ کی نیت سے طریقہ نمبر۳ کے مطابق احرام باندھ کر مکہ آجائیں۔

(۳) اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے چاہے وہیں نذر کرکے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اسے واپس میقات جاکر احرام باندھ کر آنا ہوگا۔ یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک جاسکے وہاں جاکر احرام باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مکہ ہی سے دوبارہ احرام باندھے۔ پہلا جدہ والا احرام غلط ہے۔

(۴) بحری راستے سے آنے والوں کا میقات یلملم نہیں ہے جہاں جہاز رکا جاتا ہے اور احرام باندھنے کا اعلان ہوتا ہے۔ بحری راستے سے آنے والے اگر جدہ سے مدینہ جارہے ہوں تو احرام باندھے بغیر جدہ پہنچیں اور اگر مکہ جارہے ہوں تو یلملم آنے سے پہلے ہی جہاز میں نذر کرکے احرام باندھ لیں اور سایہ کے نیچے سفر کرنے کا کفارہ وطن جاکر دیں۔

(۵) اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ نہ تو میقات تک جاسکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کرکے احرام باندھا تھا، مثلاً بیمار پڑجائے، وقت کی کمی ہو تو اس مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کرکے احرام باندھ لے جس کا طریقہ یہ ہے:

"میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا۔"

اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکہ جائیں تو جہاں سے حدود حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت

کرلیں۔

احرام

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں :

(۱)۔ دو کپڑے پہننا
(۲)۔ نیت کرنا
(۳)۔ تلبیہ کہنا

البتہ جو اشخاص جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایک چوتھی بات یعنی نذر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ان تینوں سے پہلے واقع ہوئی ہے۔ جس کا طریقہ تحریر کیا جا چکا ہے۔ پھر یہ تین عمل ہوں گے۔ طریقہ درج ذیل ہے :

(۱) احرام کے دو کپڑے پہننا :

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے۔ ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپائے، دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہیے، زیادہ ہو سکتا ہے

یہ مردوں کے لیے واجب ہے۔ عورت کے لیے یہ کپڑے پہننا واجب نہیں ہے۔ وہ چاہے تو اپنے عام لباس کو بھی احرام قرار دے سکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھے۔ ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے :

(۱) یہ کپڑے بغیر سلے ہوں (عورت اگر چاہے تو سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے)۔
(۲) پاک ہوں
(۳) خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)۔
(۴) ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔
(۵) اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

نوٹ : اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہو جائیں تو فوراً پاک کرلیں یا بدل دیں، البتہ وہ خون جو حالت نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲) نیت کرنا

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں :

"میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ"

(۳) تلبیہ کہنا :

نیت کے بعد تلبیہ (لبیک) کہنا واجب ہے، جو یہ ہے :

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

جن جملوں کے نیچے لائن کھینچی گئی ہے وہ واجب ہے۔ بقیہ حصہ مستحب ہے مگر بہتر ہے کہ حتی الامکان اسے بھی ادا کریں۔

ان الفاظ کو صحیح عربی تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔ اگر خود ادا نہ کر سکیں تو کسی سے مدد لیں جو ان الفاظ کو ادا کروا دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جس طرح ممکن ہو ان کلمات کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ : (۱) ان کلمات کو صرف ایک دفعہ کہنا واجب ہے۔

البتہ مستحب ہے کہ مکہ پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔

(۲) احرام باندھنے کے لیے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے۔
(۳) وقت احرام کوئی نماز پڑھنا بھی ضروری نہیں البتہ ۶ رکعت یا ۲ رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادا یا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں
(۴) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں، انہیں اتارا بھی جا سکتا ہے، بدلا بھی جا سکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جا سکتا ہے۔
(۵) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے انہیں کو دوبارہ پہن لیں۔
(۶) احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چمڑے کی

ان پیٹیوں کے استعمال سے بچیں جو کمر میں باندھی جاتی ہیں۔

(۷) کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہوا ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۸) جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کے کسی مقام سے بھی پہنی جا سکتی ہیں۔ البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ پس اگر مدینہ سے واپسی میں مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے تو مدینہ ہی سے احرام کی چادریں باندھ کر چل سکتے ہیں تاکہ مسجد شجرہ میں صرف نیت و تلبیہ کہنے کی ضرورت رہ جائے اور سامان کھول کر کپڑے تبدیل کرنے وغیرہ کی زحمت نہ ہو۔ اسی طرح اگر جہاز میں احرام باندھنا ہے تو سامان وغیرہ کھولنے کی زحمت سے بچنے کی خاطر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پہنی جا سکتی ہیں۔ تاکہ دوران سفر جہاں سے احرام باندھنا

ہو وہاں صرف نیت و تلبیہ پڑھا جائے۔ واضح رہے کہ احرام کی پابندی احرام کی چادریں پہننے سے شروع نہیں ہوتی بلکہ نیت و تلبیہ کے بعد شروع ہوتی ہیں۔

محرمات

احرام پہننے کے بعد چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض ویسے ہی حرام ہیں۔ احرام کی وجہ سے ان کی تاکید بڑھ جاتی ہے اور ان میں ۲۱ مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں۔ چار چیزیں صرف مردوں پر حرام ہیں اور ایک چیز صرف عورت پر حرام ہے۔

وہ ۲۱ چیزیں جو احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں درج ذیل ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار کرنا

(۲) اسلحہ ساتھ رکھنا

(۳) عورتوں کے ساتھ ہمبستری

(۴) عورتوں کے ساتھ بوس و کنار۔

(۵) عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا۔

(۶) اجنبی عورت پر شہوت سے نگاہ کرنا۔

(۷) استمنا کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)

(۸) نکاح کرنا یا پڑھنا۔

(۹) خوشبو استعمال کرنا۔

(۱۰) سرمہ لگانا۔

(۱۱) آئینہ دیکھنا۔

(۱۲) تیل ملنا۔

(۱۳) بدن سے بال اکھاڑنا۔

(۱۴) ناخن کاٹنا۔

(۱۵) جسم سے خون نکالنا۔

(۱۶) کسی چیز کو زینت کے ارادہ سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی یا انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۷) جسم پر پائے جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔

(۱۸) جھوٹ بولنا، گالیاں دینا وغیرہ۔

(۱۹) جدال۔ یعنی واللہ باللہ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔

(۲۰) دانت اکھاڑنا۔

(۲۱) حرم سے گھاس وغیرہ اکھاڑنا۔

وہ چار چیزیں جو حالتِ احرام میں صرف مرد پر حرام ہیں عورت کے لیے جائز ہیں:

(۱) سر چھپانا۔

(۲) بند چھت والی سواری میں سفر کرنا (البتہ رہبر نے رات کو اجازت دی ہے)۔

(۳) ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے اوپر کے حصے کو مکمل چھپا لے مثلاً جراب موزہ وغیرہ۔

(۴) سلا ہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح ایک چیز ایسی ہے جو حالتِ احرام میں صرف عورت پر حرام ہے مرد کے لیے جائز ہے۔ یعنی اپنے چہرے کو

کپڑے سے چھپانا۔

نوٹ: (۱) یہ تمام چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں۔ ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہوجاتے ہیں اور کچھ کے انجام دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے۔ جس کے لیے استغفار واجب ہے۔

(۲) جب کفارہ واجب ہوجائے تو اسے مکہ میں دینا چاہیے۔ مگر چونکہ آجکل وہاں یہ عمل بہت مشکل ہے اس لیے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جاسکتا ہے۔

(۳) کفاروں کی تفصیلات اس مختصر رسالے میں لکھنے کی گنجائش نہیں، اس لئے علمائے دین یا مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ البتہ ایک چیز کا ذکر اہم ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔

● وہ یہ کہ مردوں کے لیے احرام باندھنے کے بعد ایسی سواری میں سفر کرنا جائز نہیں جس پر چھپر ہو۔ جیسا کہ حرام چیزوں

میں ن۲۱ میں ذکر ہوا۔ اگر ایسی گاڑی میں سفر کیا تو اس کا کفارہ دینا ہوگا لیکن اس کی وجہ سے عمرہ یا حج پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ صرف رہبر نے رات کو بند گاڑی میں سفر کی اجازت دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ مسئلہ صرف مردوں کے لیے ہے۔ عورتیں یا بچے تمام علماء کے نزدیک بند گاڑی میں سفر کرسکتے ہیں خواہ رات ہو یا دن۔

● اگر کبھی ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع کا یا عمرہ مفردہ کا ایک سے زائد مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے۔ مثلاً جو لوگ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں انہیں جدہ ایئرپورٹ پر اتر کر مکہ آنے کے لیے پھر بند بس یا ٹیکسی میں سفر کرنا ہوگا تو کفارہ صرف ایک ہی دینا ہوگا۔

● اس مجبوری کا کفارہ ایک دنبہ یا بکرا ہے جس کا گوشت ایسے مستحقین میں تقسیم کرنا ہوگا جو غریب بھی ہو اور شیعہ بھی۔ ایسے اداروں مثلاً دینی مدارس و یتیم خانوں کو بھی یہ گوشت یا بکرا دیا جاسکتا ہے جس میں سارے مستحقین ہوں۔ واضح

رہے کہ جانور کا گوشت ہی تقسیم کرنا ہوگا۔ رقم تقسیم کرنے سے ذمہ داری پوری نہ ہوگی۔ البتہ کسی ایسے قابل بھروسہ شخص کو پیسے دیے جاسکتے ہیں جس پر مکمل یقین ہو کہ وہ اس سے جانور ذبح کراکر اس کا گوشت مستحقین کو پہنچا دے گا۔

● کفارہ دینے کی کوئی مدت نہیں ہے۔ البتہ جتنا جلد دے دیں بہتر ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف

احرام کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد اب مکہ آکر باقی اعمال انجام دینا واجب ہے۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد چاہیں تو سب سے پہلے عمرہ مکمل کرلیں اور چاہیں تو پہلے آرام کرلیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے رہائش کا انتظام کرکے کچھ دیر آرام کرلیا جائے۔ اس کے بعد عمرہ کے باقی چھ اعمال انجام دینا ہیں جو دو سے ڈھائی گھنٹے میں آرام سے مکمل ہوجائیں گے۔ ان میں سب سے پہلے

طواف کو انجام دینا ہے۔ مسجد الحرام کے کسی بھی دروازہ سے داخل ہوکر خانہ کعبہ کے قریب پہنچیں اور طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا) انجام دیں۔ طواف شروع کرنے سے قبل پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) نیت

اس کی کیفیت یہ ہے کہ:

"میں حج اسلام کے عمرۂ تمتع کے لیے طواف بجا لاتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔"

(۲) وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔

(۳) جسم و لباس کو ہر نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔

(۴) حالت طواف میں مردوں کے لیے شرمگاہ کا چھپا رہنا واجب ہے۔ عورتوں کے لیے اتنا لباس پہننا ضروری ہے جتنا نماز میں پہنا جاتا ہے خصوصاً ہاتھ ہتھیلی تک چھپے رہیں۔

(۵) اگر مرد طواف کرے تو واجب ہے کہ اس کا ختنہ ہوچکا ہو طواف شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کی گئی پانچوں

باتوں کا خیال کرلیں ۔ اس کے بعد طواف شروع کریں اور طواف کے دوران آٹھ باتوں پر عمل کرنا واجب ہے ۔

(۱) خانہ کعبہ کے گرد سات مکمل چکر لگائیں نہ سات سے کم ہوں نہ زیادہ ۔

(۲) پورے سات چکر پے درپے لگائے جائیں یعنی ان چکروں کے درمیان اتنا وقفہ نہ ہو کہ وہ ایک طواف نہ کہلائے

(۳) ہر چکر حجر اسود کے پاس سے اس طرح شروع ہو کہ پورا حجر اسود شامل ہو جائے ۔

(۴) ہر چکر حجر اسود کے پاس ختم ہو ۔ آخری چکر میں حجر اسود سے احتیاطاً تھوڑا آگے بڑھ جائیں مگر اس کو طواف کا جزو نہ سمجھیں ۔

(۵) پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو ۔ اگر کسی وقت بھیڑ کی وجہ سے یا ارکان کو بوسہ دینے کی وجہ سے رُخ پھر گیا اور خانہ کعبہ سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو گیا تو اتنا حصہ طواف

میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جہاں سے رخ پھرا تھا واپس وہاں جا کر پھر اس مقام سے چکر پورا کریں ۔ البتہ دائیں بائیں یا پشت کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ۔

(۶) خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ۲۶½ ہاتھ کا فاصلہ ہے ۔ پس حالتِ اختیار میں جب طواف کیا جائے تو خانہ کعبہ سے ۲۶½ ہاتھ کے فاصلے کے اندر اندر کیا جائے ۔ اس سے زیادہ فاصلے سے طواف نہ کیا جائے اور یہ فاصلہ بھی اس طرف جہاں حجر اسماعیل موجود ہے صرف ۶½ ہاتھ ہے ۔ پس وہاں طواف صرف ۶½ ہاتھ کے فاصلہ میں انجام دیا جائے ۔ البتہ آیت اللہ خوئی کے نزدیک حالت اختیار میں بھی اس فاصلے سے زیادہ دور ہٹ کر طواف صحیح ہے ۔ مگر بہتر ہے کہ اسی فاصلے میں رہا جائے ۔

(۷) طواف کرتے وقت جب حجر اسماعیل (جسے ایک چھوٹی

گول دیوار سے ظاہر کیا گیا ہے) کے پاس سے گزریں تو اس کو بھی طواف میں شامل کرلیں یعنی اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ اس طرح طواف کریں کہ حجر اسماعیل بھی بائیں جانب رہے اور اس کے گرد بھی طواف ہو جائے ۔

(۸) طواف کی حالت میں کعبہ کے اندر جانا یا شاذروان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے ۔ جب ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے کعبہ کے گرد سات چکر لگالیے تو طواف مکمل ہو گیا ۔

نوٹ : (ا) طواف کے دوران کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے ۔ بالکل خاموشی سے بھی طواف ہو سکتا ہے بلکہ گفتگو بھی کی جا سکتی ہے ۔ اگر پڑھنا چاہیں تو کوئی بھی دعا یا درود پڑھا جا سکتا ہے ۔

(ب) ہر چکر کے بعد حجر اسود کے قریب آکر رکنا یا اس کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ و اللہ اکبر کہنا ضروری نہیں

ہے ۔ اگر کہنا چاہیں تو خیال رہے کہ بایاں کندھا خانہ کعبہ کی طرف سے ہٹنے نہ پائے ورنہ طواف غلط ہو سکتا ہے ۔ یعنی بجائے پورا رخ پھیر کر سینہ کعبہ کی طرف کرنے کے صرف چہرہ موڑ کر بسم اللہ یا اللہ اکبر کہہ دیا جائے ۔

(۳) نمازِ طواف

طواف کے فوراً بعد ۲ رکعت طواف کی نماز پڑھنا ہے ۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے :

(۱) یہ نماز بالکل ہماری صبح کی نماز کے طریقے سے پڑھی جائے گی اور صبح ہی کی طرح اس میں دو رکعتیں ہوں گی ۔

(۲) اس کی نیت یہ ہو گی : "میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کی ۲ رکعت نماز طواف پڑھتا ہوں ۔ قربۃً الی اللہ "

(۳) یہ مقام ابراہیم کے بالکل پیچھے پڑھنا واجب ہے اگر وہاں ممکن نہ ہو تو اس کے دائیں یا بائیں جانب جہاں ممکن نہ ہو تو پیچھے ہٹ کر پڑھی جائے مگر جس حد تک ممکن ہو مقام ابراہیم کے جتنے قریب پڑھ سکتے ہیں پڑھیں ۔

۴. اس نماز سے پہلے اذان اقامت نہیں ہے۔
۵. جو پتھر مسجد الحرام کے صحن میں لگا ہے اس پر سجدہ صحیح ہے اس لیے اس نماز کے دوران سجدہ گاہ یا مہر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مسجد الحرام کے فرش پر ہی سجدہ کیا جائے۔
۶. باقی اس کی وہی تمام شرائط ہیں جو عام واجب نمازوں کی ہیں۔

۴ سعی

طواف کی نماز کے بعد اب عمرۂ تمتع میں چوتھا واجب کام سعی انجام دینا ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال کریں۔

۱. نیّت: جو یوں کی جائے گی:
"میں حج اسلام کے عمرۂ تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں۔ قربتہً الی اللہ۔"
۲. صفا سے چکر لگانا شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں۔
۳. سات چکر لگائیں جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ پہلے صفا

سے مروہ گئے یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر مروہ سے صفا کی جانب واپس آئے یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب چلے یہ تیسرا چکر ہو گیا۔ اس طرح جب سات چکر لگائیں گے تو اختتام مروہ پر ہوگا۔ گویا جانا اور آنا دو چکر شمار ہوں گے۔
۴. چکر لگاتے وقت رخ سامنے کی جانب ہو یعنی جب صفا سے مروہ کی جانب چلیں تو رخ مروہ کی جانب ہو اور جب مروہ سے صفا کی جانب آئیں تو رُخ صفا کی جانب ہو۔ پس الٹا چلنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف صرف مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سینہ سامنے کی طرف ہو۔

نوٹ: ● سعی پیدل بھی ہو سکتی ہے سواری میں بھی، دوڑ کر بھی ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ چل کر بھی ● ہر چکر کے اختتام مروہ یا صفا پر تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوران چکر درمیان میں بھی مختصر وقت کے لیے بیٹھا جا سکتا ہے ● اس میں وضو ہونا یا جسم و لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے البتہ ان امور کا خیال رکھنا بہتر ہے۔ پس اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا تب بھی وہ سعی انجام

دے سکتا ہے۔

حلق یا تقصیر

اب عمرۂ تمتع کا پانچواں عمل انجام دینا ہے۔ جب صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگا لیے تو سعی ہو گئی۔ اس وقت انسان مروہ پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد تقصیر کروانا ہے یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے تھوڑے سے بال یا کچھ ناخن کٹوا لیں۔ اس کی نیت یہ ہے:
"حج اسلام کے عمرۂ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں۔ قربتہً الی اللہ۔"
اس میں خیال رہے کہ حلق یا تقصیر یا تو خود انجام دیں یا کسی ایسے شخص سے مدد لے جو بغیر احرام کے ہو یا اس کا احرام اتر گیا ہو۔ جو خود حالت احرام میں ہو اور اس نے تقصیر نہیں کی وہ دوسروں کی تقصیر یا حلق نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر یہ غلطی ہو گئی تو حلق یا تقصیر صحیح رہے گی اور احرام اتر جائے گا۔
تقصیر کے بعد اب احرام اتار دیا جائے اور وہ تمام

چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں پھر حلال ہو جاتی ہیں۔ البتہ تین باتوں کا خیال کرنا ضروری ہے:
۱. جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں ہے۔
۲. بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں یہاں تک کہ جدہ یا عرفات و منیٰ کی زیارت کے لیے بھی نہ جائیں۔
۳. اب حج مکمل ہونے تک کوئی عمرہ مفردہ نہیں کر سکتے۔

مکہ میں کیا کریں

اس کے ساتھ ہی عمرۂ تمتع مکمل ہو گیا یعنی آپ نے حج کے پہلے حصہ کو انجام دے دیا اور اب ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ شروع ہوگا۔ اسی دوران آپ کو مکہ میں ہی قیام کرنا ہوگا۔ کوشش کریں کہ جتنا عرصہ مکہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزارا جائے اور حتی الامکان عبادات انجام دی جائیں اور درج ذیل امور کا زیادہ خیال رکھیں:

(۱) زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔ طواف کا مطلب ہے اپنے عام لباس میں کعبہ کے سات چکر لگانا۔ اس کا طریقہ وہی ہوگا جو عمرے کے طواف میں گزرا ہے۔ اس کے بعد سعی اور سر کے بال نہیں کاٹے جاتے۔ یہ طواف عزیز و اقارب، دوست، رشتہ دار زندہ ہوں یا مردہ سب کی طرف سے ہو سکتے ہیں بس جس کی طرف سے طواف ہے، نیت میں اس کا نام یا رشتہ لیں مثلاً میں اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ مکہ میں طواف سب سے افضل عبادت ہے۔

(۲) ساری ادا نمازیں مسجد الحرام میں پڑھیں قضا بھی۔ جتنی ممکن ہو سکے اسی مسجد میں پڑھیں کیونکہ اس کی ایک نماز کا ثواب دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(۳) جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کریں۔ ایک قرآن ختم کر سکیں تو بہت بہتر ہے۔

(۴) کعبہ کی صرف زیارت کرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔ اس لیے

جب تھکن زیادہ ہو اور نماز و طواف کی ہمت نہ ہو تو فرش پر بیٹھ کر خانہ خالی خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔

مکہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً رسول اکرمؐ کی ولادت گاہ، بیت خدیجہؑ، غارِ حرا، غارِ ثور اور جنت المعلیٰ کا قبرستان۔

جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجہؑ، حضرت ابو طالبؑ، حضرت آمنہؑ، حضرت عبد منافؑ اور رسول اکرمؐ کے فرزند حضرت قاسمؑ کی قبریں ہیں۔ اس قبرستان کی زیارت کریں اور اپنے ساتھ زیارت کی کتاب لے جائیں اور زیارت پڑھیں۔ نیز بے شمار مومنین بھی یہاں دفن ہیں۔ ان کی زیارت پڑھیں اور ایصال ثواب کے لیے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں۔

حج تمتع

اب آپ کے واجب حج کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو حج تمتع کہلاتا ہے۔ اس میں ۱۳ چیزیں واجب ہیں:

(۱) احرام باندھنا۔
(۲) عرفات میں ۹ ذی الحجۃ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا۔
(۳) مشعر الحرام (مزدلفہ) میں شب عید ٹھہرنا۔
(۴) عید کے دن منیٰ آکر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔
(۵) عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا۔
(۶) اس کے بعد سر منڈوانا یا تقصیر کرانا۔
(۷) حج کا طواف کرنا۔
(۸) طواف کی نماز پڑھنا۔
(۹) سعی۔
(۱۰) طواف النساء کرنا۔

(۱۱) طواف النساء کی ۲ رکعت نماز
(۱۲) گیارہویں و بارہویں کی رات منیٰ میں ٹھہرنا۔
(۱۳) گیارہویں و بارہویں کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

ان چیزوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ کا حج مکمل ہو گیا۔ ان کی تفصیلات علمائے دین سے دریافت کریں یا بڑی کتابوں کی جانب رجوع کریں۔ البتہ مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) احرام باندھنا:

حج تمتع کے لیے اب جو احرام باندھا جائے گا یہ مکہ معظمہ میں کسی بھی مقام سے باندھا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے مکان سے بھی باندھا جا سکتا ہے۔ اس میں بھی وہی تین باتیں ضروری ہیں جن کا تذکرہ عمرہ کے احکام میں کیا گیا یعنی:

(۱) دو کپڑے ہونا چاہیے (۲) نیت: حج تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں قربۃً الی اللہ (۳) تلبیہ:

صحیح عربی میں یہ جملہ کہنا : لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اس کے بعد ہی ۲۵ باتیں حرام ہو جائیں گی جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ دیکھیے صـ۳۷ تا صـ۴۲ یہ احرام ۸ رذی الحجہ کو باندھنا بہتر ہے۔

(۲) عرفات میں ٹھرنا :

مکّہ سے تقریباً ۱۴ میل کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے جو عرفات کہلاتی ہے۔ اگرچہ اس میں ۹ ذی الحجۃ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا واجب اور حج کا دوسرا کام ہے لیکن عام طور پر حاجی حضرات ۸ ذی الحجۃ کو مکہ سے احرام باندھ کر اسی تاریخ کو عرفات چلے آتے ہیں اور رات وہیں گزارتے ہیں اور ۹ر تاریخ کو صبح ہی سے اس میدان میں موجود ہوتے ہیں۔ عرفات میں ٹھہرنے کی دو شرائط ہیں :

(۱) زوال آفتاب کے وقت نیّت کریں : میں حج تمتع کے لیے ظہر سے غروب تک عرفات میں ٹھہرتا ہوں۔

قربۃً الی اللّٰہ۔ (۲) زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں ہی رہیں۔

نوٹ : صرف رہنا واجب ہے باقی اور کوئی کام واجب نہیں۔ یعنی چاہے اپنے خیمہ میں بیٹھیں یا لیٹیں کہیں کھڑے رہیں یا پیدل میدان عرفات ہی میں ٹہلیں۔ پورا وقت خاموشی میں گزاریں یا باتیں کریں سب جائز ہے البتہ مستحب ہے کہ سارا وقت دعاؤں میں صرف کریں

(۳) مشعرالحرام میں ٹھہرنا :

عرفات میں ۹ر تاریخ کو غروب تک ٹھہرنے کے بعد اب وہاں سے مشعرالحرام (مزدلفہ) میں پہنچنا ہے یہاں اصل میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے مشعر پہنچنے کے بعد پوری رات (جو عید کی رات ہوگی) وہیں گزار دیں یہاں ٹھہرنے میں بھی دو شرائط ہیں :

(۱) صبح صادق سے پہلے نیّت کریں : "میں

حج تمتع کے لیے مشعرالحرام میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرتا ہوں۔ قربۃً الی اللّٰہ"

(۲) صبح صادق سے سورج نکلنے تک مزدلفہ کے میدان میں رہیں۔

نوٹ : (۱) سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے نکلنا حرام ہے البتہ عرفات کی طرح آپ کی مرضی ہے کہ مشعرالحرام میں یہ وقت جس طرح بھی گزاریں۔

(۲) یہاں قیام کے دوران رمی الجمرات (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) کے لیے اسی میدان سے کنکر چننا مستحب ہے۔

(۳) عورتیں بوڑھے اور بیمار اگر ان کے لیے ٹھہرنے میں سختی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے بھی یہ مشعرالحرام سے نکل سکتے ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی : مشعرالحرام میں طلوع آفتاب تک ٹھہرنے کے بعد سورج نکلتے ہی اب منیٰ کے

میدان کی جانب روانہ ہو جائیں جہاں جاکر اسی دن (جو عید قربان کا دن ہوگا) تین واجبات انجام دینا ہیں۔

(۴) کنکریاں مارنا :

عید کی صبح منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہیں۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں :

(۱) نیّت : "حج تمتع کے لیے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللّٰہ"

(۲) یہ کنکریاں حرم سے اٹھائی گئی ہوں لیکن بہتر ہے کہ مشعرالحرام سے لی گئی ہوں جو حرم ہی کا ایک حصہ ہے۔

(۳) ہر کنکری نئی ہو یعنی اس سے پہلے کسی نے اس کو کنکریاں مارنے میں استعمال نہ کیا ہو۔

(۴) غصبی نہ ہو یعنی کسی دوسرے کی کنکری بغیر اس کی اجازت کے استعمال نہیں کی جا سکتی۔

(۵) ۱۰ر تاریخ کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب

تک کسی بھی وقت مار سکتے ہیں۔

(۶) کنکریاں ماری جائیں پس اگر کسی نے لے جا کر شیطان پر رکھ دیں تو کافی نہیں۔

(۷) کنکری شیطان تک پہنچ جائے اگر ماری اور نہیں پہنچی تو وہ گنتی میں نہ آئے گی۔

(۸) سات کنکریاں ماری جائیں اس سے کم نہ ہوں۔

(۹) کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں ایک ساتھ کئی کنکریاں نہ پھینکی جائیں۔

(۱۰) ماری ہوئی کنکری جمرہ (شیطان) تک پہنچ جائے اور بغیر کسی چیز سے ٹکرائے پہنچے۔

نوٹ:-

(۱) جس کے لیے کسی مجبوری سے کنکریاں پھینکنا ناممکن یا بہت مشکل ہو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنا کر اس سے اپنی جانب سے کنکریاں پھینکوا سکتا ہے۔

(۲) ۱۰ تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہیں دوسرے دو شیطانوں کو نہیں۔

(۳) عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے کنکر خود ماریں۔ ۱۰ ذی الحجۃ کو بھی اور ۱۱ و ۱۲ کو بھی۔ شوہر، بیٹے، بھائی یا کسی دوسرے کو نائب بنا کر بھیج دینا غلط ہے۔ البتہ اگر ہجوم کی وجہ سے دن کو کنکر مارنا ممکن نہ ہو تو رات کو ماریں لیکن حتی الامکان یہ فریضہ خود ادا کرنا ہے۔

(۴) خوئی کے نزدیک احتیاط واجب ہے کہ کنکر اوپر کے حصے سے نہ مارے جائیں۔ خمینی اجازت دیتے ہیں۔

(۵) قربانی:

منیٰ میں عید کے دن کنکریاں مارنے کے بعد اب دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ قربانی کریں۔ جس جانور کی قربانی کریں اس میں درج ذیل شرائط ہوں۔

(۱) قربانی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری میں

سے کسی کی بھی کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے البتہ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز۔

(۲) اونٹ ہے تو چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ گائے و بکری دو سال مکمل کرکے تیسرے میں داخل ہو چکی ہو۔ بھیڑ ہے تو سات ماہ مکمل کرکے آٹھویں میں داخل ہو چکی ہو مگر احتیاط یہ ہے کہ ایک سال مکمل کرکے دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

(۳) بہت بوڑھا نہ ہو۔

(۴) صحیح و سالم ہو پس بیمار، خصی، کانا، لنگڑا یا ایسا نہ ہو جس میں کوئی اور نقص ہو۔

قربانی کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:-

(۱) شیطان کو کنکر مارنے کے بعد قربانی کی جائے۔

(۲) نیت: "حج تمتع کے لیے قربانی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

(۳) ہر شخص کی طرف سے الگ الگ ہونا چاہیے یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک قربانی میں کئی آدمی شریک ہوں

نوٹ:- (۱) ضروری نہیں کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں بلکہ کسی اور سے بھی کرائی جا سکتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ خود بھی نیت کرے اور جس کو نائب بنایا ہے وہ بھی نیت کرے۔

(۲) آقائے خمینی کے نزدیک اگر کسی اور سے قربانی کروائیں تو اس کا بارہ امامی شیعہ ہونا ضروری ہے قربان گاہ میں موجود قصاب کو اجرت دے کر جو قربانی کروائی جاتی ہے اگر وہ غیر شیعہ ہے تو پس غلط ہے اور دوبارہ کرنا پڑے گی۔ البتہ دوسرے مجتہدوں کے نزدیک قربانی صحیح ہے صرف مسلمان ہونا کافی ہے۔

(۳) آقائے الخوئی کے نزدیک احتیاط واجب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک اپنے لیے جو خود کھائیں، دوسرا مومنوں کے لیے تیسرا غربا کے لیے لیکن دہبر

کے نزدیک یہ تقسیم ضروری نہیں۔ احتیاط واجب کی وجہ سے خوئی کا مقلد اس مسئلہ میں خمینی کی طرف رجوع کرسکتا ہے اور بغیر تقسیم کے سارا گوشت وہیں چھوڑ کے آسکتا ہے۔

④ قربانی حتی الامکان منیٰ میں ہو۔ حکومت نے نئی قربان گاہ منیٰ سے باہر بنوائی ہے۔ اگر منیٰ کی حدود میں کوئی قربان گاہ مل جائے یا کسی اور طریقے سے منیٰ میں قربانی کرسکیں تو اسی میں قربانی واجب ہے، اور باہر والی قربان گاہ میں غلط ہے۔ اگر منیٰ میں قربانی ممکن نہ ہو تو باہر والی قربان گاہ میں قربانی صحیح ہے یا اگر کوئی معتبر شخص گواہی دیدے کہ موجودہ قربان گاہ منیٰ میں ہے تو اسی میں قربانی صحیح ہے۔

⑤ بنک کے ذریعہ قربانی غلط ہے

⑥ سر منڈوانا یا تقصیر:

اب منیٰ میں بقر عید کے دن موجود حاجی کا تیسرا فریضہ یہ ہے کہ قربانی کے بعد سر منڈوائیں یا تقصیر کروائیں (یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے چند بال یا کچھ ناخن کٹوالیں) اس میں ہر حاجی کو اختیار ہے۔ البتہ دو گروہوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔

عورتیں: ان کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تقصیر ہی کروائیں گی۔

جو پہلی دفعہ حج کر رہا ہے اس کے لیے احتیاط کے قریب یہی ہے کہ سر منڈوائے۔ اگرچہ خوئی اس کو بھی اختیار دیتے ہیں۔ بہر حال چاہے سر منڈوائے یا تقصیر کروائیں اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

جو سر منڈوائے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے حلق بجالاتا ہوں، قربۃً الی اللہ۔

جو تقصیر کروائے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر بجالاتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔

نوٹ: یہاں ایک بڑی غلطی کی جاتی ہے تفصیل آخر میں دیکھیں۔

حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر کے بعد اب منیٰ کے جو تین واجبات ہیں ختم ہوگئے اور اب حاجی احرام سے فارغ ہوگئے یعنی واپس خیمہ میں آکر احرام اتار دیں اور وہ تمام پابندیاں جو احرام کی وجہ سے تھیں ختم ہوگئیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں دوبارہ حلال ہوگئیں سوائے تین کے یعنی خوشبو، بیوی اور شکار کے۔ یہ تینوں ابھی حرام ہی رہیں گی۔

اعمال مکہ مکرمہ

اب جو پانچ اعمال بیان کیے جارہے ہیں یعنی:

٧۔ طواف کعبہ ٨۔ نماز طواف ٩۔ سعی

١٠۔ طواف النساء ١١۔ نماز طواف النساء

یہ پانچوں اعمال ١٠ر تاریخ کو منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد انجام دیے جائیں گے۔ چاہے تو اسی دن مکہ واپس جاکر (کیونکہ یہ پانچوں اعمال مکہ ہی میں انجام دیے جاسکتے ہیں) ان کو انجام دے دیں۔ مگر شام کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ہے۔ کیونکہ گیارہویں شب اور بارہویں شب کو غروب آفتاب سے منیٰ میں رہ کر رات گزارنا واجب ہے۔ پس اگر منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد اتنا وقت ہو کہ مکہ جاکر ان پانچوں اعمال کو انجام دے کر غروب آفتاب تک منیٰ پہنچ جائیں تو بہتر ہے کہ واپس مکہ جاکر انھیں انجام دیں اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا انسان نہ چاہے تو یہ واجبات گیارہ تاریخ کو منیٰ سے جاکر بھی انجام دے سکتا ہے مگر پھر یہ شرط ہے

کہ غروب سے پہلے آجائے اور اگر نہ چاہے تو بارہ تاریخ کو بھی جاکر انجام دیے جاسکتے ہیں بلکہ ذی الحجہ کے پورے مہینے میں ان پانچوں اعمال کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

⑦ طواف کعبہ:

اوپر والے نوٹ کی روشنی میں انسان جب چاہے مکہ آکر طواف انجام دے۔ اس کی نیت یہ ہوگی۔

"میں حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ اس کی تمام شرائط (نیت کو چھوڑ کر) وہی ہوں گی جو عمرہ تمتع کی گفتگو میں بیان کی گئیں اور بالکل وہی طریقہ ہوگا۔

⑧ نماز طواف حج:

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر اس کی دو رکعت نماز انجام دینا ہوگی اس کی شرائط و طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو عمرہ تمتع کے تذکرہ میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۹) سعی :

نماز طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی (سات چکر لگانا) انجام دیں۔ اس کا طریقہ و شرائط بالکل وہی ہیں جو عمرہ تمتع کے ذکر میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۰) طواف النساء :

سعی کے بعد پھر خانہ کعبہ کی جانب آئیں اور اب پھر ایک مرتبہ طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر) بالکل اسی طریقے و شرائط سے انجام دیں جس طرح عمرۂ تمتع میں گزرا۔ اس دوسرے طواف کا نام طواف النساء ہے اس کے اور اس کی نماز کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد (جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے) پھر حلال ہو جاتا ہے اس کا طریقہ بالکل وہی ہے جو دوسرے طوافوں کا تھا فرق صرف نیت کا ہے جو یہ ہوگی :

"میں حج تمتع کے لیے طواف النساء انجام دیتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۱) نماز طواف النساء :

طواف النساء کے بعد اب مقام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں اس کا طریقہ و شرائط وہی ہیں جو اس سے پہلے کی طواف کی نمازوں کا ہے۔ فرق صرف نیت میں ہے۔ اس کی نیت یہ ہوگی :

"میں حج تمتع کے طواف النساء کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

نوٹ: منیٰ میں سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد بھی تین چیزیں حرام رہ گئی تھیں اس میں سے خوشبو حج کے طواف نماز طواف اور سعی کے بعد حلال ہو جاتی ہے اور بیوی طواف النساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ شکار بہرحال حرم کی حدود میں حرام رہے گا۔

(۱۲) منیٰ میں رات گزارنا :

منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب کو غروب آفتاب سے آدھی رات تک رہنا واجب ہے۔ البتہ خوئی کے نزدیک خواہ رات کا پہلا آدھا حصہ گزاریں یا دوسرا آدھا حصہ یعنی نصف شب

سے صبح تک اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

"میں حج تمتع کے لیے منیٰ میں گیارہویں شب / بارہویں شب گزارتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۳) رمی الجمرات :

منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں کے دن واجب ہے کہ تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں چھوٹے شیطان کو اولیٰ درمیانی کو وسطیٰ اور بڑے کو عقبہ کہا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہیں :

(۱) نیت : "میں حج تمتع کے لیے گیارہویں تاریخ کو / بارہویں تاریخ کو جمرۂ اولیٰ کو (پھر جمرہ وسطیٰ کو / پھر جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۲) ترتیب : پہلے اولیٰ کو پھر وسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں۔

(۳) وقت : طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک

اور باقی وہی تمام شرائط ہر شیطان کو کنکریاں مارنے کے سلسلے

میں ہیں جو صفحہ نمبر ۵۹ پر بتائی گئی ہیں۔

نوٹ: اگر کسی کو کوئی مجبوری ہو مثلاً بیماری تو وہ رات کو بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

منیٰ سے واپسی

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد ظہر کے وقت تک منیٰ میں ٹھہرنا ہے۔ ظہر کے بعد غروب سے پہلے پہلے مکہ واپس آجانا ہے اگر غروب سے پہلے پہلے واپس نہ آئے تو پھر اب وہ رات بھی (جو تیرھویں رات ہوگی) منیٰ میں گزارنا پڑے گی اور پھر تیرہویں کی صبح کو پھر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوں گی۔ البتہ اس کے بعد جس وقت چاہیں منیٰ سے چل کر مکہ آسکتے ہیں۔

بہرحال بارہویں کو ظہر کے بعد آپ مکہ کی جانب آجائیں یا تیرہویں کو کسی بھی وقت چلے آئیں۔ اب آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اگر آپ اس دوران وہ پانچوں اعمال بجالا چکے ہیں

جن کا تذکرہ ص۶۶ تا ص۶۹ میں کیا گیا تو اب آپ کا حج مکمل ہوگیا ہے اور آپ حاجی بن چکے ہیں اور اگر وہ اعمال انجام نہیں دیے تو واپس مکہ آکر انھیں انجام دیں اور پھر آپ کا حج مکمل ہو جائے گا اور خدا (جو ہر مومن کی خلوص دل سے انجام دی گئی عبادت کو قبول کرتا ہے) نے آپ کو ہر گناہ سے پاک کر دیا اور معصومؑ کے ارشاد کے مطابق آپ اس طرح واپس آئیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ۔ کوشش کیجیے کہ حکم خدا کی اطاعت، گناہوں سے دوری اور نفس پر کنٹرول کا جو مظاہرہ آپ نے حج میں کیا وطن آکر بھی آپ اس کی پابندی کرتے رہیں اور جس طرح گناہ بخشوا کے آئے ہیں اب مزید گناہ نہ ہونے پائیں۔

آپ کو حج مبارک!

خدا آپ کے حج کو قبول کرے!!

چند قابلِ توجہ امور

(۱) حج کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کی بہت تاکید ہے۔ البتہ اختیار ہے چاہے حج سے پہلے جائیں یا بعد میں

(۲) مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنا یا کم از کم آٹھ دن رہنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) عمرۂ تمتع کے بعد، حج مکمل ہونے تک مکہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے۔ پس اس دوران جدہ جانا یا عرفاتؒ منیٰ کی زیارت صحیح نہیں ہے۔

(۴) مسجد الحرام و مسجد النبی کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے اگر کبھی قالین بچھا ہو تو تنکوں کی چٹائی، پنکھا یا کاغذ رکھ کر سجدہ کریں۔ ہاتھ یا ناخن پر سجدہ غلط ہے۔

(۵) موجودہ مراجع کے نزدیک شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجۃ میں بھی عمرہ مفردہ ہو سکتا ہے۔ البتہ عمرہ تمتع اور حج تمتع

کے درمیان عمرہ مفردہ نہیں ہو سکتا۔

(۶) جس نے جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے طواف النساء چھوڑ دیا اسے خود جا کر کرنا ہوگا۔ بھولے سے چھوڑ دیا تو نائب بنایا جا سکتا ہے۔

(۷) مسافر کے لیے حکم شریعت ہے کہ دوران سفر چار رکعتی نماز قصر یعنی دو رکعت نماز پڑھیں لیکن چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر کو اختیار ہے چاہے پوری نماز پڑھیں یا قصر پڑھے۔ ان میں مکہ و مدینہ بھی شامل ہیں۔ آقائی الخوئی کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم مکہ و مدینہ کے پورے شہر کے لیے ہے۔ اس لیے خواہ مسجد میں نماز پڑھیں یا گھر میں اختیار ہے۔ رہبر کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد النبوی کی حدود کا ہے باقی شہر میں نماز قصر ہی پڑھنا ہوگی۔ البتہ واضح رہے کہ مسافر اسے کہتے ہیں جو دس دن سے کم کسی ایک جگہ قیام کرے۔ پس اگر کسی کو مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک جگہ دس یا دس دن سے زائد رہنا ہو تو وہاں نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

(۸) برادران اہل سنت کے ساتھ جماعت نماز میں شرکت کا ثواب ہے۔ اس لیے جماعت کی نیت کر کے مسجد الحرام اور مسجد النبوی میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اس صورت میں حمدؑ سورہ بھی خود پڑھیں گے اور پوری نماز آہستہ آواز میں پڑھی جائیگی خواہ وہ مغرب عشاء یا صبح کی نماز کیوں نہ ہو۔

عمرۂ مفردہ

اگرچہ ہمارا موضوع واجب حج ہے مگر ضمناً عمرۂ مفردہ (وہ عام عمرہ جس کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے) کا طریقہ بھی بتانا مناسب ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ بعض حضرات جو پہلے مکہ آکر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں انھیں چونکہ پہلے یہ والا عمرہ کرنا پڑے گا اس لیے اس کا طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

اب تک جو پانچ کام بتائے گئے عمرہ مفردہ میں بھی پہلے یہی پانچ کام کرنا ہے۔ البتہ ان کی نیت وہ نہ ہوگی بلکہ

درج ذیل ہوگی:

(۱) احرام باندھتے وقت :	عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔
(۲) طواف کے وقت :	عمرہ مفردہ کا طواف کرتا ہوں قربۃً الی اللہ
(۳) نماز طواف کے وقت :	عمرہ مفردہ کے طواف کی نماز پڑھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ
(۴) سعی کرتے وقت :	عمرہ مفردہ کے لیے سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ
(۵) تقصیر کے وقت :	عمرہ مفردہ کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں قربۃً الی اللہ

اس کے بعد دو چیزیں اور کرنا ہیں جو عمرہ تمتع میں نہیں ہیں

(۱) ———— طواف النسار

(۲) ———— نماز طواف النسار

طواف النسار کا مطلب ہے کہ جب تقصیر کرلیں تو پھر کعبہ کی طرف واپس آکر پہلے والے طریقہ سے سات چکر لگائیں البتہ نیت یہ ہوگی:

"عمرہ مفردہ کے لیے طواف النسار کرتا ہوں قربۃً الی اللہ"

اس کے بعد بالکل پہلے طریقے سے مقام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں جس کی نیت یہ ہوگی:-

"عمرہ مفردہ کے طواف النسار کی نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

واضح رہے کہ طواف النسار اور اس کی نماز عورت و بچہ کے لیے بھی ضروری ہے خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ اور عمرہ مفردہ مکمل ہوگیا۔

دوسرے عمرے

● اگر کوئی شخص حج کے بعد یا بالکل شروع میں عمرہ تمتع سے بھی پہلے دوسرے عمرے انجام دینا چاہتا ہے تو اکثر علمار نے

اس کے لیے مدت کی قید لگائی ہے۔ بعض علمار کے نزدیک ایک ماہ میں صرف ایک عمرہ ہوسکتا ہے۔ بعض کے نزدیک دو عمروں کے درمیان کم از کم دس دن کا فاصلہ لازم ہے۔ مسئلے کی آسانی کی خاطر صرف موجودہ دو مراجع کا فتویٰ بیان کیا جاتا ہے۔ آقائی خوئی کے نزدیک اگر دونوں عمرے اپنے لیے کریں تو ایک ماہ کا فاصلہ لازم ہے لیکن ماہ سے مراد ۲۹ یا ۳۰ دن نہیں بلکہ مہینہ کی تبدیلی مراد ہے اور اگر یہ عمرے الگ الگ اشخاص کے لیے ہوں تو کسی بھی فاصلے کی ضرورت نہیں۔ ایک عمرہ صبح اور ایک اسی شام کو بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک عمرہ اپنے لیے، دوسرا والدین کے لیے، تیسرا مرحومین کے لیے، چوتھا اولاد کے لیے تو بغیر کسی فاصلے کے روزانہ بھی انجام دیے جاسکتے ہیں۔ جبکہ رہبر نے ہر صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر دو عمروں کے درمیان دس دن کے فاصلے کی شرط لگائی ہے۔ مگر جیسا کہ کتابچہ کے شروع میں گزرا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے مقلد بھی چاہیں تو اس مسئلہ میں آقا خوئی کی طرف رجوع کرکے بغیر دس دن کی

قید کے۔ دوسروں کے لیے روزانہ عمرے کرسکتے ہیں۔

● عمرہ زندہ کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے، مردہ کی طرف سے بھی۔ ایک عمرہ ایک شخص کے لیے بھی ہوسکتا ہے، ایک سے زائد کے لیے بھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمرہ ایک ایسے گروہ کی طرف سے کیا جائے جو کچھ زندہ اور کچھ مردہ ہوں۔

● مکہ میں قیام کے دوران اگر کوئی عمرہ کرنا چاہے تو اس کے احرام باندھنے کے لیے مکہ سے قریب ہی ایک مقام ہے جس کا نام تنعیم ہے۔ اس کو مسجد عمرہ یا مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔ حرم کے سامنے سے بسیں بھی وہاں جاتی ہیں اور ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ یہ مقام تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ البتہ واپسی میں مردوں کو چھت بند بسوں کا مسئلہ درپیش آئے گا۔ رہبر نے اجازت دی ہے کہ اس مسجد عمرہ سے بند گاڑی میں آسکتے ہیں اور کوئی کفارہ نہیں ہے، خواہ دن کو آئیں یا رات کو۔ آقائے خوئی نے احتیاط واجب لگا کر مردوں کے لیے منع کیا ہے۔ مگر احتیاط واجب کی بنا پر ان کا مقلد اس مسئلہ میں رہبر کے فتویٰ

پر عمل کرسکتا ہے۔

● اس مسجد میں پہنچنے کے بعد پھر اس طریقہ سے احرام باندھیں جو گزر چکا ہے۔ جس کے لیے یہ بھی اجازت ہے کہ ہوٹل یا مسافر خانے سے احرام کی چادریں پہن کر اس مسجد تک جائیں اور وہاں صرف نیت اور تلبیہ انجام دیں۔ احرام باندھ کر واپس خانہ کعبہ آکر اسی طریقہ سے پورا عمرہ انجام دیں جس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نیت میں ان افراد کا نام شامل کرنا ہوگا جن کی طرف سے عمرہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں بھی سہولت ہے خواہ ان کا نام لیں یا رشتہ۔ مثلاً والدین کے عمرہ کی نیت یہ ہوگی:

میں اپنے والدین کے عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔

اسی طرح باقی تمام اعمال کی نیت بھی ہوگی۔

عورتوں سے متعلق چند مسئلے:

حج کے دوران عورتوں کو خاص طور پر حیض (ماہواری) کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عورتیں ایسی گولیاں یا دوائیاں استعمال کرسکتی ہیں جن سے ان کا خون حیض بند ہوجائے۔ البتہ اگر اس میں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو جائز نہیں۔

دوسری بات یہ کہ حج کے دو حصے ہیں پہلا حصہ عمرہ تمتع اور دوسرا حصہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ حالت حیض میں عورت کے لیے صرف مسجد الحرام میں داخل ہونا یا ٹھہرنا حرام ہے پس ہر وہ کام جو مسجد الحرام میں انجام دیا جاتا ہے حیض کی حالت میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے عورت حیض کی حالت میں نہ طواف کرسکتی ہے اور نہ

طواف کی نماز پڑھ سکتی ہے بلکہ اگر طواف کر رہی ہو یا طواف کی نماز پڑھ رہی ہو اور حیض آجائے تو فوراً طواف یا نماز کو چھوڑ کر مسجد الحرام سے نکل آئے لیکن یہ واضح رہے کہ حیض کی حالت میں احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اب ہم اس مسئلے کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

(۱) اگر پہلے حصہ عمرۂ تمتع میں حیض آجائے:

جب عورت حج کے پہلے حصے عمرۂ تمتع کو انجام دے رہی ہو اور حیض آجائے تو اگر وہ کعبہ کے طواف اور اس کی نماز سے فارغ ہوچکی ہے تو اپنی حالت پر بالکل توجہ نہ دے اور باقی اعمالِ عمرۂ تمتع (سعی و تقصیر) انجام دے کر عمرۂ تمتع سے فارغ ہوجائے۔ اور اگر اس نے ابھی کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا اور حیض آگیا تو اسی احرام کو پہنے ہوئے مکہ آجائے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک حیض سے پاک ہوکر غسل نہ کرے۔ غسل کے بعد خانۂ کعبہ میں جاکر طواف کرکے عمرۂ تمتع کے باقی اعمال انجام دے کر عمرۂ

تمتع مکمل کرے۔

لیکن بعض اوقات اگر اپنے شہر سے تاخیر سے چلے تو ایسے وقت میں مکہ پہنچتی ہے کہ اگر حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے تو حج شروع ہوجائے گا (مثلاً ۴ ذی الحجہ کو مکہ پہنچی اور اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ اب اگر وہ ۴ تاریخ سے حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو دس گیارہ تاریخ آجائے گی جبکہ ۹ تاریخ سے حج شروع ہوجائے گا تو اتنا وقت نہ رہا کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے) اس صورت میں وہ پاک ہونے کا انتظار نہ کرے اور حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع شروع کردے جس کے لیے احرام تو پہنے ہوگی طواف اور نماز چھوڑ دے باقی دونوں کام سعی و تقصیر کرے پھر اس کا عمرہ تمتع مکمل ہوگیا۔ اب دوسرے حصے حج تمتع کے لیے عرفات چلی جائے جب منیٰ سے فارغ ہوکر حج تمتع کے طواف کے لیے واپس مکہ آئے اگر اس وقت تک حیض سے پاک ہوچکی ہے تو پہلے جو طواف عمرۂ تمتع کا حیض کی وجہ سے چھوڑا تھا اس کو انجام دے پھر حج تمتع کا طواف کرکے حج کے باقی ارکان پورے کرے

اگر پاک نہیں ہوئی تو پاک ہونے کا انتظار کرے پھر پاک ہوکر پہلے عمرہ تمتع کا طواف کرے پھر حج تمتع کا طواف کرکے حج مکمل کرے۔

(۲) اگر حج کے دوسرے حصے حج تمتع میں حیض آجائے :

جب کوئی عورت حج کے دوسرے حصہ حج تمتع کو شروع کرے اور اسے حیض آجائے تو پہلی بات تو یہ یاد رکھنے کہ حج تمتع کے مندرجہ ذیل اعمال اسی حالت میں انجام دیے جاسکتے ہیں چنانچہ اسی حالت میں انھیں انجام دے۔

(۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں ٹھہرنا (۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا (۴) منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا (۵) قربانی کرنا (۶) تقصیر (کچھ بال کٹوانا) (۷) گیارہویں بارہویں رات منیٰ میں رہنا (۸) گیارہویں بارہویں تاریخ کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا اور مندرجہ ذیل پانچ چیزیں اس حالت میں انجام نہیں دی جاسکتی ہیں ان کو چھوڑ دے اور پاک ہونے کا انتظار کرے پھر غسل کرکے یہ پانچ کام انجام دے۔

(۱) حج کا طواف (۲) طواف کی نماز (۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی (۴) طواف النساء (۵) طواف النساء کی نماز۔

البتہ اگر مکہ سے وطن کی جانب فوراً واپسی ہے اور اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ پانچ چیزیں چھوڑ کر پاک ہونے کا انتظار کرے۔ مثلاً ۸ر تاریخ کو حیض آگیا اور اسی تاریخ کو احرام پہننا ہے۔ پس احرام پہن کر ۱۲ر تاریخ تک پہلے آٹھ کام کرلیے۔ اب اگر عادت کے مطابق عورت کو ۱۵ر تاریخ کو پاک ہونا ہے اور اس کو ۱۳ر، ۱۴ر تاریخ کو واپس آنا ہے تو اب ۱۵ر تاریخ تک انتظار نہیں کرسکتی ہے تو وہ یہ کرے کہ طواف حج اور نماز کے لیے کسی کو نائب بنائے اور جب نائب اس کی جانب سے طواف کرے اور نماز پڑھ لے تو خود عورت جاکر سعی کرے اور پھر آخر میں طواف النساء اور اس کی نماز کے لیے نائب مقرر کرے۔ اس کا حج مکمل ہوجائے گا۔

مدینہ منورہ میں کیا کریں

مدینہ خواہ حج سے پہلے جائیں یا بعد میں اس کے قیام کو غنیمت سمجھیں اور جتنا ہوسکے عبادات انجام دیں۔ خصوصاً درج ذیل امور پر توجہ دیں۔

- زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں۔ ادا و قضا جتنی نمازیں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ کیونکہ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب رکھتی ہے۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص تعداد مثلاً ۴۰ نمازیں ہی ادا کی جائیں۔
- جنت البقیع کی زیارت کریں۔
- مدینہ و اطراف مدینہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً مسجد قبا و میدان احد وغیرہ۔

مسجد نبوی کے اعمال

ویسے تو مسجد نبوی میں جو عمل چاہیں انجام دے سکتے ہیں مگر

بہتر یہ ہے کہ درج ذیل امور ضرور انجام دیے جائیں:

- مسجد میں باب جبرئیل سے داخل ہوں۔ واضح رہے کہ یہ واجب نہیں ہے، البتہ بہت زیادہ تاکید ہے۔
- داخلہ سے پہلے اذن دخول پڑھیں۔
- داخل ہوکر ۲ رکعت نماز صبح کی طرح تحیۃ المسجد کی پڑھیں۔
- بعد نماز ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔
- رسول خدا و حجرہ فاطمہ کی ضریح کا طواف کریں اور اگر ممکن ہوسکے تو مکمل طواف کرے۔
- پیغمبر اسلام کی زیارت پڑھیں اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں
- جناب سیدہ کی زیارت پڑھیں اور پھر نماز زیارت پڑھیں۔
- جنت کے ٹکڑے میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھیں۔
- آخری دن رخصت ہوتے وقت زیارت وداع پڑھیں۔

جنت البقیع کے اعمال

چونکہ فی الحال مردوں کو صبح و شام داخل ہونے کی اجازت ہے اس لیے وہ اذن دخول پڑھ کر داخل ہوں تو بہتر ہے خواتین کو چونکہ داخلہ کی اجازت نہیں ہے، اس لیے وہ یہ سارے اعمال باہر ہی سے انجام دیں

- زیارت جناب سیدہ پڑھیں۔
- چار اماموں امام حسنؑ، امام سجادؑ، امام باقرؑ، امام صادقؑ کی زیارت پڑھیں اگر ممکن ہو تو جنت البقیع کے باہر ورنہ مسجد نبوی میں جا کر زیارات کی نماز پڑھ لی جائے۔

مندرجہ ذیل زیارات پڑھیں :

- جناب فاطمہ بنت اسدؑ فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم، مادر عباس علمدار جناب امّ البنین، فرزند امام صادق جناب اسمٰعیل، جناب حلیمہ سعدیہ، پیغمبرؐ کی پھوپھیاں صفیہ و عاتکہ، امیرالمومنینؑ کے بھائی جناب عقیل، جناب زینبؑ کے شوہر عبداللہ ابن جعفر طیار و زخمی شہدائے اُحد

میدان احد کے اعمال

- جناب حمزہ کی زیارت پڑھنا۔
- شہدائے احد کی زیارت پڑھنا۔
- مسجد امام سجادؑ و امام صادق میں نماز پڑھنا

مسجد قبا

اس مسجد کی زیارت کی بہت فضیلت ہے۔ اس میں ۲۰ رکعت نماز کی بہت تاکید ہے۔ اپنے قیام کے دوران کوشش کریں کہ کم از کم ایک مرتبہ یہاں نماز پڑھنے کا موقع مل جائے۔

میدان خندق

اس میدان میں چھ مساجد واقع ہیں۔ کوشش کریں کہ یہاں کی زیارت اور ادائیگی نماز کا موقع مل جائے۔

میدان بدر

مکہ مدینہ کے درمیان نیا راستہ بن جانے سے اب اس زیارت سے اکثر لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ مکہ مدینہ کے قدیم راستے پر بدر کا میدان اور قبرستان واقع ہے۔ جہاں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبور ہیں۔ اگر موقع مل سکے تو زیارت کریں۔

خیبر

فی الحال عمرہ و حج کے ویزے پر جانے والوں کے لیے خیبر جانے کی اجازت نہیں ہے

چند بڑی غلطیاں و غلط فہمیاں

۱۔۔۔ خود پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر نہ جانا اور والدین کو حج پر بھیج دینا۔

۲۔۔۔ حج واجب ہونیکے باوجود اسے نظر انداز کرکے عمرہ و زیارت

انجام دینا۔

۳۔۔۔ غیر شادی شدہ بیٹیوں کی وجہ سے حج کو معاف سمجھنا۔

۴۔۔۔ عورت پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر یہ سوچ کر نہ جانا کہ بغیر شوہر یا محرم کے حج نہیں ہو سکتا۔

۵۔۔۔ جس مرنے والے پر حج واجب ہو اس کا حج کروائے بغیر میراث تقسیم کر لینا۔

۶۔۔۔ حج بدل پر ایسے مرد یا عورت کو بھیج دینا جو شرعاً حج بدل نہیں کر سکتے۔

۷۔۔۔ جدہ سے احرام باندھنا یا یہ خیال کرنا کہ نذر کرکے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

۸۔۔۔ احرام سے پہلے غسل و نماز کو ضروری سمجھنا۔

۹۔۔۔ طواف میں دعا پڑھنے کو ضروری سمجھنا۔

۱۰۔۔۔ طواف کے دوران عورت کا لباس صحیح نہ ہونا مثلاً بال یا کلائی نظر آنا۔

۱۱۔۔۔ طواف کے دوران بائیں کندھے کو کعبہ سے ہٹا کر سینہ کو

کعبہ کی طرف کر لینا۔

۱۲۔۔۔ سعی میں صفا و مروہ کے درمیان آنے جانے کو ایک چکر سمجھنا۔

۱۳۔۔۔ ایسے شخص سے تقصیر کروانا جس نے خود اپنی تقصیر نہیں کی ہو جبکہ وہ احرام بھی پہنے ہو۔

۱۴۔۔۔ تقصیر کے دوران نامحرم کے سامنے عورتوں کا بال کھول کر ان کو کاٹنا

۱۵۔۔۔ صفا و مروہ کے درمیان سبز روشنی کے درمیان دوڑنے کو لازم سمجھنا۔

۱۶۔۔۔ عمرہ تمتع کے بعد دوست یا رشتہ داروں کے ساتھ اطراف مکہ (عرفات۔منیٰ) یا جدہ چلے جانا۔

۱۷۔۔۔ عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ کرنا۔

۱۸۔۔۔ دسویں ذی الحجہ کی شب نماز مغربین کو عرفات میں ممنوع سمجھنا۔

۱۹۔۔۔ یہ خیال کرنا کہ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح مزدلفہ میں سورج نکلنے تک رہنا ہے۔

۲۰۔۔۔ ۱۰ تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا۔

۲۱۔۔۔ عورتوں کا خود جانے کے بجائے کسی دوسرے کو اپنی طرف سے کنکر مارنے کے لیے بھیج دینا۔

۲۲۔۔۔ رہبر کے مقلدوں کا غیر شیعہ سے قربانی کروانا۔

۲۳۔۔۔ سعودی بینک کے ذریعہ قربانی کروانا۔

۲۴۔۔۔ قربان گاہ کے باہر ہی سر منڈوانا کیونکہ قربان گاہ کا منیٰ میں ہونا مشکوک ہے جبکہ سر منڈواتے کا عمل منیٰ ہی میں ہونا چاہیے۔ اس لیے قربانی کے بعد واپس اتنا جائیں کہ یقین ہو جائے کہ منیٰ میں داخل ہو گئے۔ پھر سر منڈوانا چاہیے)۔

۲۵۔۔۔ طواف وداع کو واجب سمجھنا جبکہ یہ مستحب ہے۔

۲۶۔۔۔ مدینہ میں چالیس نمازوں کو لازم سمجھنا۔

۲۷۔۔۔ شوال یا ذیقعدہ میں عمرہ مفردہ کو ممنوع سمجھنا۔

۲۸۔۔۔ مسجد الحرام و مسجد نبوی میں سجدہ گاہ کا رکھنا ضروری سمجھنا جبکہ وہاں کے پتھر پر بغیر سجدہ گاہ کے سجدہ صحیح ہے بلکہ رہبر تو وہاں کے قالین پر بھی سجدہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۲۹۔۔۔ ناخنوں پر سجدہ کرنا بلکہ یہ کسی بھی صورت حتیٰ کہ حالت مجبوری میں بھی یہ عمل صحیح نہیں۔

اگرچہ ان کے علاوہ بھی غلطیاں و غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ مگر مذکورہ بالا بہت ہی زیادہ پیش آنے والے مسائل ہیں۔ اس کی تفصیل و صحیح مسئلے اسی کتاب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

حاجی کون؟

صحیح حاجی وہ ہے جو وقتِ احرام کپڑے اُتارتے وقت گناہوں کا لباس بھی (توبہ کر کے اور بُرے اعمال ترک کر کے) اُتار دے اور احرام پہنتے وقت خوفِ خدا اور اطاعتِ الٰہی کا لباس بھی پہن لے۔

(مفہوم روایت امام سجادؑ)

قبولیت حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وطن واپس آکر انسان اپنے گناہوں میں کمی اور پرانی عادتوں میں تبدیلی محسوس کرے۔

برائے ایصال ثواب

۱۔ افتخار حسین خان ابن وقار حسین خان مرحوم

۲۔ ماجدہ بیگم بنت سید خادم حسین مرحوم

۳۔ سید فروغ نبی جعفری ابن آل مصطفےٰ جعفری مرحوم

۴۔ ضمیر حسین ابن نذیر حسین مرحوم

۵۔ جملہ مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات

دعا کا طالب

پروفیسر اشعر حسین خان

فون نمبر: ۷۲۱۰۱۳۶ ۳۱۶ گارڈن ایسٹ کراچی

تصدیق نامہ

بسم اللہ تعالیٰ مسائل حج و عمرہ ترتیب شدہ عمدۃ الاحباب محترم حاج سید تقی عباس رضوی کا میں نے حرف بحرف سُن لیا ہے اور صحیح و درست پایا ہے۔ خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ کرکے ثواب دارین عنایت کرے۔ نیز مومنین وقتِ عمل مقاماتِ مقدسہ میں مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط
خادم حجاج
علی مدد نجفی
کراچی ۱۸ شوال ۱۴۱۵ھ
مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ربِ منان کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے اپنے حبیب اور ان کی آل کے صدقے میں مجھے اس قابل کیا کہ میں حج و عمرہ کی ادائیگی کیلئے مندرجہ ذیل مراجع کی مناسک حج کو سامنے رکھتے ہوئے آسان طریقہ [illegible] تمام ارکان کو مختصراً بیان کر سکوں تاکہ حجاج [illegible] یا اپنی [illegible] سے [illegible] کر سکیں۔

۱۔ مناسک حج فارسی مطبوعہ قم آیۃ اللہ خوئی
۲۔ مناسک حج اردو آیۃ اللہ خمینی مطبوعہ قم
۳۔ مناسک حج فارسی آیۃ اللہ گلپائیگانی مطبوعہ قم
۴۔ مناسک عربی آیۃ اللہ روحانی مطبوعہ قم
۵۔ مناسک عربی آیۃ اللہ سیستانی مطبوعہ لندن

اس سلسلے میں تفصیل کیلئے مومنین مذکورہ مناسک سے رجوع کریں۔

میں شکر گزار ہوں [illegible] جنہوں نے [illegible] مختلف مطبوعات [illegible] بلکہ مسلسل [illegible] کی اصل مناسک سے مطابقت فرمائی۔ اس کے علاوہ [illegible] کتابت اور [illegible] کی خدمات [illegible] تمام مومنین کو جزائے خیر دے۔

خصوصی گزارش ہے کہ احقر کے والدین اور جملہ معاونین کو دعائے خیر [illegible] مرحومین [illegible] طواف کے وقت نیز نماز شب میں یاد رکھیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر کتاب میں کوئی کوتاہی ہو تو اسے خطائے انسانی پر محمول کرتے ہوئے درگزر کریں اور مطلع فرمائیں تاکہ تصحیح ہو سکے۔

فقط والسلام

سید تقی عباس رضوی
[illegible] آر-۲۰۰۲
سیکٹر نمبر ۱۵ [illegible]
[illegible] کراچی

عام ہدایات :

۱۔ حاجی یا عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ احرام میقات سے باندھے پاکستان سے جانے والے کیلئے میقات جحفہ یا اگر پہلے مدینہ جائے تو مسجد شجرہ ہے۔

۲۔ اگر میقات تک پہنچنا ممکن نہیں ہے تو نذر کر کے احرام اپنے گھر یا پاکستان ایئرپورٹ سے باندھے۔

۳۔ چونکہ احرام کے بعد عموماً سفر بند سواری میں ہوتا ہے لہٰذا ایک بکرا فدیہ کرنا ہو گا۔

۴۔ عام حالات میں پہلا عمرہ عمرۂ مفردہ ہو گا۔ سوائے اس صورت میں کہ جب حج کے بعد انسان مدینہ کی زیارت کیلئے جائے۔

۵۔ حج و عمرہ میں خشوع و خضوع لازمی ہے اور تمام ارکان اطمینان اور سکون سے بجالانے چاہئیں۔

۶۔ مدینہ اور مکہ کے قیام کے دوران میں انسان کوشش یہ کرے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرم میں گذارے اور نماز حرم میں ادا کرے۔

٧- مدینہ اور مکہ میں قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ دعائیں، اعمال، زیارتیں، طواف اپنی طرف سے اپنے اہل و عیال مومنین و مومنات کی طرف سے بجالائے۔

٨- حج و عمرہ نیابت میں تمام اعمال نیابت کی قربت سے بجالائے اور ہمیشہ نیابت کا دھیان رکھے۔

٩- آقائے خمینی کے مقلدین اگر حالت احرام میں صرف رات میں سفر کریں تو کفارہ نہیں ہوگا۔

١٠- حالت اختیار میں طواف مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان میں ہوگا۔

١١- شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے مغرب تک ہے لہٰذا رش سے بچنے کیلئے ایسے وقت جایا جائے جب دوسرے لوگ فارغ ہوچکے ہوں۔

١٢- ایک مہینے میں ایک عمرہ اپنے لئے کرسکتے ہیں اگر اس دوران میں دوسرا عمرہ کرے تو نیت کسی دوسرے شخص کے عمرے کی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

شرائط وجوب

حج

١- بالغ ہونا، ٢- عاقل ہونا، ٣- آزاد ہونا، ٤- صاحب استطاعت ہونا (اس میں استطاعت مال، جسم یعنی صحت و طاقت، راستہ کا کھلا ہونا، راستہ کا آزاد یعنی محفوظ ہونا اور وقت میں وسعت ہونا شامل ہے۔)

باب دوم

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں۔

١- حج تمتع، ٢- حج قران، ٣- حج افراد۔ عموماً مکہ سے باہر رہنے والوں پر حج تمتع واجب ہوتا ہے لہٰذا اسی کے بنیادی مسائل بیان کئے جائیں گے۔

باب سوم

اجزائے حج تمتع

١- عمرۂ تمتع ٢- حج تمتع

باب چہارم

واجبات عمرۂ تمتع و عمرۂ مفردہ

١- احرام باندھنا۔

٢ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

٣- مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف بجالانا۔

٤- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

٥- تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔

٦- طواف النساء اور نماز طواف النساء (صرف عمرہ مفردہ کے بعد)

1 - واجبات احرام

الف- نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا / باندھتی ہوں (اطاعت خداوندی کیلئے واجب قربۃ الی اللہ

ب- چار تکبیر کا کہنا۔ (نیت کے فوراً بعد)

"لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

(میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔)

اس کے بعد مستحب یہ ہے کہ اس تکبیر میں یہ اضافہ کرے

"اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

یقیناً تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

ج۔ احرام کے دو کپڑوں کا پہننا۔

عورتوں کا عام لباس ہی احرام ہے اور ریشمی لباس سے پرہیز کریں۔

1-1-0 حالت احرام میں حرام چیزیں

(1) جانوروں کا شکار اور شکار کا گوشت کھانا۔

(2) عورتوں کا جماع، بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہ شہوت سے دیکھنا یا کسی بھی قسم کی لذت حاصل کرنا۔

(3) نکاح کرنا، پڑھنا، گواہ بننا۔

(4) جان بوجھ کر منی کا باہر نکلنا۔

(5) خوشبو کا استعمال، سونگھنا، ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ خوشبو والے پھولوں کو بھی نہ سونگھے۔

(6) سلے ہوئے یا سلے ہوئے کپڑے سے مشابہ لباس پہننا۔ (یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے)

(7) سرمہ لگانا

(8) آئینہ دیکھنا

(9) موزہ، جوتا اور ہر وہ چیز جو پاؤں کی پشت کو ڈھانپ لے۔

(10) حالت فسق میں ہونا یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و فخر کا اظہار کرنا۔

(11) قسم کھانا

(12) سر اور جسم کے جانوروں کا مارنا مثلاً جوں وغیرہ

(13) بغرض زینت انگوٹھی پہننا نیز مہندی لگانا اگر انگوٹھی مقصد سنت سے پہنے تو کوئی حرج نہیں۔

(14) زیور پہننا۔

(15) بدن پر تیل ملنا۔

(16) بدن سے اپنے یا دوسروں کے بالوں کا جدا کرنا۔

(17) مرد کا اپنے سر کو ڈھانپنا۔

(18) سواری کے سایہ میں سفر کرنا (صرف مردوں کیلئے)

(19) عورتوں کا اپنی ناک کو ڈھانپنا۔

(20) اپنے بدن سے خون کا نکالنا حتیٰ کہ مسواک سے پرہیز کریں اگر خون نکلنے کا اندیشہ ہے۔

(21) ناخن کاٹنا۔

(22) دانتوں کا اکھاڑنا یا نکالنا۔

(23) حدود حرم میں گھاس اور درخت کو کاٹنا یا اکھاڑنا۔

(24) جان بوجھ کر بغیر عذر شرعی کے اسلحہ لیکر چلنا۔

(25) بدبو پاک ناک کو بند کرنا۔

مستحبات احرام

(1) احرام سے پہلے بدن کو پاک و صاف کرنا۔ مونچھ اور ناخن کاٹنا نیز زیر ناف اور بغل کے بالوں کو صاف کرنا۔

(2) حج کا ارادہ رکھنے والے شخص کیلئے ذیقعد کی پہلی اور عمرہ مفردہ کا ارادہ کرنے والے کیلئے ایک ماہ قبل سے سر اور ڈاڑھی کے بال نہ کاٹنا۔

(3) میقات میں احرام باندھنے سے پہلے غسل احرام کرنا۔

(4) احرام کے دونوں کپڑوں کا سوتی ہونا۔

(5) احرام کو نماز ظہر کے بعد ورنہ کسی واجب نماز کے بعد ورنہ ۶ رکعت نافلہ یا کم از کم ۲ رکعت نماز نافلہ کے بعد باندھنا،

جس میں پہلی رکعت میں حمد کے بعد توحید اور دوسری میں حمد کے بعد سورۂ کافرون پڑھے۔

(6) احرام کے دونوں کپڑے پہنتے وقت وارد دعائیں پڑھنا۔

(7) حالت احرام میں لبیک کی تکرار کرتے رہنا خصوصاً

۱۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد۔

۲۔ ہر واجب اور مستحب نماز کے بعد۔

۳۔ کسی سواری کے نزدیک پہنچ کر۔

۴۔ چڑھائی چڑھتے اور اترتے وقت۔

۵۔ سحر کے وقت۔

۶۔ مکہ کے مکانات نظر آنے تک (عمرہ کرنے والوں کیلئے)

۷۔ حج کے لبیک کو عرفہ کے روز ظہر تک کہے اور اس کے بعد موقوف کردے۔

مکروہات احرام

(1) سیاہ کپڑوں میں احرام باندھنا، سفید کپڑوں میں احرام باندھنا افضل ہے۔

(2) محرم شخص کا زرد رنگ کے بستر اور تکیہ پر سونا۔

(3) میلے کپڑوں میں احرام باندھنا۔

(4) دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا (یعنی لکیردار کپڑے)

(5) احرام سے پہلے مہندی لگانا جبکہ اس کا اثر احرام کے بعد تک باقی رہے۔

(6) نہانا یا بدن کو کسی چیز سے رگڑنا۔

(7) کسی شخص کے پکارنے پر محرم کا لبیک کہنا۔

2۔ واجبات طواف

(1) نیت

(2) حدث اکبر سے پاک یعنی جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہونا اور حدث اصغر سے پاک ہونا یعنی باوضو ہونا۔

(3) جسم اور لباس کا پاک ہونا۔

(4) مرد کا ختنہ شدہ ہونا۔

(5) شرمگاہ کا چھپانا۔

(6) طواف حجرہ اسود سے شروع کرنا۔

(7) ہر چکر کا حجراسود پر ختم کرنا لیکن ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

(8) چکر لگاتے وقت خانہ کعبہ کا بائیں ہاتھ پر ہونا۔

(9) طواف میں حجراسمائیل کو داخل کرنا۔

(10) خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان میں جتنا فاصلہ ہے تمام اطراف اسی فاصلے کے اندار طواف کرنا۔

(11) طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ اور ان جگہوں سے باہر ہونا جو خانہ کعبہ کا جزو شمار کی جاتی ہیں۔

(12) طواف میں سات چکر لگانا نہ کم نہ زیادہ۔

3۔ نماز طواف

طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھنی واجب ہے اور بہتر ہے کہ فوراً بجا لائے اور مقام ابراہیم کے قریب پڑھے۔ روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نماز کے بعد سجدے میں جاکر دعا مانگتے تھے اور امام علیہ السلام کا روئے مبارک گریہ کی وجہ سے ایسا ہوجاتا تھا جیسے پانی میں ڈبو دیا گیا ہو۔

4۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔

(1) نماز طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔

(2) سعی کو صفا سے شروع کرنا واجب ہے۔

(3) سعی میں سات شوط (چکر) لگانے واجب ہیں اور ایک شوط صفا سے مروہ جانا اور دوسرا شوط صفا پر واپسی ہے۔ لہٰذا ابتداء صفا پر ہے اور انتہا مروہ پر۔

(4) جانے کے وقت رخ کا مروہ کی طرف اور آتے وقت صفا کی طرف ہونا واجب ہے۔

مستحبات سعی

(1) سعی سے پہلے اور نماز طواف کے بعد زم زم پر جاکر پانی لینا، پینا، سر، شکم اور پشت پر ڈالنا۔

(2) اس کے بعد حجراسود کے پاس آنا اور حجراسود کے مقابل والے دروازے سے کوہ صفا کی طرف رخ کرنا اور اطمینان کیساتھ کوہ صفا پر جاکر حجراسود کو دیکھنا اور اس کی طرف منہ کرکے اللہ کی حمد وثناء کرنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرکے ازکار پڑھنا۔

(3) محمد و آل محمد پر درود بھیجنا۔

(4) اپنے اہل و عیال، مال، دین اور نفس کو اللہ کے سپرد کرنا اور اپنے گناہوں کی کعبہ کی طرف رخ کرکے معافی مانگنا۔

(5) مروہ پر جاکر اوپر بیان کی ہوئی مستحبات پر عمل کرے۔

(6) اپنے کو گریہ کیلئے آمادہ کرنا اور رونا اور حالت سعی میں دعائیں کرنا۔

5۔ تقصیر

(1) نیت کرنا: میں تقصیر کرتا / کرتی ہوں واسطے محل ہونے عمرۂ تمتع کے واجب قربتہ الی اللہ

5-2 تقصیر میں کچھ ناخن، کچھ مونچھ یا داڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابروؤں کے بال کاٹنا ہے۔ عمرہ تمتع میں سر منڈوانا حرام ہے۔

باب پنجم

واجبات حج تمتع

احرام باندھنا:۔ یہ احرام مکہ ہی سے باندھا جائے گا۔

۲ ۔ نویں تاریخ کو مقام عرفات میں پہنچنا اور وہاں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا۔

۳ ۔ مشعرالحرام میں وقوف طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کرنا۔

۴ ۔ عید کے دن طلوع آفتاب کے بعد منیٰ پہنچنا اور بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۵ ۔ منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶ ۔ منیٰ میں سر منڈوانا۔

۷ ۔ منیٰ سے مکہ واپس آنا اور طواف حج بجالانا۔

۸ ۔ دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر بجالانا۔

۹ ۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۱۰ ۔ طواف النساء بجالانا۔

۱۱ ۔ دو رکعت نماز طواف النساء بجالانا۔

۱۲ ۔ گیارہویں اور بارہویں رات کو منیٰ میں قیام کرنا۔

۱۳ ۔ گیارہویں اور بارہویں کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

(نوٹ) بعض صورتوں میں منیٰ میں تیرہویں تاریخ کو قیام بھی ہوسک[تا] ہے۔ لہٰذا اس دن بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری جائیں گی۔

1 ۔ احرام حج

اس سلسلے میں تمام وہ اصول جو بیان کئے جاچکے ہیں روبہ عمل لائے جائیں گے۔

2 ۔ وقوف عرفات

(1) عرفات میں وقوف کا وقت زوال آفتاب سے لیکر غروب شرعی تک کا ہے۔

(2) انسان یہ نیت کرے کہ میں عرفات میں آج ظہر کے وقت سے غروب شرعی تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کیلئے ٹھہرا ہوں۔

مستحبات وقوف عرفات

(1) حالت وقوف میں باطہارت رہنا۔

(2) غسل کرنا۔ ظہر کے قریب غسل کرنا بہتر ہے۔

(3) پراگندگی حواس (یعنی دنیاوی خیالات) سے دور رہنا تاکہ ساری توجہ بارگاہ الٰہی کی طرف رہے۔

(4) وقوف اس حصے میں ہو جو مکہ سے آنے والے قافلہ کے اعتبار سے پہاڑ کے بائیں طرف ہو۔

(5) پہاڑ کے دامن اور ہموار زمین پر وقوف کرنا پہاڑ کے اوپر جانا مکروہ ہے۔

(6) ظہر کی نماز کو اول وقت میں ایک اذان اور دو اقامت سے بجالانا۔

(7) حضور قلب کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوکر تحلیل و تقدیس الٰہی اور اس کی حمد و ثناء کرنا۔

(8) اعمال عرفات بجا لانا اور معصومین سے روایت کردہ دعاؤں کو پڑھنا۔

(9) اس دن خیرات و صدقات دینے میں کوتاہی نہ کرنا۔

(10) محمد و آل محمد پر بہت زیادہ درود پڑھنا اللہ کو پکارنا، اپنی مغفرت کی دعا کرنا۔ نیز سال آئندہ اور ہمیشہ حج کی توفیق طلب کرنا۔

(11) وقوف عرفات میں دعائے امام حسینؑ پڑھنا۔

3 ۔ وقوف مشعرالحرام

(1) طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک مشعرالحرام میں رکنا واجب ہے۔

(2) یہ نیت کرے کہ میں مشعرالحرام میں طلوع آفتاب تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے رہونگا واجب قربۃ الی اللہ۔

مشعرالحرام میں قیام کے مستحبات

(1) عرفات سے سکون و اطمینان کے ساتھ مشعرالحرام کی طرف جانا۔

(2) راستہ میں استغفار کرنا۔

(3) نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں جاکر پڑھنا۔

(4) مشعرالحرام میں پیادہ پا ہونا اور رات کو عبادت و اذکار الٰہی میں بسر کرنا۔

(5) نماز صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔

محمد و آل محمدؐ پر درود پڑھنااور نعمتوں کو یاد کرنا۔

(6) منیٰ میں شیطان کو مارنے کیلئے مزدلفہ سے 70 کنکریاں چننا۔

(7) وادی محسّر سے تیزی سے گذرنا۔

4 اعمال منیٰ

واجبات منیٰ

(1) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا اور اس کے واجبات

(1) نیت کرے کہ میں سات (7) کنکریاں حج تمتع حجۃ الاسلام میں جمرہ عقبہ پر مارتا / مارتی ہوں واجب قربتہ الی اللہ۔

(2) کنکریاں پھینک کر مارنا۔

(3) کنکریوں کا جمرۂ عقبہ کو لگنا۔

(4) کنکریوں کی تعداد کا کم از کم سات ہونا۔

(5) کنکریوں کو الگ الگ مارنا۔

رمی جمرات کی مستحبات

(1) کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔

(2) ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر کہے۔

(3) جب کنکریاں مارنے لگے تو دعا پڑھے۔

(4) ہر کنکری مارتے وقت دعا پڑھے۔

(5) بڑے شیطان کو مارتے وقت 10 یا 15 ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے اور درمیانے شیطان کو قریب سے مارے۔

(6) بڑے شیطان کو مارتے وقت پشت قبلہ کی طرف ہو اور باقی کو مارتے وقت روبہ قبلہ ہو۔

(7) بوڑھے، بیمار اور خواتین رات بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔

(8) کنکری انگوٹھے پر رکھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔

(9) منیٰ میں اپنی جگہ واپس آکر دعا مانگے۔

5- قربانی کرنا

(1) منیٰ میں ایک قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

(2) واجب ہے کہ جانور اونٹ، یا گائے یا گوسفند ہو۔

(3) اونٹ 5 سال، گائے دو سال، بھیڑ ایک سال اور بکری دو سال پورے کرچکی ہو۔

(4) قربانی کا جانور صحیح الاعضاء اور سالم ہو یعنی اندھا لنگڑا بہت بوڑھا مریض کان کٹا دبلا سینگ ٹوٹا یا خصی نہ ہو۔

6- تقصیر

(1) نیت کرے کہ میں سر منڈاتا ہوں، بال کترواتا ہوں یا ناخن ترشواتا / ترشواتی ہوں حج تمتع میں واجب قربتہ الی اللہ۔

(2) جس مرد کا پہلا حج ہو بہتر ہے کہ وہ سر منڈوائے۔

(3) تقصیر کے بالوں اور ناخن کا منیٰ میں دفن کرنا مستحب ہے۔

(4) گیارہویں اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام واجب ہے اور ہر دن میں پہلے چھوٹے پھر درمیان اور پھر بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں حسب سابق ماریں۔

7- 7 تا 11 اعمال اسی طرح سے بجالائے جیسے عمرہ کیلئے بجا لائے گئے لیکن نیت حج تمتع کی ہوگی۔

حصہ دوم

مستحب دعائیں

احرام کی نماز کے بعد یہ دعائیں پڑھے۔

نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا بجالائے اور پیغمبر اسلامؐ اور ان کی آل پاکؑ پر درود بھیجے، اور اس کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَآمَنَ بِوَعْدِكَ وَ اتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ لَا اُوْقٰى اِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا آخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْأَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلَيْهِ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَتُقَوِّيَنِیْ

عَلٰى مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِیْ مَنَاسِكِیْ فِیْ يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْ رَضِيْتَ وَارْتَضَيْتَ وَ سَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِی ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِیْ حَجَّتِیْ وَ عُمْرَتِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَاِنْ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ يَحْبِسُنِیْ فَخَلِّنِیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ بِقَدَرِكَ الَّذِیْ قَدَّرْتَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ

لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَ الطِّيْبِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ "

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہی تیرے وعدے پر ایمان لائے۔ اور تیرے امر کی پیروی کی کیونکہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے قبضے میں ہوں میں تیرے بن بچ نہیں سکتا اور تیرے عطا کے بغیر کچھ پا نہیں سکتا اور تو نے حج کا ذکر فرمایا ہے پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب اور نبی کی سنت کے مطابق میرے ارادہ کو اس پر پختہ فرما اور جس کام سے میں کمزور ہوں اس پر مجھے قوت بخش

اور میرے لئے میرے اعمال کو اپنی جانب سے آسودگی اور عافیت میں قبول فرما اور مجھے اپنے ان مہمانوں سے بنا دے جن سے تو راضی اور خوش ہے جن کو تونے نام بنام لکھ دیا ہے۔ خدایا میں دور دراز کی راہ سے آیا ہوں اور تیری رضا کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ پس اے اللہ میرے عمرہ اور حج کو پورا فرما۔ میں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت پر حج تمتع کا عمرہ کرنا چاہتا ہوں مجھے اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو جیسے مجھے روکا میرے لئے مقدر اپنی قدر سے مجھ سے بندش ہٹا دے۔ اے اللہ! اگر (کامل) حج نہ ہوسکے تو عمرہ تو ہو، میں تیری خاطر اپنے بال جلد گوشت، خون، ہڈیوں، دماغ اور اعصاب کو عورتوں، کپڑوں اور خوشبو سے بچاؤں گا اور اس عمل سے میں دار آخرت اور تیری رضا کا طالب ہوں۔

— احرام کے دونوں کپڑے پہنتے وقت یہ کہنا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَاَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَتَقَبَّلَنِیْ وَلَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَکَهْفِیْ وَحِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَرَجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ"

ترجمہ: تمام حمد اللہ کیلئے جس نے مجھے لباس دیا جس سے میں ستر پوشی کرتا ہوں اس میں اپنا فرض ادا اور اپنے رب کی عبادت کرتا

ہوں اور وہاں پہنچتا ہوں جہاں کا مجھے حکم دیا ہے۔ تمام حمد اللہ کے لئے جس کا میں نے قصد کیا، تو اس نے پہنچایا اس کا ارادہ کیا تو میری مدد کی اور قریب فرمایا اور میری امید کو نہ توڑا میں نے اس کی رضا کا قصد کیا تو اس نے خالص فرمایا پس وہ میرا قلعہ، پناہ گاہ بچاؤ پشت پناہ، جائے پناہ، آرزو سامان نجات ذخیرہ اور میری سختی نرمی میں ہمہ وقت موجود سرمایہ ہے۔

— حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ

بَعِیْدَةٍ وَّفَجٍّ عَمِیْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِیْبًا لَكَ مُطِیْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَیَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَیَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِیْ لَهٗ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَیْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَیْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَةَ عَلَیَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

حرم میں داخل ہوتے وقت تھوڑی سی گھاس (اذخر) لے کر چبائے۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے کہ (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ وہ تیرے پاس پیدل اور ہر دور دراز کی راہ سے آنے والی دبلی پتلی سواریوں پر آئیں گے۔ اے اللہ! مجھے امید ہے کہ میں تیری دعوت پر لبیک کہنے والوں میں ہوں گا میں تیری آواز کو سن کر تیرے لئے لبیک کہتے ہوئے اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے دور دراز کی راہوں سے تیرے پاس آیا ہوں اور یہ سب کچھ تیرے ہی فضل اور احسان سے ہے میں اس پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھے توفیق بخشی، میں ان سے تیری قربت، نزدیکی، تیرے ہاں قدر و منزلت، تیرے احسان و منت کے سبب اپنے گناہوں کی بخشش اور ان سے توبہ کی قبولیت کا خواہاں ہوں۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت سے میرے بدن کو جہنم کی آگ سے حرام قرار دے اور مجھے اپنے عذاب اور عقاب سے بچائے رکھ، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے مستحبات

مکلف کے لیے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لیے بھی غسل کرنا مستحب ہے۔ نیز مستحب ہے کہ انکساری اور فروتنی کے ساتھ مکہ میں داخل ہو اور مد[ینہ] کے راستہ سے مکہ آنے والا شخص مکہ کے بالائی حصہ سے داخل ہو اور جا[تے] وقت مکہ کے نشیبی حصہ سے خارج ہو۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

مکلف کے لیے مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے اور اسی طرح مسجد الحرام میں ننگے پیر سکون و اطمینان اور وقار کے ساتھ داخل [ہونا] اور باب بنی شیبہ سے مسجد کے اندر آنا مستحب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ باب بنی شیبہ اس وقت باب السلام کے مقابل ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہو کر اتنی دور سیدھا چلتا رہے کہ ستونوں سے گزر جائے نیز مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ کہنا مستحب ہے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمَا شَاءَ اللهُ

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ ،
اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔"

ترجمہ: اے نبیؐ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ اللہ کے نام اس کی ذات اور اس کی مشیت کے ساتھ شروع کرتا ہوں اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ پر سلام اور تمام حمد جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔

ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازہ کے پاس یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَمَا شَاءَ اللهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ

عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ،
اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ،
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ ،
اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللهِ الرَّحْمٰنِ ،
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ

وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَعَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَ
رُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ
فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ
الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَاءُ
وَجْهِكَ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهٖ
وَزُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ،
وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُنَاجِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَعَلٰى كُلِّ
مَأْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ
مَأْتِيٍّ وَاَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ بِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ
تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ يَا جَوَادُ
يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ اَسْاَلُكَ

اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ
شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ»

ترجمہ: اللہ کے نام اور اس
کی ذات سے ابتداء ہے اللہ کی طرف اور اس کی
مشیت کے مطابق اور اللہ کے رسولؐ کی ملت پر، بہترین نام اللہ کے
ہیں اور تمام حمد اللہ کے لئے ہے، رسول اللہ پر سلام، محمد ابن عبداللہ
پر سلام، اے نبیؐ آپ پر اللہ کی رحمت اس کی برکات اور سلام ہو،
اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن پر سلام
ہو تمام مرسلین پر سلام ہو اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام
جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔
اے اللہ! محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت
نازل فرما، محمدؐ و آل محمدؐ پر رحم فرما، جس طرح تونے ابراہیمؑ اور آل
ابراہیمؑ پر رحمت، برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تحقیق تو حمد والا اور بزرگی
والا ہے۔ اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد مصطفیٰؐ پر رحمت
بھیج۔ اے اللہ! اپنے خلیل ابراہیمؑ اور اپنے نبیوں اور رسولوں پر

رحمت بھیج، ان پر اور تمام مرسلین پر سلام ہو، تمام جہانوں کے
پروردگار اللہ کے لئے تمام حمد ہے۔ اے اللہ! ہمارے لئے رحمت
کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رضا اور اطاعت میں لگا دے اور
جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھ۔
تیری تعریف بہت جلیل ہے تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے
اپنے پاس آنے والوں اور زائرین سے بنایا اور مجھے ان لوگوں میں
سے قرار دیا جو اس کی مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مجھے ان سے بنایا جو
اس سے مناجات کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے گھر
میں تیرا ملاقاتی ہوں اور میزبان پر مہمان اور ملاقاتی کا حق ہوتا ہے تو
ان سب سے بہترین ہے جن کے پاس آیا جاتا اور جن کی ملاقات کی
جاتی ہے اور ان سب سے زیادہ کریم ہے۔ اے اللہ! اے رحمٰن!
میں تجھ سے بایں طور دعا مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو
تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تو واحد، احد، بے نیاز ہے، نہ کسی کو
تونے جنا اور نہ کسی سے تو پیدا ہوا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں اور محمدؐ مصطفیٰ
تیرے بندے اور رسولؐ ہیں ان پر اور ان کی اہل بیت پر اللہ کی
رحمت ہو، اے عطا کرنے والے، اے سخی اے بزرگی والے! اے

زبردست اے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا جو تحفہ عطا کرے اس میں سب سے پہلے جو شے مجھے دے وہ میرا جہنم سے چھٹکارا ہو۔

پھر تین مرتبہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ"

ترجمہ: اے اللہ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما۔

پھر تین مرتبہ کہے:

"وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ"

ترجمہ: اور میرے اوپر اپنے پاکیزہ حلال رزق کو کشادہ فرما اور مجھ سے جن و انس کے شیطانوں کی بدی اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دفع فرما۔

اس کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہوکر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِکِیْ اَنْ تَتَقَبَّلَ تَوْبَتِیْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَہُ الْحَرَامَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا بَیْتُکَ الْحَرَامُ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْاَلُکَ مَسْئَلَةَ الْفَقِیْرِ اِلَیْکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ"

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے اس قیام اور اولین عمل میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے گناہوں سے درگذر کر اور میرا بوجھ مجھ سے اتار دے میں حمد کرتا ہوں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر میں پہنچایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا حرمت والا گھر ہے جسے تونے لوگوں کیلئے جائے پناہ، امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت (کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر اور یہ گھر تیرا گھر ہے۔ تیری فرمانبرداری کرتے ہوئے اور تیری قدر پر راضی ہوتے ہوئے تیرے پاس تیری رحمت و اطاعت کا طالب ہوکر آیا ہوں، میں تجھ سے تیرے محتاج اور تیری سزا سے ڈرنے والے کا سوال کرتا ہوں۔ میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور مجھے اپنی اطاعت اور رضا میں لگا دے۔

پھر کعبہ سے مخاطب ہوکر کہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَظَّمَکِ وَشَرَّفَکِ وَ

کَرَّمَکِ وَجَعَلَکِ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ"

ترجمہ: اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے تجھے عظمت و بزرگی بخشی تجھے عزت والا بنایا اور تجھے لوگوں کیلئے جائے پناہ، امن، برکت والا اور عالمین کے ہدایت کرنے والا قرار دیا۔

اور حجر اسود کے مقابل پہنچ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَبِعِبَادَةِ الشَّیْطَانِ وَبِعِبَادَةِ کُلِّ نِدٍّ یُّدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ"

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی اللہ نہیں ہے، سوا اللہ کی ذات کے جو صرف ایک ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں، اور حقیقتاً محمدؐ

اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کو دل سے مانتا ہوں اور ہر دشمن خدا اور خدائی کے دعویدار شیطان، جابر حکمران اور لات و عزا یعنی ہر قسم کے چھوٹے بڑے خداؤں کا انکار کرتا ہوں اور ہر اس شخص کی عبادت سے انکار کرتا ہوں جو اللہ کے سوا خدائی کا دعویدار ہے۔

اور جب حجراسود پر نظر پڑے تو اس کی طرف متوجہ ہوکر یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ:

ترجمہ: حمد کرتا ہوں اللہ کی جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے۔ اللہ پاک

ہے اور سب حمد اسی کی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بڑا ہے اور اس سے بڑا ہے جس سے میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے جو مرتا نہیں۔ ہر طرح کی اچھائی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جو اس سے بہتر ہو جو تو نے ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر رحمت برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تو لائق حمد اور بزرگ ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد عالمین کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا اور تیرے رسولوں کو سچا سمجھتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں۔

اور ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسود کے پاس پہنچو تو اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرو اور پیغمبر پر صلوات بھیجو اور خداوند عالم سے اپنا حج قبول ہونے کی دعا کرو۔ اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دو اور ہاتھوں سے مس کرو اور اگر بوسہ دینا ناممکن ہو تو صرف ہاتھوں سے مس کرو اور اگر ہاتھوں

سے مس کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرکے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُهَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَةِ الشَّیْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ:

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنا عہد پورا کر ڈالا تاکہ تو اس ایفاء کا میرے لئے شاہد ہو، اے اللہ تیری کتاب

کی تصدیق کے لئے اور تیرے نبی کی ملت پر قائم رہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ مصطفےٰ تیرے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور بتوں، معبود ان باطل لات اور عزیٰ شیطان کی عبادت اور اللہ کے سوا پوجے جانے والے ہر شریک کی عبادت سے انکار کرتا ہوں۔

اور اگر پوری دُعا پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑھو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ"

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جانب ہاتھ پھیلایا اور تیری نعمتوں کی طرف۔ میری چاہت بہت بڑھ گئی ہے پس اے اللہ میری کوشش کو قبول فرما مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ میں کفر،

دنیاداری اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقامات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

طواف کے آداب و مستحبات

طواف کرتے وقت یہ پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى ظُلَلِ الْمَاءِ كَمَا يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جُدَدِ الْاَرْضِ۔

وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ۔

وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ۔

وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ

عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ۔

وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا"

کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں، جس کے ساتھ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے ویسے تاریک پانی پر چلا جاتا ہے اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تیرا عرش جھومتا ہے اور تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں، جس کے لئے مقرب فرشتوں کے قدم حرکت میں آتے ہیں میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھے موسیٰؑ نے طور کے پہلو سے پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور اس پر اپنی محبت کا القاء فرمایا۔ اور میں

تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے محمد مصطفےٰؐ (کی امت) کے گزشتہ و آئندہ گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور ان پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا کہ تو میرے حق میں اس طرح سلوک فرما۔

طواف کرتے وقت یہ کہنا بھی مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّيْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ"

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا محتاج تیرے (عذاب) سے ڈرنے اور تیری پناہ پکڑنے والا ہوں۔ پس میرے جسم کو تغیر نہ دینا اور میرے نام کو تبدیل نہ فرمانا۔

نیز محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے خصوصاً اس وقت جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے اور یہ دعا پڑھے:

سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ،

فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ،

اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ

وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ
الْمُسْتَجِيْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ
وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ
النَّارِ يَاجَوَادُ يَاكَرِيْمُ ٭

ترجمہ: تیرا سائل تیرا محتاج اور تیرا مسکین تیرے دروازے پر کھڑا ہے پس اس پر جنت تصدق فرما۔ اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ اور حمایت کے طالب کی تیرے سامنے پیشی ہے۔ پس میرے مومن بھائیوں، میرے بچوں، میرے گھر والوں، میرے ماں باپ اور مجھے جہنم سے آزاد فرما۔ اے جوود کرم والے۔

اور جب حجر اسماعیل پر پہنچے تو چہرہ کو میزاب (پرنالہ) کی طرف کرے اور سر بلند کرکے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ

عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ
فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ٭

ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے ساتھ جہنم سے پناہ دے، مجھے خرابی سے محفوظ رکھ حلال رزق میرے لئے کشادہ فرما اور مجھ سے جن و انس کے فساق کے شر اور عرب و عجم کے فاسقوں کی بدی کو دور فرما۔

اور جب حجر اسماعیل سے گزر کر پشت کعبہ پر پہنچے تو یہ کہے:

يَاذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ
عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ
مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٭

ترجمہ: اے احسان و انعام والے اے جود و کرم والے میرا عمل کمزور ہے اسے دوچند فرما اور میری جانب سے قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

اور جب رکن یمانی پر پہنچے تو ہاتھ اٹھا کر یہ کہے:

"يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ
وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ
وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ
عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ
الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭

ترجمہ: اے اللہ اے عافیت کے مالک رازق اور خالق اور عافیت کے ساتھ انعام اور تفضل فرمانے والے مجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر۔ اے دنیا و آخرت کے مہربان اور رحم فرمانے والے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ہمیں عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر ادا کرنا نصیب فرما، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

پھر کعبہ کی طرف سر بلند کرکے یہ کہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا
وَجَعَلَ عَلِيًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِلَهٗ خِيَارَ
خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ ٭"

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے شرف و عظمت بخشی تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے (سرکار دو عالم) محمد مصطفیٰ کو نبی بنا کر بھیجا اور علی مرتضیٰؑ کو امام بنایا۔ اے اللہ ان کے واسطے اپنی بہترین مخلوق قرار دے اور ان کو اپنی بدترین مخلوق سے بچا۔

اور جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچے تو یہ کہے:

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

ترجمہ: اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

اور ساتویں دور میں جب "مستجار"[1] تک پہنچے تو مستحب ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کعبہ کی دیوار پر پھیلا کر چہرہ اور پیٹ کو دیوار سے چپٹا کر یہ کہے :

" اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ "

ترجمہ : اے اللہ یہ گھر تیرا ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ نار جہنم سے تیری پناہ پکڑنے والے کی جگہ ہے۔

پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے خداوند عالم سے ان کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ پھر اس کے بعد یہ کہے :

اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَ الْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَاغْفِرْ لِي مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَلَىٰ خَلْقِكَ اَسْتَجِيرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ "

[1] مستجار : کعبہ کی پشت پر رکن یمانی کے پاس در کعبہ کے مقابل میں واقع ہے۔

ترجمہ : اے اللہ عافیت کشائش اور راحت تیری جانب ہی سے ہے اے اللہ میرا عمل کمزور ہے پس اسے دوچند فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش جو تجھ پر تو آشکارا ہیں اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں۔ میں نار جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

پھر جو چاہے دعا مانگے پھر رکن یمانی کو استلام کرے اور حجر اسود کے قریب اپنے طواف کو ختم کرکے یہ کہے :

" اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا آتَيْتَنِي "

ترجمہ : اے اللہ تونے مجھے جو رزق دیا اس پر قانع رکھ اور جو مجھے عطا فرمایا اس میں برکت دے۔

طواف کرنے والے کے لیے ہر دور میں کعبہ کے ارکان اور حجر اسود کو استلام کرنا اور حجر اسود کو استلام کرتے وقت یہ کہنا مستحب ہے :

" اَمَانَتِي اَدَّيْتُهَا وَمِيثَاقِي تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوَافَاةِ "

ترجمہ : میں نے اپنی امانت ادا کردی اور جو عہد اللہ سے باندھا تھا اس کو پورا کردیا۔ اے حجر اسود اس بات کی تو گواہی دینا کہ میں نے اپنا عہد پورا کیا (یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا)

نماز طواف کے مستحبات

نماز طواف کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد کا پڑھنا، نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا اور اللہ سے قبول کرلینے کی دعا کرنا۔ نیز اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے :

" اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَىٰ نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلَىٰ مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ

تَقَبَّلْ مِنِّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي "

ترجمہ : اے اللہ میرا (یہ عمل) مجھ سے قبول فرما اور اسے میری جانب سے آخری ملاقات نہ قرار دے۔ اللہ کے لئے حمد ہے اس کے تمام محامد کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر انتہا تک اللہ کی حمد جہاں تک وہ پسند کرے اور راضی ہو۔ اے اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج۔ اور میری طرف سے (یہ عمل) قبول فرما میرے دل کو طاہر کر اور میرے عمل کو پاک فرما۔

دوسری روایت کے مطابق یہ بھی پڑھیں :

" اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِطَاعَتِي اِيَّاكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ
اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي اَنْ اَتَعَدّٰى حُدُودَكَ
وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ
وَمَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ "

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کے طفیل رحم فرما، اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جو تجھ سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیرے فرشتوں سے اور تیرے صالح بندوں (آئمہ طیبین) سے محبت رکھتے ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نماز طواف کے بعد سجدہ میں جاکر یہ پڑھتے تھے۔

سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّداً وَرِقّاً لَآ إِلٰهَ إِلَّآ اَنْتَ حَقّاً حَقّاً الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَاذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْلِيْ إِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَلَايَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ ؏

سجدہ کے بعد امام علیہ السلام کا روئے مبارک گریہ کی وجہ سے ایسا ہوجاتا تھا جیسے پانی میں ڈبویا گیا ہو۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا چہرہ تیری غلامی اور بندگی میں جھکا ہے۔ حق ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی ہر شے سے اول ہے اور ہر شے کے آخر ہے یہ میں تیرے سامنے ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، پس مجھے بخش دے کیونکہ گناہ عظیم کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے بخش دے کہ میں اپنے نفس کے اوپر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں اور بڑے گناہ کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کرسکتا، سو مجھے بخش دے۔

سعی کے مستحبات

سعی سے پہلے اور نماز طواف کے بعد چاہِ زمزم کے پاس جاکر ایک یا دو ڈول پانی نکالنا، اس کو پینا، سر، شکم اور پشت پر ڈالنا اور یہ پڑھنا مستحب ہے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ "

ترجمہ: اے اللہ! اسے فائدہ بخش علم، کھلا رزق اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔

اس کے بعد حجر اسود کے پاس آنا اور حجر اسود کے مقابل والے دروازے سے کوہِ صفا کی طرف رُخ کرنا اور سکون کے ساتھ کوہ صفا پر جاکر خانۂ کعبہ کو دیکھنا اور جس رکن میں حجر اسود ہے اس کی طرف منہ کرکے اللہ کی حمد وثنا کرنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرکے ان اذکار کا پڑھنا مستحب ہے

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ " سات مرتبہ۔

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سات مرتبہ۔

" لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " سات مرتبہ۔

" لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ " تین مرتبہ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد اسی کے لئے ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے، مارتا اور جلاتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آتی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اس کے بعد محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر درود بھیجے اور تین مرتبہ یہ کہے:

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ "

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت فرمائی، اللہ کی حمد ہے اس پر کہ اس نے ہم پر انعام فرمایا اور اللہ کے لئے حمد ہے جو حی وقیوم ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے جو حی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ"

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر اللہ کی اسی کے لئے عبادت کو خالص رکھتے ہوئے اگرچہ مشرکین کو ناگوار گذرے۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ
وَالْیَقِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ"

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں درگذر، عافیت اور یقین کا سوال کرتا ہوں۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

ترجمہ: اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور عذاب جہنم سے بچا۔

پھر سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"
سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"
سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"
اور سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہے۔

اس کے بعد یہ پڑھے:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ۔ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَحْدَهٗ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ
الْمَوْتِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ
وَوَحْشَتِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ"

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (کفار کے) گروہوں پر تنہا غالب ہوا۔ پس ملک اسی کا ہے اور حمد تنہا اسی کے لئے ہے اے اللہ میرے لئے موت اور اس کے بعد احوال میں برکت فرما۔ اے اللہ میں قبر کی تاریکی اور تنہائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سائے کے ساتھ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دینا۔

نیز اپنے اہل وعیال، مال، دین ونفس کو اللہ کے سپرد کرنے کی زیادہ تکرار کرے پھر یہ کہے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِیْ
لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ
اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ
نَبِیِّكَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَةِ"

ترجمہ: میں اپنا دین، مال، جان اور اولاد اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو رحمٰن و رحیم ہے، اپنی امانتیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت پر عامل رکھ اور مجھے اپنے رسول کی ملت پر (اس دنیا سے) اٹھا اور مجھے فتنہ سے پناہ دے۔

پھر تین مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر پہلی والی دعا کی دو مرتبہ تکرار کرے اس کے بعد ایک مرتبہ "اللہ اکبر" کہہ کر پھر دعا کو دہرائے۔ اور اگر ان تمام اعمال کو انجام نہ دے سکے تو جتنا ممکن ہو پڑھے۔

اور کعبہ کی طرف رُخ کرکے اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ
فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔
اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ
اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ
تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ
اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ۔
فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ ارْحَمْنِيْ
اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ
تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ وَلَمْ
تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا
اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا

يَجُوْرُ ارْحَمْنِيْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ میرے ہر گناہ کو جب بھی کیا ہو بخش دے پھر اگر دوبارہ کروں تو بھی دوبارہ بخشش فرما۔ کیونکہ تو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ میرے ساتھ وہی کر جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اگر میرے ساتھ ایسا کرے گا تو مجھ پر رحم ہی کرے گا اگر تو مجھے عذاب دے تو مجھے عذاب دینے سے تو بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے وہ کہ میں اس کی رحمت کا محتاج ہوں مجھ پر رحم فرما اور میرے ساتھ وہ نہ کر جس کا میں حقدار ہوں کیونکہ اگر تونے ایسا کیا تو تو مجھے عذاب دے گا اور آنحالیکہ مجھ پر ظلم نہیں کررہا ہوگا۔ میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں، مجھے تیری طرف سے ظلم کا خوف نہیں۔ پس اے وہ کہ جو عدل محض ہے کہ ظلم نہیں کرتا مجھ پر رحم کر۔

اس کے بعد یہ کہے:

"يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ

نَائِلُهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ ؕ"

ترجمہ: اے وہ کہ جو اپنے سائل کو نامراد نہیں لوٹاتا اور جس کے انعام ختم نہیں ہوتے۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے نار جہنم سے پناہ دے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص مال میں زیادتی کا خواہاں ہو وہ صفا پر [illegible]یر تک کھڑا رہے اور جب صفا سے اُترنے لگے تو چوتھی سیڑھی پر کھڑا ہو [illegible]ے اور خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ
وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ،
اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّكَ ؕ"

ترجمہ: اے اللہ میں قبر کے عذاب اس کی آزمائش، تنہائی، مسافرت، تاریکی، تنگی اور سختی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ۔

پھر چوتھی سیڑھی سے نیچے آجائے اور احرام کو کمر سے ہٹا کر یہ کہے:

"يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ
يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ،
يَا مَنْ يُّثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ،
اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ
يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ،
اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ
بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ ؕ"

ترجمہ: اے پروردگار مجھے معاف فرما، معاف فرما، معاف فرما اے جواد اے کریم اے قریب اے بعید مجھ پر اپنی نعمت کو لوٹا دے اور

مجھے اپنی اطاعت اور رضا میں لگا دے۔

اور مستحب یہ ہے کہ سعی پیدل کرے، صفا سے "منارۂ میانہ" تک درمیانی رفتار سے جائے اور وہاں سے "بازار عطاران" تک اونٹ کی طرح تیز چلے۔ اور اگر سواری پر ہو تو اپنی سواری کو نسبتاً تیز کر دے اور وہاں سے مروہ تک پھر درمیانی رفتار سے جائے۔ پلٹنے کے وقت بھی اسی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ عورتوں کے لیے ہرولہ نہیں ہے۔ منارۂ میانہ پر پہنچ کر یہ کہنا مستحب ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ،
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ،
وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَمَلِي
ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي.

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي، وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ
مِنِّي عَمَلِي يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ"

ترجمہ: اللہ اور اس کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کی رحمت ہو محمد مصطفیؐ اور ان کے اہل بیت پر، اے اللہ مجھے بخش، رحم فرما اور گناہوں سے درگزر فرما جو کہ تجھے معلوم ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ غالب اور عزت والا ہے۔ اور مجھے سیدھے راہ کی رہنمائی فرماتا رہ۔ اے اللہ میرا عمل ضعیف ہے اسے میرے لئے دوچند فرما اور میری طرف سے قبول کر، اے اللہ میری سعی تیرے لئے ہے اور میری قوت و طاقت تیرے ساتھ ہے میری جانب سے میرا عمل قبول کر اے پرہیزگاروں کے عمل کو قبول کرنے والے۔

"بازار عطاران" سے گزرتے ہی یہ کہے:

"يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَ
الْجُودِ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ

الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ: اے احسان، فضل، کرم، جود اور نعمتوں والے میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

جب مروہ پر پہنچے تو مروہ کے اوپر چلا جائے اور جو کچھ صفا کے ذیل میں ذکر ہوا ہے اس کو بجا لائے اور اس جگہ کی تمام دعاؤں کو جس ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے اسی ترتیب سے پڑھے
اس کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ
الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ، يَا مَنْ يَعْفُو
عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ، اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ"

ترجمہ: اے اللہ وہ کہ جس نے درگزر کرنے کا حکم دیا اے وہ کہ جو عفو کو پسند فرماتا ہے اے وہ کہ جو درگزر کرنے پر عطا کرتا ہے اے وہ کہ جو درگزر کرنے پر درگزر فرماتا ہے۔ اے میرے پروردگار درگزر فرما، درگزر فرما، درگزر فرما، درگزر فرما۔

اور رونے کی کوشش کرنا اپنے کو گریہ کے لیے آمادہ کرنا، حالت سعی میں بہت دعائیں کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ"

ترجمہ: اے اللہ میں ہر حال میں تیرے ساتھ حسن ظن رکھنے اور تجھ پر توکل کرنے میں نیت کی سچائی کا سوال کرتا ہوں۔

عرفات میں وقوف تک احرام حج کے مستحبات

احرام عمرہ کی مستحب چیزیں احرام حج میں بھی مستحب ہیں اور جب حاجی احرام باندھ کر مکہ سے باہر آئے تو جوں ہی اوپر سے وادی ابطح دکھائی دینے لگے۔ باآواز بلند لبیک کہے اور جب منیٰ جانے لگے تو یہ کہے:

" اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ أَرْجُو وَإِيَّاكَ أَدْعُو
فَبَلِّغْنِي أَمَلِي وَأَصْلِحْ لِي عَمَلِي"

ترجمہ: اے اللہ میں تجھی سے امید رکھتا اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

اور سکون واطمینان کے ساتھ تسبیح و ذکرِ خدا کرتے ہوئے جائے اور جب منیٰ پہنچے تو یہ کہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْهَا صَالِحاً فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَنِیْ هٰذَا الْمَکَانَ"

ترجمہ: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے ٹھیک ٹھاک عافیت میں رکھ کر منیٰ میں داخل کیا اور اس مقام تک پہنچایا۔

اس کے بعد یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًی وَهِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ. فَاَسْاَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی اَنْبِیَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ

وَفِیْ قَبْضَتِكَ"

ترجمہ: اے اللہ یہ منیٰ ہے اور یہ ان مناسک سے ہے جو تو نے ہم پر انعام فرمائے ہیں، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ انعام فرما جو تو نے اپنے انبیاء پر فرمایا ہے کیونکہ میں سوائے اس کے نہیں کہ تیرا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں۔

اور عرفہ کی رات منیٰ میں گزارنا اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہنا مستحب ہے ساری عبادتیں خصوصاً نمازوں کا مسجد خیف میں بجالانا بہتر ہے اور نمازِ صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھ کر عرفات کے لیے روانہ ہو اور طلوعِ فجر کے بعد جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن سنت یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے وادیٔ محسّر نہ گزرے نیز صبح سے پہلے روانہ ہونا مکروہ ہے اور جب عرفات کا رخ کرے تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ وَاِیَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاهِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ"

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرا ہی قصد کیا۔ تجھ ہی پر بھروسہ کیا۔ تیری خوشنودی کا ارادہ کیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے میرے کوچ کرنے کو بابرکت فرما۔ میری حاجت پوری کر اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے ساتھ تو مجھ سے افضل لوگوں پر آج کے دن مباہات کرتا ہے۔

عرفات میں وقوف کے مستحبات

حضورِ قلب کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تحلیل و تقدیسِ الٰہی اور اس کی حمد و ثنا کرنا۔ اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا اور جو چاہے دعا کرنا۔ پھر اللہ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگنا اور یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ

مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ،
اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ وَیَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ وَیَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا"

ترجمہ: اے تمام مشاعر (مقامات مناسک) کے رب مجھے نار جہنم سے آزاد فرما۔ اور حلال رزق کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن و انس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔ اے اللہ! مجھے مکافات مکر و فریب میں پھنسا اور مجھے زینہ بزینہ اپنے عتاب کی طرف نہ کھینچ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل کے

واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بڑھ کر دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور میری اس حاجت کو پورا فرما۔

اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا کی جگہ اپنی حاجتیں بیان کرے۔ پھر ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کہے :

"اَللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ
اَعْطَیْتَنِیْهَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَنِیْ
وَاِنْ مَنَعْتَنِیْهَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا
اَعْطَیْتَنِیْ،
اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ نَاصِیَتِیْ

بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ،
اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ
عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ
اَرَیْتَهَا خَلِیْلَكَ اِبْرَاهِیْمَ صَلَوٰاتُ
اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهَا نَبِیَّكَ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ
عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ
بَعْدَ الْمَوْتِ"

ترجمہ : اے اللہ میری ایک تجھ سے حاجت ہے کہ اگر تو اسے پورا کر دے تو جو جو حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہو اور اگر تو اسے پورا نہ کرے تو جو کچھ تونے مجھے عطا کیا ہے بے

فائدہ رہ جائے (اے اللہ) میں تجھ سے اپنے لئے نار جہنم سے چھٹکارا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرا مملوک ہوں میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری اجل تیرے علم میں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر موفق فرما جو تجھے مجھ سے راضی کر دے اور میری جانب سے میرے اعمال کو قبول فرما جو تونے اپنے خلیلؑ حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہا کو دکھلائے اور جن پر تونے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی فرمائی۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے عمل سے تو راضی ہوا ان کی عمر دراز کی اور انہیں موت کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔

اس دعا کا پڑھنا :

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ

الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ
وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ
الْقَائِلُوْنَ،
اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ
وَمَمَاتِیْ وَلَكَ تُرَاثِیْ
وَبِكَ حَوْلِیْ وَمِنْكَ قُوَّتِیْ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ
وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الرِّیَاحِ وَ

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ
وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ،
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ
وَبَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ
وَعُرُوْقِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَقَامِيْ وَمَدْخَلِيْ
وَمَخْرَجِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَارَبِّ
يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

اس دن خیرات اور صدقات دینے میں کوتاہی نہ کرے۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے، حمد اسی کے لئے ہے۔ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اس کے قبضے میں ہر طرح کی بہتری ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور تو بہتر ہی کہتا ہے اور تمام کہنے

والوں کے قول سے بڑھ کر، اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت تیرے ہی لئے ہے میرا ترکہ تیرے لئے ہے میری طاقت تیرے ساتھ اور میری قوت تجھی سے ہے۔ اے اللہ میں ناداری، دل کے وسوسوں امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شر سے جو ہوائیں میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے رات اور دن کی خوبی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت، خون میں میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نورقرار دے اور میرے رب جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو میرے نور کو باعظمت کردینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

— کعبہ کی طرف رُخ کرکے ان اذکار کا پڑھنا:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ" سومرتبہ
"اَللّٰهُ اَكْبَرُ" سومرتبہ

"مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" سومرتبہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہے (اس پر راضی ہوں) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کیساتھ۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ
حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" سومرتبہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچھائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیتوں کا پڑھنا پھر تین مرتبہ سورۂ توحید اور پوری آیۃ الکرسی پڑھ کر ان آیات کا پڑھنا:

"اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ

الْمُحْسِنِيْنَ ○

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے (پیچھے پیچھے) تیزی سے اس کا طالب ہوتا ہے اور سورج، چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا کہ اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ پیدا کرنا امر کرنا اسی کیلئے ہے جہانوں کا پروردگار اللہ برکت والا ہے۔

پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چھپ کر آہستہ سے حقیقت یہ ہے کہ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین پر فساد اور خرابیاں نہ پھیلاؤ۔ اس کے بعد کہ زمین کی اصلاح ہو چکی ہے، اور اللہ کو پکارو اور اس سے ڈرتے ہوئے اور اس کے فضل و کرم کی طمع کرتے ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے بہت قریب ہے۔

پھر سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو پڑھ کر اللہ کی جتنی نعمتیں یاد ہوں ایک ایک کا تذکرہ کرکے اللہ کی حمد وثنا کرنا۔ اسی طرح اہل و

عیال، مال وثروت اور دوسری تمام چیزیں جو اللہ نے عطا کی ہیں اُن کے سلسلے میں حمد کرنا اور یہ کہنا:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ
الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافَأُ بِعَمَلٍ"

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں آسکتیں اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

پھر قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر حمدِ خدا بجا لانا جن میں باری اقدس کی حمد کی گئی ہے۔ جن آیات میں اس کی تسبیح کی گئی ہے، ان آیات سے اس کی تسبیح کرنا اور جن آیات میں اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے ان سے اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنا۔ تہلیل والی آیتوں سے اس کی تہلیل کرنا۔ نیز محمد و آل محمد علیہم السلام پر زیادہ درود بھیجنا اور جو اسمائے خدا قرآن میں موجود ہیں ان سے خدا کو پکارنا اور اللہ کے جتنے نام یاد ہوں ان کے ذریعہ خدا کو یاد کرنا اور سورہ حشر کے آخر میں جو اسمائے خدا مذکور ہیں وہ نام لے کر اللہ کو پکارنا مستحب

ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں:

"اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ"

ترجمہ: اللہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے اور وہ سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے۔ پاک اور پاکیزہ ہے۔ امن و سلامتی کا دینے والا ہے۔ ہم سب پر نگراں ہے بہت طاقت والا، عزت والا اور غلبے والا، ہر ایک پر چھا جانے والا، ہر بڑائی کا مالک، ہر چیز کا خالق، ہر چیز کو پہلی پہل وجود بخشنے والا یعنی وجود کی ابتداء کرنے والا ہے اور ہر چیز کو شکل دینے والا ہے۔

پھر اس دعا کو پڑھنا:

"اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ
هُوَ لَكَ وَاَسْاَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ
وَعِزَّتِكَ وَبِجَمِيْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ
عِلْمُكَ وَبِجَمْعِكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا
وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ
وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ
بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تُخَيِّبَهٗ
وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ
مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ
اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَاَلَ
اَنْ تَغْفِرَ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ فِيْ جَمِيْعِ

عِلْمِكَ فِيَّ "

ترجمہ: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اے وہ جو سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا ہے۔ میں تجھے ہر اس نام سے پکارتا ہوں جو تونے اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قوت کا واسطہ دے کر اور تیری قدرت کا واسطہ دے کر اور تیری عزت اور غلبے کا واسطہ دیکر اور تیری ان تمام صفات کا واسطہ دے کر جنہیں تو ہی جانتا ہے اور تیرے تمام کمالات اور ارکان کا واسطہ دیکر اور تیرے رسولؐ اور ان کی اولاد کے حق کا واسطہ دیکر اور سوال کرتا ہوں، تیرے سب سے بڑے سے بڑے نام کا واسطہ دیکر اور سوال کرتا ہوں تیرے اسم اعظم کا واسطہ دے کر کہ جس اسم سے جو بھی دعا کرتا ہے تو اس کا تجھ پر حق ہوجاتا ہے کہ تو اسے مایوس اور ذلیل نہیں کریگا۔ اور میں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دیکر دعا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس اسم اعظم کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کیا تو اس کا تجھ پر یہ حق ہوجاتا ہے کہ تو اسے نامراد نہیں لوٹاتا اور اسے وہ کچھ دے دیتا ہے کہ تو میرے تمام گناہ جو تیرے علم میں ہیں معاف کردے اور میری تمام حاجتیں پوری کردے۔

پھر اپنی تمام حاجتیں طلب کرنا۔ نیز اللہ سے سال آئندہ اور ہر سال کے لیے حج کی توفیق طلب کرنا اور ستر مرتبہ یہ کہنا:

"أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ "

ترجمہ: میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

نیز ستر مرتبہ " أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ " کہنا مستحب ہے۔

ترجمہ میں اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں

پھر اس دعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ فُكَّنِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ

شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ "

ترجمہ: اے اللہ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھے جن وانس کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ اور عرب اور عجم کے بدمعاشوں کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ۔

— غروب آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھنا:

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْأُمُورِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسَىٰ ظُلْمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَىٰ خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسَىٰ ذُنُوبِي مُسْتَجِيرَةً بِمَغْفِرَتِكَ وَ

أَمْسَىٰ ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسَىٰ وَجْهِيَ الْفَانِي الْبَالِي مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَىٰ جَلِّلْنِي بِرَحْمَتِكَ وَأَلْبِسْنِي عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ "

ترجمہ: اے اللہ میں ناداری، امر کی پراگندگی، رات دن کے حادثات کی بدی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا خوف تیرے وجہ باقی کے ساتھ پناہ پکڑے ہوئے ہے اے سب سے بہترین مسئول اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی اے ان سب سے زیادہ رحم کرنے والا جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو، مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

اس مقدس دن کے سلسلے میں بہت زیادہ دعائیں وارد ہوئی ہیں جتنا ممکن ہو پڑھنا مناسب ہے اور اس دن دعائے حضرت سید الشہداءؑ اور صحیفۂ کاملہ میں موجود دعائے حضرت زین العابدینؑ کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔ پھر غروب کے بعد یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْهِ مِنْ قَابِلٍ
اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاقْلِبْنِيَ
الْيَوْمَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً
لِيْ مَرْحُوْماً مَغْفُوْراً لِيْ بِاَفْضَلِ مَا
يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ
وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِيْ
الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَ

اَعْطِنِيْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَداً
مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ
اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ وَ
بَارِكْ لَهُمْ فِيَّ"

ترجمہ: اے اللہ! اسے (میرے لئے) اس موقف کی آخری زیارت نہ قرار دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا نصیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب مستجاب الدعا رحم کیا ہوا، اور بخشا ہوا، بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کہ جس کے ساتھ تیرے پاس آنے والوں اور تیرے مقدس گھر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر جائے اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا اور ان میں سے

ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے۔ رحمت و رضوان اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں پلٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مال میں قلیل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت بنا۔

اور کثرت کے ساتھ یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ"

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

مشعر الحرام میں وقوف کے مستحبات

عرفات سے سکون و اطمینان کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا، استغفار کرنا اور جب داہنی طرف سے "سرخ ٹیلے" پر پہنچے تو یہ کہنا مستحب ہے:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَوَقُّفِيْ وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَ
سَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِيْ"

ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما۔ میرے دین کو میرے لئے محفوظ اور میری عبادات کو مجھ سے قبول فرما۔

نیز راستہ چلنے میں میانہ روی اختیار کرے۔ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور مستحب ہے کہ نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ پہنچ کر پڑھے چاہے رات کا ایک تہائی حصہ گزر جائے۔ نیز دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے۔ نوافل مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجا لائے اور اگر نصف شب سے پہلے مزدلفہ پہنچنے سے کوئی چیز مانع ہو جائے تو نماز مغربین میں تاخیر نہ کرنا چاہئے بلکہ راستہ میں پڑھ لینا چاہئے اور وادی کے وسط میں راستہ کے داہنی طرف سے داخل ہونا مستحب ہے۔ اور اگر پہلا حج ہو تو مشعر الحرام میں پیادہ پا ہونا مستحب ہے۔ نیز اس رات حتی الامکان عبادت و اطاعتِ الٰہی میں بسر کرنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ جَمْعٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
اَنْ تَجْمَعَ لِيْ فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ،
اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ
اَنْ تَجْمَعَهُ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ وَاَطْلُبُ اِلَيْكَ اَنْ
تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِيَاءَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ
هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ"

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس میں میرے لئے خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ مجھے اس خوبی سے مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے دل میں جمع فرما۔ پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھے اس کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تونے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

نمازِ صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ جتنا ہوسکے اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل و کرم کو یاد کرنا، محمد و آل محمد پر درود بھیجنا، اور اس کے بعد دعا کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

" اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ
مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ
الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ

وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْؤُوْلٍ وَلِكُلِّ
وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْطِنِيْ
هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ
وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى
مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ"

ترجمہ: اے اللہ اے مشعرالحرام کے رب۔ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما اور مجھ سے اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھ سے جن و انس کے فاسقوں کے شر کو دفع کر اے اللہ تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو بہترین مسئول ہے ہر قاصد کے لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام اس جگہ یہ قرار دے کہ میری لغزش معاف فرما۔ میری معذرت قبول فرما پھر دنیا سے میرا زادِ تقویٰ قرار دے اور مجھے (یہاں سے) فلاح یافتہ کامیاب، مستجاب الدعوۃ بنا کر اس چیز سے بہتر شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تونے اپنے پاس آنے والوں اور اپنے مقدس گھر کے زائروں میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

منیٰ میں تینوں شیطانوں کو مارنے کے لیے مزدلفہ سے کنکریاں چُننا مستحب ہے جن کی تعداد ستر ہے اور جب مزدلفہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو اور وادیٔ محسّر میں پہنچے تو سو قدم بھر اونٹ کی طرح تیز چلنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز چلانا اور یہ کہنا مستحب ہے:

" اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لِيْ عَهْدِيْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ
وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَاخْلُفْنِيْ فِيْمَنْ تَرَكْتُ
بَعْدِيْ"

ترجمہ: اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ، میری توبہ قبول فرما۔ میری دعا سن میرے پیچھے والوں میں میرا عوض ہو جا۔

رمی جمرات کے مستحبات

شیطان کو کنکریاں مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

① ——— کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔
② ——— جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لیے آمادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِيْ فَاَحْصِهِنَّ لِيْ
وَارْفَعْهُنَّ فِيْ عَمَلِيْ"

ترجمہ: اے اللہ! بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

③ ——— ہر کنکری مارتے وقت "اللہ اکبر" کہے۔
④ ——— ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ
اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ
نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ حَجًّا مَبْرُوْرًا
وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا
وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا"

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر۔ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیری نبی محمد مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر قائم ہوں اے اللہ! اسے میرے لئے مقبول حج، مقبول عمل اور قابل جزائے خیر کوشش بنا دے اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔

⑤ —— بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت اس کے اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے شیطان اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے قریب کھڑا ہو۔

⑥ —— بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رُخ شیطان کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو۔ اور چھوٹے شیطان اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رو بہ قبلہ کھڑا ہو۔

⑦ —— کنکری انگوٹھے پر رکھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔

⑧ —— منیٰ میں اپنی جگہ واپس آکر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ"۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔ تو بہت اچھا رب ہے۔ بہت اچھا آقا ہے۔ بہت اچھا مددگار ہے!

قربانی کے مستحبات

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں:

① —— امکان کی صورت میں اونٹ کی قربانی کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو گائے یا بیل اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بھیڑ یا بکری کی قربانی کرے۔

② —— قربانی کا جانور خوب موٹا ہو۔

③ —— اونٹ، اونٹنی یا گائے بیل میں اونٹنی یا گائے کی قربانی کرنا اور اگر بھیڑ بکری کی جنس سے قربانی کرنا چاہے تو نر جانور کا انتخاب کرنا۔

④ —— جس اونٹ کو نحر کرنا ہو۔ اسے کھڑا کر کے اس کے اگلے پیروں کو گھٹنوں تک باندھیں اور ایک آدمی اس کے داہنی سمت کھڑا ہو اور چھری، نیزہ یا خنجر اس کی گردن اور سینہ کی درمیانی گہرائی میں گھونپ دے اور نحر یا ذبح کرتے وقت

یہ دعا پڑھے:

"وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ"۔

ترجمہ: میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ہر طرف سے رخ پھیر کر اور مسلمان ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ (اسے) مجھ سے قبول فرما۔

⑤ —— قربانی کا جانور خود ذبح کرے اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے۔

حلق کے مستحبات

سر منڈانے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

① —— اگلے حصہ کی داہنی سمت سے سر منڈانا شروع کرے اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

ترجمہ اے اللہ مجھے ہر بال کے بدلے روز قیامت کو نور عطا فرما۔

② —— سر کے بالوں کو منیٰ میں اپنے خیمہ میں دفن کرے اور بہتر یہ ہے کہ سر منڈانے کے بعد داڑھی اور مونچھ بھی چھوٹی کر لے اور ناخن بھی کاٹے۔

طوافِ حج، نمازِ طواف اور سعی کے مستحبات

عمرہ کے طواف، نمازِ طواف اور سعی کے سارے مستحبات یہاں بھی مستحب ہیں۔ اور طوافِ حج کرنے کی غرض سے آنے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ کے دن مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُكِكَ وَسَلِّمْنِیْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِیْ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تُرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَیْتُ بَیْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِیًا بِقَدَرِكَ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْكَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ

مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَكَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ"۔

ترجمہ: اے اللہ میری اپنی عبادت پر مدد فرما، مجھے اس کے لئے اور اسے میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے علیل، ذلیل اور اپنے گناہ کے معترف کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے اور میری حاجت کو پورا فرما۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب ہو کر آیا ہوں اور تیری فرمانبرداری کا قصد رکھتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری طرف مضطر، تیرے امر کے مطیع، تیرے عذاب سے خوف کھانے والے اور تیری عقوبت سے ڈرنے والے کی طرح سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے عفو تک پہنچا دے۔

اس کے بعد حجرِ اسود کے نزدیک آئے۔ اسے ہاتھ سے مس کرے اور بوسہ دے اور اگر حجرِ اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ حجرِ اسود پر پھیر کر ہاتھ سے بوسہ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کے مقابل کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور اس کے بعد طواف و عمرہ میں جو اعمال کیے تھے وہی اعمال بجا لائے۔

منیٰ کے مستحبات

حاجی کے لیے مستحب ہے کہ ١١، ١٢ اور ١٣ ذی الحجہ کے دن منیٰ میں رہے اور مستحب طواف کے لیے بھی منیٰ سے باہر نہ جائے۔ نیز منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد اور منیٰ کے علاوہ دوسری جگہ دس نمازوں کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے۔ جس کی ابتدا عید کے دن نمازِ ظہر سے ہوگی اور بعض علماء نے اسے واجب قرار دیا ہے۔ اور تکبیر کہنے کی بہتر صورت یہ ہے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا"۔

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

(کیونکہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ (اس کی بڑائی کا ایک ثبوت یہ ہے کہ) ۔ کہ اس نے ہمیں اپنی ہدایتوں سے نوازا (اس لئے) اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اس نے ہمیں مختلف چوپائے عطا فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہمارا امتحان لیا (تاکہ ہم بلند مرتبے حاصل کر سکیں)

اسی طرح جب تک منیٰ میں رہے واجب اور مستحب نمازیں مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسجد خیف میں سو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اور وہاں سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور سو مرتبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے کا ثواب ایک زندگی بچانے کے ثواب کے برابر ہے اور سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنے کا ثواب "عراقین" کا خراج راہِ خدا میں صدقہ کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔

مکہ مکرمہ کے دوسرے مستحبات

مکہ مکرمہ کے دوسرے آداب و مستحبات مندرجہ ذیل ہیں:

(١) —— زیادہ سے زیادہ ذکرِ خدا کرنا اور قرآن پڑھنا۔

(٢) —— قرآن ختم کرنا۔

(٣) —— آب زم زم پینا اور پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ۔"

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں وہ علم دے جو ہمیں فائدہ پہنچائے اور وسیع رزق عطا فرما اور ہمیں ہر بیماری اور خرابی سے شفا عطا فرما۔

اور یہ بھی کہنا:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ۔"

ترجمہ: اور میں مدد مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کے واسطے سے اور شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ کا۔

(٤) —— کعبہ کو دیکھنا اور اس عمل کی زیادہ سے زیادہ تکرار کرنا۔

(٥) —— دن رات میں اس ترتیب سے دس مرتبہ طواف کرنا۔

تین مرتبہ اوّل شب میں، تین مرتبہ آخر شب میں، دو مرتبہ صبح ہونے پر اور دو مرتبہ ظہر کے بعد۔

(٦) —— مکہ میں قیام کے دوران سال کے دنوں کے برابر یعنی تین سو ساٹھ مرتبہ طواف کرنا۔ اور اگر اتنا ممکن نہ ہو تو باون مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو جتنی مرتبہ بھی ممکن ہو طواف کرنا مستحب ہے۔

(٧) —— خانہ کعبہ کے اندر جانا خصوصاً اس شخص کے لیے جو پہلی بار آیا ہو اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا اور داخل ہوتے وقت یہ کہنا مستحب ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا فَآمِنِّي مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔"

ترجمہ: اے اللہ! تو نے فرمایا اور جو شخص اس میں داخل ہو گیا امن میں ہے۔ اے اللہ! پس مجھے اپنے عذاب جہنم کے عذاب سے امن نصیب فرما۔

اس کے بعد دونوں ستونوں کے درمیان لال پتھر پہ دو رکعت نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ "حٰم سجدہ" اور دوسری رکعت میں سورہ "حمد" کے بعد قرآن میں کسی بھی جگہ سے پچپن آیتیں پڑھے۔

(٨) —— خانہ کعبہ کے چاروں گوشوں میں دو دو رکعت نماز پڑھنا اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ اَوْ تَعَبَّأَ اَوْ اَعَدَّ اَوِ اسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ اِلٰى مَخْلُوقٍ رَجَاءَ رِفْدِهِ وَجَائِزَتِهِ وَنَوَافِلِهِ وَفَوَاضِلِهِ فَاِلَيْكَ يَا سَيِّدِي تَهْيِئَتِي وَتَعْبِئَتِي وَاِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءَ رِفْدِكَ وَنَوَافِلِكَ وَجَائِزَتِكَ فَلَا تُخَيِّبِ الْيَوْمَ رَجَائِي يَا مَنْ

لَا يَخِيبُ عَلَيْهِ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ فَاِنِّي لَمْ آتِكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُهُ وَلَا شَفَاعَةِ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ وَلٰكِنِّي اَتَيْتُكَ مُقِرًّا بِالظُّلْمِ وَالْاِسَاءَةِ عَلٰى نَفْسِي فَاِنَّهُ لَا حُجَّةَ لِي وَلَا عُذْرَ فَاَسْاَلُكَ يَا مَنْ هُوَ كَذٰلِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتُعْطِيَنِي مَسْاَلَتِي وَتَقْلِبَنِي بِرَغْبَتِي وَلَا تَرُدَّنِي مَجْبُوهًا مَمْنُوعًا وَلَا خَائِبًا يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اَرْجُوكَ لِلْعَظِيمِ،

اَسْـاَلُكَ يَا عَـظِيْمُ اَنْ تَغْـفِـرَ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ لَا اِلٰــهَ اِلَّا اَنْتَ "

ترجمہ: اے اللہ جس کسی نے ارادہ کیا اور امید باندھی تیری مخلوق سے تو میں صرف تجھ سے مانگنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اے میرے سردار! میں نے صرف تیری طرف آنے کا ارادہ کیا ہے اور صرف تیری عطاؤں اور نعمتوں کی امید باندھی ہے تو میری آج کی باندھی ہوئی امید کو ملیا میٹ نہ کرنا۔ اے وہ جو سوال کرنے والوں کو مایوس نہیں کرتا اور اپنے پاس آنے والوں کو دینے میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں آج تیرے پاس کسی اپنے اچھے عمل سے امید باندھ کر نہیں آیا ہوں اور نہ میں نے تیری کسی مخلوق کی شفاعت سے امید باندھی ہے بلکہ میں تو تیرے پاس یہ اقرار کرنے کیلئے آیا ہوں کہ میں نے بڑی زیادتیاں اور برائیاں کی ہیں خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان غلطیوں پر نہ میں کوئی عذر پیش کر سکتا ہوں اور نہ کوئی دلیل دے سکتا ہوں یہ میں تو تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنے لئے بیان کیا ہے تو

میرا سوال یہ ہے کہ خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور یہ کہ میری تمام حاجتیں اور سوالات پوری کروے اور مجھے اس حال میں لوٹا کہ میرا دل تجھ سے بندھا رہے اور مجھے اس حال میں نہ لوٹا کہ میں مایوس ہوجاؤں، میری امیدیں پوری نہ ہوں اور میں برباد ہوجاؤں کیونکہ تو بہت بڑا ہے اور میں تیری اس بڑائی سے امیدیں باندھے ہوئے ہوں تو اے عظیم ذات میرے بڑے بڑے گناہ معاف فرما دے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔

اور مستحب ہے کہ کعبہ سے نکلتے وقت تین مرتبہ " اَللّٰهُ اَكْبَرُ " کہے۔ اور اس کے بعد یہ کہے:

" اَللّٰـهُمَّ لَا تَجْـهَـدْ بَلَاءَنَا رَبَّنَا وَلَا تُشْـمِتْ بِنَا اَعْـدَاءَنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ الضَّآرُّ النَّافِعُ "

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بلاؤں اور امتحانوں کی مشقت میں نہ

ں۔ اے ہمارے پالنے والے مالک ہمارے دشمنوں کو ہم پر خوش نے اور طعنہ دینے کا موقع نہ دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تو ہی ان پہنچانے والا ہے اور تو ہی نفع پہنچانے والا ہے۔

اس کے بعد نیچے آکر سیڑھی کو اپنی بائیں طرف قرار دے کر کعبہ کی طرف رخ کر کے سیڑھی کے قریب دو رکعت نماز پڑھے۔

عمرۂ مفردہ کا استحباب

اعمالِ حج سے فراغت کے بعد امکان کی صورت میں عمرۂ مفردہ بجا ستحب ہے۔ گزشتہ عمرہ اور اس عمرہ کے درمیان فاصلہ کے سلسلہ ختلاف ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک مہینہ سے کم فاصلہ کی صورت جا رمطلوبیت کی نیت سے انجام دے۔ اس عمرہ کے انجام دینے کا طریقہ فراد اور عمرۂ مفردہ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

طوافِ وداع

مکہ سے باہر جانے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ طوافِ وداع

کرے اور ہر چکر میں بصورتِ امکان حجرِ اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے مس کرے اور مستجار پر پہنچ کر ان مستحبات کو انجام دے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے اور جو چاہے دعا کرے۔ پھر حجرِ اسود کو ہاتھ سے مس کر کے اپنا پیٹ خانہ کعبہ سے لگا کر ایک ہاتھ حجرِ اسود پر اور دوسرے کو دروازے کی طرف رکھ کر حمد و ثنار الٰہی کرے، رسولؐ اور آلِ رسولؐ پر صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَجِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَاُوْذِيَ فِيْ جَنْبِكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِيَةِ "

ترجمہ : اے اللہ خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمدؐ پر
جو تیرا بندہ اور رسول ہے اور تیرا نبی ہے اور تیرا امین اور چاہنے والا
اور بڑا انتخاب ہے اور تیری مخلوق میں سب سے اچھا ہے (کیونکہ)
اے اللہ تو اسی طرح ان پر نعمتیں نازل فرما جس طرح انہوں نے
تیرے پیغامات کو پہنچایا اور تیری راہ میں سخت جدوجہد کی اور تیرے
حکم پر لوگوں کو سمجھایا اور تیری وجہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور تیری
بندگی اور اطاعت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ انہیں موت آئی۔ اے اللہ
مجھے یہاں سے پوری طرح کامیاب اور بامراد لوٹا، اس حال میں کہ
میں ہر بلا سے محفوظ ہوجاؤں، میری ہر دعا قبول ہوجائے، مجھے اسی
طرح لوٹا جس طرح تو اپنے افضل بندوں کو اپنے کسی افضل بندے کو
لوٹاتا ہے۔ معافیوں کے ساتھ، برکتوں کے ساتھ، رحمتوں کے ساتھ
اور اپنی رضامندی اور امن و عافیت کے ساتھ (مجھے لوٹا)۔

باہر آتے وقت مستحب ہے کہ باب حناطین سے باہر نکلے جو رکن
شامی کے سامنے واقع ہوا ہے اور خداوند عالم سے دوبارہ مکہ آنے کی
توفیق طلب کرے اور باہر نکلتے وقت ایک درہم کے کھجور خرید کر فقراء
میں تقسیم کر دے۔

4

شبِ عرفہ وروزِ عرفہ کے اعمال، دعاءِ عرفہ از حضرت امامِ حسینؑ
زیارتِ امامِ حسینؑ بروزِ عرفہ ویومِ عیدالضحیٰ

شب عرفہ کے اعمال

یہ رات بہت متبرک راتوں میں سے ہے، آج رات قاضی الحاجات کے ساتھ مناجات کی رات ہے آج رات توبہ قبول ہے اور دعا مستجاب ہے، جو شخص آج رات کو اللہ کی عبادت میں گذار دے تو اس کے لئے ایک سو ستر سال کی عبادت کا اجر ہو گا، آج رات کے لئے چند ایک عمل ہیں، پہلے اس دعا کو پڑھے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص دعا کو عرفہ کی رات یا شب جمعہ پڑھے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى وَمَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰى وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَمُنْتَهٰى كُلِّ حَاجَةٍ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ عَلَى الْعِبَادِ يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا جَوَادُ يَا مَنْ لَا يُوَارِي مِنْهُ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا بَحْرٌ عَجَّاجٌ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا ظُلَمٌ ذَاتُ ارْتِتَاجٍ يَا مَنِ الظُّلْمَةُ عِنْدَهُ ضِيَاءٌ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا وَبِاسْمِكَ الَّذِي رَفَعْتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ بِلَا عَمَدٍ وَسَطَحْتَ بِهِ الْأَرْضَ عَلٰى وَجْهِ مَاءٍ جَمَدٍ وَبِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ الْمَكْتُوبِ الطَّاهِرِ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ وَبِاسْمِكَ السُّبُّوحِ الْقُدُّوسِ الْبُرْهَانِ الَّذِي هُوَ نُورٌ عَلٰى كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ مِنْ نُورٍ يُضِيءُ مِنْهُ كُلُّ نُورٍ إِذَا بَلَغَ الْأَرْضَ انْشَقَّتْ وَإِذَا بَلَغَ السَّمٰوٰتِ فُتِحَتْ وَإِذَا بَلَغَ الْعَرْشَ اهْتَزَّ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَرْتَعِدُ مِنْهُ فَرَائِصُ مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي مَشٰى بِهِ الْخِضْرُ عَلٰى قُلَلِ الْمَاءِ كَمَا مَشٰى بِهِ عَلٰى جَدَدِ الْأَرْضِ وَبِاسْمِكَ الَّذِي فَلَقْتَ بِهِ الْبَحْرَ لِمُوسٰى وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ وَأَنْجَيْتَ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَمَنْ مَعَهُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَأَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ أَحْيٰى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الْمَوْتٰى وَتَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَأَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ حَمَلَةُ عَرْشِكَ

وَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَحَبِيْبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَلَائِكَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
وَاَنْبِيَآؤُكَ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ
بِهٖ ذُوالنُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَنَجَّيْتَهٗ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِاسْمِكَ
الْعَظِيْمِ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ دَاوٗدُ وَخَرَّ لَكَ سَاجِدًا فَغَفَرْتَ لَهٗ ذَنْبَهٗ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَتْكَ بِهٖ اٰسِيَةُ
امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْتَ لَهَا دُعَائَهَا وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ اَيُّوْبُ اِذْ حَلَّ بِهِ الْبَلَآءُ فَعَافَيْتَهٗ وَ
اٰتَيْتَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَذِكْرٰى لِلْعَابِدِيْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ
يَعْقُوْبُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ وَقُرَّةَ عَيْنِهٖ يُوْسُفَ وَجَمَعْتَ شَمْلَهٗ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ
سُلَيْمَانُ فَوَهَبْتَ لَهٗ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ سَخَّرْتَ
بِهِ الْبُرَاقَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا
مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَقَوْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ
وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ تَنَزَّلَ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ اٰدَمُ فَغَفَرْتَ لَهٗ ذَنْبَهٗ وَاَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَبِحَقِّ اِبْرَاهِيْمَ وَبِحَقِّ فَصْلِكَ يَوْمَ الْقَضَآءِ وَبِحَقِّ الْمَوَازِيْنِ
اِذَا نُصِبَتْ وَالصُّحُفِ اِذَا نُشِرَتْ وَبِحَقِّ الْقَلَمِ وَمَا جَرٰى وَاللَّوْحِ وَمَا اَحْصٰى وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الَّذِيْ
كَتَبْتَهٗ عَلٰى سُرَادِقِ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِكَ الْخَلْقَ وَالدُّنْيَا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِاَلْفَيْ عَامٍ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ
فِيْ خَزَائِنِكَ الَّذِي اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَا مَلَكٌ
مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا عَبْدٌ مُّصْطَفًى وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ شَقَقْتَ بِهِ الْبِحَارَ وَقَامَتْ
بِهِ الْجِبَالُ وَاخْتَلَفَ بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَبِحَقِّ السَّبْعِ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَبِحَقِّ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ
وَبِحَقِّ طٰهٰ وَيٰسٓ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ تَوْرٰيةِ مُوْسٰى وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ

فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الرُّسُلِ وَبَاهِيًّا شَرَاهِيًّا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ تِلْكَ الْمُنَاجَاتِ
الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَوْقَ جَبَلِ طُوْرِ سَيْنَاءَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ عَلَّمْتَهٗ مَلَكَ
الْمَوْتِ لِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كُتِبَ عَلٰى وَرَقِ الزَّيْتُوْنِ فَخَضَعَتِ النِّيْرَانُ لِتِلْكَ
الْوَرَقَةِ فَقُلْتَ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كَتَبْتَهٗ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَالْكَرَامَةِ
يَا مَنْ لَا يُحْفِيْهِ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُهٗ نَائِلٌ يَا مَنْ بِهٖ يُسْتَغَاثُ وَاِلَيْهِ يُلْجَاُ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ
عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْعُلٰى
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَتْ وَالسَّمَآءِ وَمَا اَظَلَّتْ وَالْاَرْضِ وَمَا اَقَلَّتْ وَالشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ
وَالْبِحَارِ وَمَا جَرَتْ وَبِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَبِحَقِّ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالرُّوْحَانِيِّيْنَ
وَالْكَرُوْبِيِّيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ لَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَفْتُرُوْنَ وَبِحَقِّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَبِحَقِّ كُلِّ وَلِيٍّ
يُنَادِيْكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَتَسْتَجِيْبُ لَهٗ دُعَائَهٗ يَا مُجِيْبُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَبِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ
اَنْ تَغْفِرَ لَنَا مَا قَدَّمْنَا وَمَا اَخَّرْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَمَا اَبْدَيْنَا وَمَا اَخْفَيْنَا وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنَّا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا حَافِظَ كُلِّ غَرِيْبٍ يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ
يَا قُوَّةَ كُلِّ ضَعِيْفٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَظْلُوْمٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَحْرُوْمٍ يَا مُوْنِسَ كُلِّ مُسْتَوْحِشٍ يَا
صَاحِبَ كُلِّ مُسَافِرٍ يَا عِمَادَ كُلِّ حَاضِرٍ يَا غَافِرَ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا فَارِجَ هَمِّ الْمَهْمُوْمِيْنَ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِيْنَ يَا مُنْتَهٰى غَايَةِ الطَّالِبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ
الْعَالَمِيْنَ يَا دَيَّانَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ
يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ
تُوْرِثُ النَّدَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُوْرِثُ السَّقَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَرُدُّ الدُّعَآءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ قَطْرَ السَّمَآءِ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُعَجِّلُ
الْفَنَآءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَجْلِبُ الشَّقَآءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُظْلِمُ الْهَوَآءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِيْ تَكْشِفُ الْغِطَآءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا اَللّٰهُ وَاحْمِلْ عَنِّيْ كُلَّ تَبِعَةٍ لِاَحَدٍ

مِنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّيُسْرًا وَّاَنْزِلْ يَقِيْنَكَ فِيْ صَدْرِيْ وَرَجَآءَكَ فِيْ قَلْبِيْ
حَتّٰى لَا اَرْجُوْ غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ مَقَامِيْ وَاصْحَبْنِيْ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَيَسِّرْ لِيَ السَّبِيْلَ وَاَحْسِنْ لِيَ التَّيْسِيْرَ وَلَا تَخْذُلْنِيْ
فِي الْعَسِيْرِ وَاهْدِنِيْ يَا خَيْرَ دَلِيْلٍ وَّلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِي الْاُمُوْرِ وَلَقِّنِيْ كُلَّ سُرُوْرٍ وَّاقْلِبْنِيْ اِلٰى
اَهْلِيْ بِالْفَلَاحِ وَالنَّجَاحِ مَحْبُوْرًا فِي الْعَاجِلِ وَالْاٰجِلِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ
وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ طَيِّبَاتِ رِزْقِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاَجِرْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَنَارِكَ وَاقْلِبْنِيْ اِذَا
تَوَفَّيْتَنِيْ اِلٰى جَنَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ
حُلُوْلِ نَقِمَتِكَ وَمِنْ نُّزُوْلِ عَذَابِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْ كِتَابِ الْمُنْزَلِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ
الْاَشْرَارِ وَلَا مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ وَلَا تَحْرِمْنِيْ صُحْبَةَ الْاَخْيَارِ وَاَحْيِنِيْ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنِيْ وَفَاةً طَيِّبَةً
تُلْحِقُنِيْ بِالْاَبْرَارِ وَارْزُقْنِيْ مُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَآءِ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حُسْنِ بَلَآئِكَ وَصُنْعِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ يَا رَبِّ كَمَا هَدَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ
وَعَلَّمْتَهُمْ كِتَابَكَ فَاهْدِنَا وَعَلِّمْنَا وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حُسْنِ بَلَآئِكَ وَصُنْعِكَ عِنْدِيْ خَاصَّةً كَمَا
خَلَقْتَنِيْ فَاَحْسَنْتَ خَلْقِيْ وَعَلَّمْتَنِيْ فَاَحْسَنْتَ تَعْلِيْمِيْ وَهَدَيْتَنِيْ فَاَحْسَنْتَ هِدَايَتِيْ فَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى اِنْعَامِكَ عَلَيَّ قَدِيْمًا وَّحَدِيْثًا فَكَمْ مِّنْ كَرْبٍ يَا سَيِّدِيْ قَدْ فَرَّجْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ غَمٍّ يَا سَيِّدِيْ
قَدْ نَفَّسْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ هَمٍّ يَا سَيِّدِيْ قَدْ كَشَفْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ بَلَآءٍ يَا سَيِّدِيْ قَدْ صَرَفْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ عَيْبٍ
يَا سَيِّدِيْ قَدْ سَتَرْتَهٗ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ فِيْ كُلِّ مَثْوًى وَّزَمَانٍ وَّمُنْقَلَبٍ وَّمَقَامٍ وَّعَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ
وَكُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَفْضَلِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ
اَوْ سُوْٓءٍ تَصْرِفُهٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْ خَيْرٍ تَسُوْقُهٗ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا اَوْ عَافِيَةٍ تُلْبِسُهَا فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ وَّبِيَدِكَ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْكَرِيْمُ الْمُعْطِي الَّذِيْ لَا يُرَدُّ سَآئِلُهٗ وَلَا يُخَيَّبُ
اٰمِلُهٗ وَلَا يَنْقُصُ نَآئِلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ بَلْ يَزْدَادُ كَثْرَةً وَّطِيْبًا وَّعَطَآءً وَّجُوْدًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ
خَزَآئِنِكَ الَّتِيْ لَا تَفْنٰى وَمِنْ رَّحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ اِنَّ عَطَآءَكَ لَمْ يَكُنْ مَحْظُوْرًا وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

عرفہ کے دن کے اعمال

نویں کے دن آج کا دن عرفہ کا دن ہے اور یہ ایک بہت

بڑی عید کا دن ہے اگرچہ اسے عید کے نام سے موسوم نہیں کیا گیا یہ وہ دن ہے کہ جس میں خداوند عالم نے اپنے بندوں کو عبادت وطاعت گذار کے نام سے پکارا ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ کی سخاوت و احسان کا دستر خوان اپنے بندوں کے لئے بچھا ہوا ہے، آج کے دن شیطان ذلیل و خوار، راندہ درگاہ الٰہی ہوا ہے، روایت میں ہے کہ آج کے دن جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی سوال کرنے والے کی آواز کو سنا کہ وہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ وائے ہو تجھ پر کہ آج کے دن بھی تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے سوال کر رہا ہے، حالانکہ آج کے دن تو اس ماں کے پیٹ کے بچوں کے متعلق بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ ان سے اللہ کی رحمت شامل حال ہو جائے اور وہ وہیں سعید بن جائیں آج کے دن کے لئے چند عمل ہیں پہلے غسل کرے، دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے کہ جو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کے مقابل ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ ہے۔ آج کے دن میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی بڑی فضیلت میں احادیث بحد تواتر ہیں، اگر کوئی شخص موفق ہو کر وہ آج کے دن امام حسین علیہ السلام کے قبہ مبارک کے نیچے رہے تو اس کا ثواب عرفات میں رہنے والوں سے کم نہیں بلکہ ان سے زیادہ ہے اور ثواب حاصل کرنے میں مقدم ہے ثواب اس کے لئے ہیں جو اپنا حج واجب چھوڑ کر زیارت کے لئے نہ جائے یا اس پر حج واجب نہ ہو ورنہ اسے پہلے واجب حج کو بجالانا ضروری ہے اور مقدم ہے کیونکہ زیارات امام حسین علیہ السلام مستحب ہے اور حج کا بجالانا واجب آج کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے زوال سے پہلے غسل کرنا بھی مستحب ہے اور شب عرفہ اور روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت بھی مستحب ہے لہٰذا جب زوال ہو جائے تو آسمان کے نیچے رہتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو بہت سنجیدگی سے بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور اس کے بعد چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے

یہ تسبیحات پڑھے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں اور انہیں سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اقبال میں ذکر فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ حُکْمُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَآؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقِیٰمَۃِ عَدْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ بَسَطَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ پھر یہ سو دفعہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور سو دفعہ آیت الکرسی اور سو دفعہ محمد وآل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے اور پھر یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس دفعہ یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ دس دفعہ یا اللہ اور دس دفعہ یا رحمٰن اور دس دفعہ یا رحیم اور دس دفعہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور دس دفعہ یا حی یا قیوم اور دس دفعہ یا حنان یا منان اور دس دفعہ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اور دس دفعہ آمین کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنْ ھُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ یَا مَنْ ھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ یَا مَنْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوں گی، اس کے بعد یہ صلوات پڑھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ صلوات پڑھے گا تو اس نے خود سے محمد وآل محمد علیہ السلام کو خوش کیا ہوگا اور وہ صلوات یہ ہے اَللّٰھُمَّ یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالشَّرَفَ وَالرِّفْعَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْکَبِیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَلَمْ اَرَہٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْقِیٰمَۃِ رُؤْیَتَہٗ وَارْزُقْنِیْ صُحْبَتَہٗ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِہٖ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَآئِغًا ھَنِیْئًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَلَمْ اَرَہٗ فَعَرِّفْنِیْ فِی الْجِنَانِ وَجْھَہٗ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مِنِّیْ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَّسَلَامًا۔

بسمہ سبحانہ

امام حسین علیہ السلام۔ میدان عرفات میں

۹ ذی الحجہ کی تاریخ تھی۔ مکہ معظمہ کے قریب عرفات کا میدان تھا اور حجاج بیت اللہ بارگاہ احدیت میں مصروف حمد و ثنا و مناجات و دعا تھے کہ ایک مرتبہ راوی کی نگاہ دامن کوہ کے اس حصہ پر پڑی جہاں سرکار سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب و انصار اور اہل خاندان کے ساتھ مصروف دعا و مناجات تھے۔ عالم یہ تھا کہ دستِ دعا بلند، رخ طرفِ آسمان اور زبان مبارک پر کلمات حمد و مناجات، چشم مبارک سے آنسو جاری تھے اور لہجہ میں ایسا گداز و انداز تھا جیسے کوئی فقیر بے نوا کسی سلطان السلاطین کی بارگاہ میں عرض مدعا کر رہا ہو امتِ اسلامیہ کے لئے یہ دعا بہترین سرمایہ نجات و مناجات ہے اور اس سے حمد و ثنا اور عرض مدعا کے وہ اصول و انداز سامنے آتے ہیں جن کا عام انسان سے دنیا میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ رب کریم صاحبان ایمان کو توفیق دے کہ وہ روز عرفہ میدان عرفات میں حاضر ہو کر یا کم سے کم اپنے مقام پہ مصلائے عبادت پہ بیٹھ کر اس دعائے مبارک کی تلاوت کریں اور اس کے مضامین پر توجہ دے کر اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

طالبِ دعا۔ السید ذیشان حیدر جوادی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ

وَلَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ وَلَا کَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَاَتْقَنَ بِحِکْمَتِهِ
الصَّنَائِعَ لَا تَخْفٰی عَلَیْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِیْعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَازِیْ کُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ کُلِّ قَانِعٍ وَ
رَاحِمُ کُلِّ ضَارِعٍ مُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْکِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْکُرُبَاتِ
دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا اِلٰهَ غَیْرُهُ وَلَا شَیْءَ یَعْدِلُهُ وَلَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِیَّةِ لَکَ مُقِرًّا بِاَنَّکَ
رَبِّیْ وَاِلَیْکَ مَرَدِّیْ اِبْتَدَاْتَنِیْ بِنِعْمَتِکَ قَبْلَ اَنْ اَکُوْنَ شَیْئًا مَذْکُوْرًا خَلَقْتَنِیْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْکَنْتَنِی
الْاَصْلَابَ اٰمِنًا لِرَیْبِ الْمَنُوْنِ وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ وَالسِّنِیْنَ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ فِیْ تَقَادُمٍ
مِنَ الْاَیَّامِ الْمَاضِیَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِیَةِ لَمْ تُخْرِجْنِیْ لِرَاْفَتِکَ بِیْ وَلُطْفِکَ لِیْ وَاِحْسَانِکَ اِلَیَّ فِیْ دَوْلَةِ
اَئِمَّةِ الْکُفْرِ الَّذِیْنَ نَقَضُوْا عَهْدَکَ وَکَذَّبُوْا رُسُلَکَ لٰکِنَّکَ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدَی
الَّذِیْ لَهٗ یَسَّرْتَنِیْ وَفِیْهِ اَنْشَاْتَنِیْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِکَ رَؤُفْتَ بِیْ بِجَمِیْلِ صُنْعِکَ وَسَوَابِغِ نِعَمِکَ فَابْتَدَعْتَ

خَلْقِي مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى وَاَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْنِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئًا مِنْ
اَمْرِي ثُمَّ اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدٰى اِلَى الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِي
مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَوَاضِنِ وَكَفَّلْتَنِي الْاُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ وَكَلَاْتَنِي مِنْ طَوَارِقِ
الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِالْكَلَامِ
وَاَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ وَرَبَّيْتَنِي زَائِدًا فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي وَاعْتَدَلَتْ
مِرَّتِي اَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ وَرَوَّعْتَنِي بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ وَاَيْقَظْتَنِي لِمَا
ذَرَاْتَ فِي سَمَائِكَ وَاَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَاَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ
وَعِبَادَتَكَ وَفَهَّمْتَنِي مَا جَاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ
بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرٰى لَمْ تَرْضَ لِي يَا اِلٰهِي نِعْمَةً دُونَ اُخْرٰى وَرَزَقْتَنِي مِنْ اَنْوَاعِ
الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ اِلَيَّ حَتّٰى اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ
النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْاَتِي عَلَيْكَ اَنْ دَلَلْتَنِي اِلٰى مَا يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِي
لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي وَاِنْ سَاَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِي وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي وَاِنْ
شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالٌ لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ
مُعِيدٍ حَمِيدٍ مَجِيدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ اٰلَاؤُكَ فَاَيُّ نِعَمِكَ يَا اِلٰهِي اُحْصِي عَدَدًا وَذِكْرًا
اَمْ اَيُّ عَطَايَاكَ اَقُومُ بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُّونَ اَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْحَافِظُونَ
ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَدَرَاْتَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّاءِ وَاَنَا
اَشْهَدُ يَا اِلٰهِي بِحَقِيقَةِ اِيمَانِي وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِينِي وَخَالِصِ صَرِيحِ تَوْحِيدِي وَبَاطِنِ مَكْنُونِ ضَمِيرِي
وَعَلَائِقِ مَجَارِي نُورِ بَصَرِي وَاَسَارِيرِ صَفْحَةِ جَبِينِي وَخُرْقِ مَسَارِبِ نَفْسِي وَخَذَارِيفِ مَارِنِ عِرْنِينِي
وَمَسَارِبِ سِمَاخِ سَمْعِي وَمَا ضُمَّتْ وَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتَايَ وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي وَمَغْرَزِ حَنَكِ
فَمِي وَفَكِّي وَمَنَابِتِ اَضْرَاسِي وَمَسَاغِ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَحِمَالَةِ اُمِّ رَاْسِي وَبُلُوغِ فَارِغِ حَبَائِلِ
عُنُقِي وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُورُ صَدْرِي وَحَمَائِلِ حَبْلِ وَتِينِي وَنِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِي وَاَفْلَاذِ حَوَاشِي
كَبِدِي وَمَا حَوَتْهُ شَرَاسِيفُ اَضْلَاعِي وَحِقَاقُ مَفَاصِلِي وَقَبْضُ عَوَامِلِي وَاَطْرَافُ اَنَامِلِي وَلَحْمِي

و دمی و شعری و بشری و عصبی و قصبی و عظامی و مخی و عروقی و جمیع جوارحی و ما انتسج علی ذلک ایام
رضاعی و ما اقلت الارض منی و نومی و یقظتی و سکونی و حرکات رکوعی و سجودی ان لو حاولت
و اجتهدت مدی الاعصار و الاحقاب لو عمرتها ان اؤدی شکر واحدة من انعمک ما استطعت
ذلک الا بمنک الموجب علی به شکرک ابدا جدیدا و ثناء طارفا عتیدا اجل و لو حرصت انا و العادون
من انامک ان نحصی مدی انعامک سالفه و آنفه ما حصرناه عددا و لا احصیناه امدا هیهات
انی ذلک و انت المخبر فی کتابک الناطق و النبأ الصادق و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها صدق
کتابک اللهم و انباؤک و بلغت انبیاؤک و رسلک ما انزلت بهم من وحیک و شرعت لهم و علیهم
من دینک غیر انی یا الهی اشهد بجهدی و جدی و مبلغ طاعتی و وسعی و اقول مؤمنا موقنا الحمد
لله الذی لم یتخذ ولدا فیکون موروثا و لم یکن له شریک فی ملکه فیضاده فیما ابتدع
و لا ولی من الذل فیرفده فیما صنع فسبحانه سبحانه لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا و تفطرتا
سبحان الله الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد الحمد لله حمدا
یعادل حمد ملائکته المقربین و انبیائه المرسلین و صلی الله علی خیرته محمد خاتم النبیین و آله
الطیبین الطاهرین المخلصین و سلم پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا
طلب کرنے میں خاص اہتمام برتا اور آپ کی اس وقت یہ حالت تھی کہ آنسو آنکھوں سے بہہ کر چہرہ مبارک پر جاری
ہو رہے تھے اور اسی حالت میں یہ فرمانا شروع کیا۔ اللهم اجعلنی اخشاک کانی اراک و اسعدنی بتقویک
و لا تشقنی بمعصیتک و خر لی فی قضائک و بارک لی فی قدرک حتی لا احب تعجیل ما اخرت و لا تاخیر
ما عجلت اللهم اجعل غنای فی نفسی و الیقین فی قلبی و الاخلاص فی عملی و النور فی بصری و البصیرة
فی دینی و متعنی بجوارحی و اجعل سمعی و بصری الوارثین منی و انصرنی علی من ظلمنی و ارنی
فیه ثاری و مآربی و اقر بذلک عینی اللهم اکشف کربتی و استر عورتی و اغفر لی خطیئتی
و اخسأ شیطانی و فک رهانی و اجعل لی یا الهی الدرجة العلیا فی الآخرة و الاولی اللهم لک الحمد
کما خلقتنی فجعلتنی سمیعا بصیرا و لک الحمد کما خلقتنی فجعلتنی خلقا سویا
رحمة بی و قد کنت عن خلقی غنیا رب بما برأتنی فعدلت فطرتی رب بما انشأتنی فاحسنت

صُوْرَتِیْ رَبِّ بِمَا اَحْسَنْتَ اِلَیَّ وَفِیْ نَفْسِیْ عَافَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا كَلَاْتَنِیْ وَوَفَّقْتَنِیْ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ
عَلَیَّ فَهَدَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا اَوْلَیْتَنِیْ وَمِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَعْطَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا اَطْعَمْتَنِیْ وَسَقَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا
اَغْنَیْتَنِیْ وَاَقْنَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا اَعَنْتَنِیْ وَاَعْزَزْتَنِیْ رَبِّ بِمَا اَلْبَسْتَنِیْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِیْ وَیَسَّرْتَ
لِیْ مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِنِّیْ عَلٰی بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَصُرُوْفِ اللَّیَالِیْ وَ
الْاَیَّامِ وَنَجِّنِیْ مِنْ اَهْوَالِ الدُّنْیَا وَكُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ وَاكْفِنِیْ شَرَّ مَا یَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ فِی الْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ مَا اَخَافُ فَاكْفِنِیْ وَمَا اَحْذَرُ فَقِنِیْ وَفِیْ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ فَاحْرُسْنِیْ وَفِیْ سَفَرِیْ فَاحْفَظْنِیْ وَفِیْ
اَهْلِیْ وَمَالِیْ فَاخْلُفْنِیْ وَفِیْمَا رَزَقْتَنِیْ فَبَارِكْ لِیْ وَفِیْ نَفْسِیْ فَذَلِّلْنِیْ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَمِنْ
شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِیْ وَبِذُنُوْبِیْ فَلَا تَفْضَحْنِیْ وَبِسَرِیْرَتِیْ فَلَا تُخْزِنِیْ وَبِعَمَلِیْ فَلَا تَبْتَلِنِیْ وَنِعَمَكَ
فَلَا تَسْلُبْنِیْ وَاِلٰی غَیْرِكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰهِیْ اِلٰی مَنْ تَكِلُنِیْ اِلٰی قَرِیْبٍ فَیَقْطَعُنِیْ اَمْ اِلٰی بَعِیْدٍ فَیَتَجَهَّمُنِیْ
اَمْ اِلَی الْمُسْتَضْعِفِیْنَ لِیْ وَاَنْتَ رَبِّیْ وَمَلِیْكُ اَمْرِیْ اَشْكُوْ اِلَیْكَ غُرْبَتِیْ وَبُعْدَ دَارِیْ وَهَوَانِیْ عَلٰی مَنْ
مَلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ فَلَا تُحْلِلْ عَلَیَّ غَضَبَكَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ سُبْحَانَكَ غَیْرَ اَنَّ
عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ فَاَسْئَلُكَ یَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ
بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ بِهٖ اَمْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَنْ لَّا تُمِیْتَنِیْ عَلٰی غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلَ بِیْ سَخَطَكَ لَكَ
الْعُتْبٰی لَكَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی قَبْلَ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ
الْعَتِیْقِ الَّذِیْ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهٗ لِلنَّاسِ اَمْنًا یَا مَنْ عَفَا عَنْ عَظِیْمِ الذُّنُوْبِ بِحِلْمِهٖ یَا مَنْ
اَسْبَغَ النَّعْمَآءَ بِفَضْلِهٖ یَا مَنْ اَعْطَی الْجَزِیْلَ بِكَرَمِهٖ یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا غِیَاثِیْ
فِیْ كُرْبَتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اٰبَآئِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَرَبَّ
جِبْرَائِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الْمُنْتَجَبِیْنَ مُنْزِلَ التَّوْرَایةِ
وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ كٓهٰیٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اَنْتَ كَهْفِیْ حِیْنَ
تُعْیِیْنِی الْمَذَاهِبُ فِیْ سَعَتِهَا وَتَضِیْقُ بِیَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِیْنَ
وَاَنْتَ مُقِیْلُ عَثْرَتِیْ وَلَوْلَا سَتْرُكَ اِیَّایَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِیْنَ وَاَنْتَ مُؤَیِّدِیْ بِالنَّصْرِ عَلٰی اَعْدَائِیْ
وَلَوْلَا نَصْرُكَ اِیَّایَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِیْنَ یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ فَاَوْلِیَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ

يعتزون يا من جعلت له الملوك نير المذلة على اعناقهم فهم من سطواته خائفون يعلم خائنة الاعين
وما تخفى الصدور وغيب ما تأتى به الازمنة والدهور يا من لا يعلم كيف هو الا هو يا من لا
يعلم ما هو الا هو يا من لا يعلمه الا هو يا من كبس الارض على الماء وسد الهواء بالسماء يا من له
اكرم الاسماء يا ذا المعروف الذى لا ينقطع ابدا يا مقيض الركب ليوسف فى البلد القفر ومخرجه
من الجب وجاعله بعد العبودية ملكا يا رادّه على يعقوب بعد ان ابيضت عيناه من الحزن
فهو كظيم يا كاشف الضر والبلوى عن ايوب وممسك يدى ابراهيم عن ذبح ابنه بعد كبر سنه
وفناء عمره يا من استجاب لزكريا فوهب له يحيى ولم يدعه فردا وحيدا يا من اخرج يونس من
بطن الحوت يا من فلق البحر لبنى اسرائيل فانجاهم وجعل فرعون وجنوده من المغرقين يا من
ارسل الرياح مبشرات بين يدى رحمته يا من لم يعجل على من عصاه من خلقه يا من استنقذ
السحرة من بعد طول الجحود وقد غدوا فى نعمته يأكلون رزقه ويعبدون غيره وقد حادّوه
ونادّوه وكذبوا رسله يا الله يا الله يا بدئ يا بديع لا ندّ لك يا دائما لا نفاد لك يا حى حين
لا حى يا محيى الموتى يا من هو قائم على كل نفس بما كسبت يا من قل له شكرى فلم يحرمنى
وعظمت خطيئتى فلم يفضحنى ورآنى على المعاصى فلم يشهرنى يا من حفظنى فى صغرى يا من
رزقنى فى كبرى يا من اياديه عندى لا تحصى ونعمه لا تجازى يا من عارضنى بالخير والاحسان
وعارضته بالاسائة والعصيان يا من هدانى للايمان من قبل ان اعرف شكر الامتنان يا من
دعوته مريضا فشفانى وعريانا فكسانى وجائعا فاشبعنى وعطشانا فاروانى وذليلا فاعز
نى وجاهلا فعرفنى ووحيدا فكثرنى وغائبا فردنى ومقلا فاغنانى ومنتصرا فنصرنى وغنيا
فلم يسلبنى وامسكت عن جميع ذلك فابتدانى فلك الحمد والشكر يا من اقال عثرتى ونفس
كربتى واجاب دعوتى وستر عورتى وغفر ذنوبى وبلغنى طلبتى ونصرنى على عدوى وان اعد
نعمك ومننك وكرائم منحك لا احصيها يا مولاى انت الذى مننت انت الذى انعمت انت
الذى احسنت انت الذى اجملت انت الذى افضلت انت الذى اكملت انت الذى
رزقت انت الذى وفقت انت الذى اعطيت انت الذى اغنيت انت الذى اقنيت

اَنْتَ الَّذِی اٰوَیْتَ اَنْتَ الَّذِی کَفَیْتَ اَنْتَ الَّذِی هَدَیْتَ اَنْتَ الَّذِی عَصَمْتَ اَنْتَ الَّذِی
سَتَرْتَ اَنْتَ الَّذِی غَفَرْتَ اَنْتَ الَّذِی اَقَلْتَ اَنْتَ الَّذِی مَكَّنْتَ اَنْتَ الَّذِی اَعْزَزْتَ
اَنْتَ الَّذِی اَعَنْتَ اَنْتَ الَّذِی عَضَدْتَ اَنْتَ الَّذِی اَیَّدْتَ اَنْتَ الَّذِی نَصَرْتَ اَنْتَ
الَّذِی شَفَیْتَ اَنْتَ الَّذِی عَافَیْتَ اَنْتَ الَّذِی اَكْرَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ
دَآئِمًا وَلَكَ الشُّكْرُ وَاصِبًا اَبَدًا ثُمَّ اَنَا یَا اِلٰهِی الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِی فَاغْفِرْهَا لِی اَنَا الَّذِی اَسَاْتُ
اَنَا الَّذِی اَخْطَاْتُ اَنَا الَّذِی هَمَمْتُ اَنَا الَّذِی جَهِلْتُ اَنَا الَّذِی غَفَلْتُ اَنَا الَّذِی سَهَوْتُ اَنَا الَّذِی
اعْتَمَدْتُ اَنَا الَّذِی تَعَمَّدْتُ اَنَا الَّذِی وَعَدْتُ وَاَنَا الَّذِی اَخْلَفْتُ اَنَا الَّذِی نَكَثْتُ اَنَا الَّذِی
اَقْرَرْتُ اَنَا الَّذِی اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَعِنْدِی وَاَبُوْءُ بِذُنُوْبِی فَاغْفِرْهَا لِی یَا مَنْ لَا تَضُرُّهٗ
ذُنُوْبُ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَنِیُّ عَنْ طَاعَتِهِمْ وَالْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُوْنَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَلَكَ
الْحَمْدُ اِلٰهِی وَسَیِّدِی اِلٰهِی اَمَرْتَنِی فَعَصَیْتُكَ وَنَهَیْتَنِی فَارْتَكَبْتُ نَهْیَكَ فَاَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَآءَةٍ
لِی فَاَعْتَذِرُ وَلَا ذَا قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ فَبِاَیِّ شَیْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ یَا مَوْلَایَ اَبِسَمْعِی اَمْ بِبَصَرِی اَمْ بِلِسَانِی اَمْ
بِیَدِی اَمْ بِرِجْلِی اَلَیْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِی وَبِكُلِّهَا عَصَیْتُكَ یَا مَوْلَایَ فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِیْلُ
عَلَیَّ یَا مَنْ سَتَرَنِی مِنَ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ اَنْ یَّزْجُرُوْنِی وَمِنَ الْعَشَآئِرِ وَالْاِخْوَانِ اَنْ یُّعَیِّرُوْنِی وَمِنَ
السَّلَاطِیْنِ اَنْ یُّعَاقِبُوْنِی وَلَوِ اطَّلَعُوْا یَا مَوْلَایَ عَلٰی مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّی اِذًا مَا اَنْظَرُوْنِی وَلَرَفَضُوْنِی
وَقَطَعُوْنِی فَهَا اَنَا ذَا یَا اِلٰهِی بَیْنَ یَدَیْكَ یَا سَیِّدِی خَاضِعٌ ذَلِیْلٌ حَصِیْرٌ حَقِیْرٌ لَا ذُوْ بَرَآءَةٍ فَاَعْتَذِرَ
وَلَا ذُوْ قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرَ وَلَا حُجَّةٍ فَاَحْتَجَّ بِهَا وَلَا قَآئِلٌ لَمْ اَجْتَرِحْ وَلَمْ اَعْمَلْ سُوْٓءًا وَمَا عَسَی الْجُحُوْدُ وَلَوْ جَحَدْتُ
یَا مَوْلَایَ یَنْفَعُنِی كَیْفَ وَاَنّٰی ذٰلِكَ وَجَوَارِحِی كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَیَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ یَقِیْنًا غَیْرَ ذِی
شَكٍّ اَنَّكَ سَآئِلِی مِنْ عَظَآئِمِ الْاُمُوْرِ وَاَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِی لَا تَجُوْرُ وَعَدْلُكَ مُهْلِكِی وَمِنْ
كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِی فَاِنْ تُعَذِّبْنِی یَا اِلٰهِی فَبِذُنُوْبِی بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَیَّ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّی فَبِحِلْمِكَ
وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّی كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الْخَآئِفِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِیْنَ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الرَّاجِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِیْنَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ السَّائِلِیْنَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ
الْمُکَبِّرِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ رَبِّیْ وَرَبُّ اٰبَآئِیَ الْاَوَّلِیْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَآئِیْ عَلَیْکَ مُمَجِّدًا
وَاِخْلَاصِیْ لِذِکْرِکَ مُوَحِّدًا وَاِقْرَارِیْ بِاٰلَآئِکَ مُعَدِّدًا وَاِنْ کُنْتُ مُقِرًّا اَنِّیْ لَمْ اُحْصِهَا لِکَثْرَتِهَا
وَسُبُوْغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا اِلٰی حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِیْ بِهٖ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِیْ وَبَرَاْتَنِیْ مِنْ
اَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ الْاِغْنَآءِ مِنَ الْفَقْرِ وَکَشْفِ الضُّرِّ وَتَسْبِیْبِ الْیُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِیْجِ الْکَرْبِ
وَالْعَافِیَةِ فِی الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِی الدِّیْنِ وَلَوْ رَفَدَنِیْ عَلٰی قَدْرِ ذِکْرِ نِعْمَتِکَ جَمِیْعُ الْعٰلَمِیْنَ
مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلٰی ذٰلِکَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَیْتَ مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ عَظِیْمٍ
رَحِیْمٍ لَا تُحْصٰی اٰلَآؤُکَ وَلَا یُبْلَغُ ثَنَآؤُکَ وَلَا تُکَافٰی نَعْمَآؤُکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَتْمِمْ عَلَیْنَا
نِعَمَکَ وَاَسْعِدْنَا بِطَاعَتِکَ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَکْشِفُ السُّوْٓءَ
وَتُغِیْثُ الْمَکْرُوْبَ وَتَشْفِی السَّقِیْمَ وَتُغْنِی الْفَقِیْرَ وَتَجْبُرُ الْکَسِیْرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِیْرَ وَتُعِیْنُ الْکَبِیْرَ
وَلَیْسَ دُوْنَکَ ظَهِیْرٌ وَّلَا فَوْقَکَ قَدِیْرٌ وَّاَنْتَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ یَا مُطْلِقَ الْمُکَبَّلِ الْاَسِیْرِ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ
الصَّغِیْرِ یَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِیْرِ یَا مَنْ لَّا شَرِیْکَ لَهٗ وَلَا وَزِیْرَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِیْ
فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ وَاَنَلْتَ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ مِنْ نِّعْمَةٍ تُوْلِیْهَا وَاٰلَآءٍ تُجَدِّدُهَا
وَبَلِیَّةٍ تَصْرِفُهَا وَکُرْبَةٍ تَکْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَیِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا
اِنَّکَ لَطِیْفٌ بِمَا تَشَآءُ خَبِیْرٌ وَّعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِیَ وَاَسْرَعُ مَنْ اَجَابَ
وَاَکْرَمُ مَنْ عَفٰی وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی وَاَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا لَیْسَ
کَمِثْلِکَ مَسْئُوْلٌ وَّلَا سِوَاکَ مَاْمُوْلٌ دَعَوْتُکَ فَاَجَبْتَنِیْ وَسَئَلْتُکَ فَاَعْطَیْتَنِیْ وَرَغِبْتُ اِلَیْکَ
فَرَحِمْتَنِیْ وَوَثِقْتُ بِکَ فَنَجَّیْتَنِیْ وَفَزِعْتُ اِلَیْکَ فَکَفَیْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَتَمِّمْ لَنَا نَعْمَآئَکَ وَهَنِّئْنَا عَطَآئَکَ
وَاکْتُبْنَا لَکَ شَاکِرِیْنَ وَلِاٰلَآئِکَ ذَاکِرِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ

مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ الرَّاغِبِينَ وَمُنْتَهَى أَمَلِ
الرَّاجِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْمًا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ
إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مُحَمَّدٌ أَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ يَا عَظِيمُ فَصَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا فَإِلَيْكَ عَجَّتِ الْأَصْوَاتُ
بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اللّٰهُمَّ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَنُورٍ
تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
أَقْلِبْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا تُخْلِنَا
مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ وَلَا لِفَضْلِ مَا
نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَائِكَ قَانِطِينَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَأَكْرَمَ
الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّينَ قَاصِدِينَ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا
وَأَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ
اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ
لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ
أَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمَ الْأَجْرِ وَكَرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ
وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ
إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ وَوَفِّقْنَا وَسَدِّدْنَا وَاقْبَلْ
تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ إِغْمَاضُ الْجُفُونِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُونِ
وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُونِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ أَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ
وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا أَسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ

وَالْاَرَضُونَ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالْاَيَادِي الْجِسَامِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ وَدِيْنِيْ وَاٰمِنْ خَوْفِيْ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ پھر آپ نے اپنے سر مبارک اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند فرمایا جیسا کہ آپ کے آنسوں آنکھوں سے دو مشکوں کی طرح چہرہ پر جاری تھے اور بلند آواز سے یہ پڑھنا شروع کیا یَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ اَسْئَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ آپ لفظ یارب کو بار بار تکرار فرماتے تھے اور جو اشخاص آپ کے ارد گرد جمع تھے وہ آپ کی دعا کو فقط سن رہے تھے اور صرف آمین کہتے جاتے تھے اور ایک دفعہ ان سب کے رونے کی آوازیں آپ کے رونے کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں، آپ اسی حالت میں وہاں غروب آفتاب تک رہے اور جب سورج غروب ہو چکا تو آپ وہاں سے مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو گئے، مؤلف کہتا ہے کہ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسین علیہ السلام کی عرفہ کی دعا کو یہیں تک نقل کیا ہے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس دعا کو زاد المعاد میں کفعمیؒ کی روایت کے مطابق نقل فرمایا ہے لیکن سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب اقبال میں بعد یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ کے اس زیادتی کو بھی نقل کیا ہے۔ اِلٰهِيْ اَنَا الْفَقِيْرُ فِيْ غِنَايَ فَكَيْفَ لَا اَكُوْنُ فَقِيْرًا فِيْ فَقْرِيْ اِلٰهِيْ اَنَا الْجَاهِلُ فِيْ عِلْمِيْ فَكَيْفَ لَا اَكُوْنُ جَهُوْلًا فِيْ جَهْلِيْ اِلٰهِيْ اِنَّ اخْتِلَافَ تَدْبِيْرِكَ وَسُرْعَةَ طَوَاءِ مَقَادِيْرِكَ مَنَعَا عِبَادَكَ الْعَارِفِيْنَ بِكَ عَنِ السُّكُوْنِ اِلٰى عَطَاءٍ وَالْيَاْسِ مِنْكَ فِيْ بَلَاءٍ اِلٰهِيْ مِنِّيْ مَا يَلِيْقُ بِلُؤْمِيْ وَمِنْكَ مَا يَلِيْقُ بِكَرَمِكَ اِلٰهِيْ وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّاْفَةِ لِيْ قَبْلَ وُجُوْدِ ضَعْفِيْ اَفَتَمْنَعُنِيْ مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُوْدِ ضَعْفِيْ اِلٰهِيْ اِنْ ظَهَرَتِ الْمَحَاسِنُ مِنِّيْ فَبِفَضْلِكَ وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ وَاِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَاوِيْ مِنِّيْ فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ اِلٰهِيْ كَيْفَ تَكِلُنِيْ وَقَدْ تَكَفَّلْتَ لِيْ وَكَيْفَ اُضَامُ وَاَنْتَ النَّاصِرُ لِيْ اَمْ كَيْفَ اَخِيْبُ وَاَنْتَ الْحَفِيُّ بِيْ هَا اَنَا اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَقْرِيْ اِلَيْكَ وَكَيْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمَا هُوَ مُحَالٌ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ اَمْ كَيْفَ اَشْكُوْ اِلَيْكَ حَالِيْ وَهُوَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَمْ كَيْفَ اُتَرْجِمُ بِمَقَالِيْ وَهُوَ مِنْكَ بَرَزٌ اِلَيْكَ

أم كيف تخيب آمالي وهي قد وفدت إليك أم كيف لا تحسن أحوالي وبك قامت إلهي ما ألطفك
بي مع عظيم جهلي وما أرحمك بي مع قبيح فعلي إلهي ما أقربك مني وأبعدني عنك وما أرأفك
بي فما الذي يحجبني عنك إلهي علمت باختلاف الآثار وتنقلات الأطوار أن مرادك مني أن تتعرف
إلي في كل شيء حتى لا أجهلك في شيء إلهي كلما أخرسني لؤمي أنطقني كرمك وكلما
آيستني أوصافي أطمعتني منتك إلهي من كانت محاسنه مساوي فكيف لا تكون مساويه
مساوي ومن كانت حقائقه دعاوي فكيف لا تكون دعاويه دعاوي إلهي حكمك
النافذ ومشيئتك القاهرة لم يتركا لذي مقال مقالا ولا لذي حال حالا إلهي كم من طاعة
بنيتها وحالة شيدتها هدم اعتمادي عليها عدلك بل أقالني منها فضلك إلهي إنك تعلم أني وإن لم
تدم الطاعة مني فعلا جزما فقد دامت محبة وعزما إلهي كيف أعزم وأنت القاهر وكيف
لا أعزم وأنت الآمر إلهي ترددي في الآثار يوجب بعد المزار فاجمعني عليك بخدمة توصلني
إليك كيف يستدل عليك بما هو في وجوده مفتقر إليك أيكون لغيرك من الظهور ما ليس لك
حتى يكون هو المظهر لك متى غبت حتى تحتاج إلى دليل يدل عليك ومتى بعدت حتى تكون
الآثار هي التي توصل إليك عميت عين لا تراك عليها رقيبا وخسرت صفقة عبد لم تجعل له من
حبك نصيبا إلهي أمرت بالرجوع إلى الآثار فارجعني إليك بكسوة الأنوار وهداية الاستبصار
حتى أرجع إليك منها كما دخلت إليك منها مصون السر عن النظر إليها ومرفوع الهمة عن
الاعتماد عليها إنك على كل شيء قدير إلهي هذا ذلي ظاهر بين يديك وهذا حالي لا يخفى عليك
منك أطلب الوصول إليك وبك أستدل عليك فاهدني بنورك إليك وأقمني بصدق العبودية
بين يديك إلهي علمني من علمك المخزون وصني بسترك المصون إلهي حققني بحقائق أهل القرب
واسلك بي مسلك أهل الجذب إلهي أغنني بتدبيرك لي عن تدبيري وباختيارك عن اختياري
وأوقفني على مراكز اضطراري إلهي أخرجني من ذل نفسي وطهرني من شكي وشركي قبل
حلول رمسي بك أنتصر فانصرني وعليك أتوكل فلا تكلني وإياك أسأل فلا تخيبني وفي
فضلك أرغب فلا تحرمني وبجنابك أنتسب فلا تبعدني وببابك أقف فلا تطردني إلهي تقدس

رضاك ان يكون له علة منك فكيف يكون له علة مني الهي انت الغني بذاتك ان يصل
اليك النفع منك فكيف لا تكون غنيا عني الهي ان القضاء والقدر غلبني وان الهوى بوثائق
الشهوة اسرني فكن انت النصير لي حتى تنصرني وتبصرني واغنني بفضلك حتى استغني بك
عن طلبي انت الذي اشرقت الانوار في قلوب اوليائك حتى عرفوك ووحدوك وانت الذي
ازلت الاغيار عن قلوب احبائك حتى لم يحبوا سواك ولم يلجؤوا الى غيرك انت المؤنس لهم حيث
اوحشتهم العوالم وانت الذي هديتهم حيث استبانت لهم المعالم ماذا وجد من فقدك وما
الذي فقد من وجدك لقد خاب من رضي دونك بدلا ولقد خسر من بغى عنك متحولا كيف
يرجى سواك وانت ما قطعت الاحسان وكيف يطلب من غيرك وانت ما بدلت عادة الامتنان
يا من اذاق احبائه حلاوة المؤانسة فقاموا بين يديه متملقين ويا من البس اوليائه ملابس هيبته
فقاموا بين يديه مستغفرين انت الذاكر قبل الذاكرين وانت البادي بالاحسان قبل توجه
العابدين وانت الجواد بالعطاء قبل طلب الطالبين وانت الوهاب ثم لما وهبت لنا من المستقرضين
الهي اطلبني برحمتك حتى اصل اليك واجذبني بمنتك حتى اقبل عليك الهي ان رجائي
لا ينقطع عنك وان عصيتك كما ان خوفي لا يزايلني وان اطعتك فقد دفعتني العوالم
اليك وقد اوقعني علمي بكرمك عليك الهي كيف اخيب وانت املي ام كيف اهان
وعليك متكلي الهي كيف استعز وفي الذلة اركزتني ام كيف لا استعز واليك
نسبتني الهي كيف لا افتقر وانت الذي في الفقراء اقمتني ام كيف افتقر وانت الذي
بجودك اغنيتني وانت الذي لا اله غيرك تعرفت لكل شيء فما جهلك شيء وانت الذي
تعرفت الي في كل شيء فرأيتك ظاهرا في كل شيء وانت الظاهر لكل شيء يا من استوى
برحمانيته فصار العرش غيبا في ذاته محقت الاثار بالاثار ومحوت الاغيار بمحيطات
افلاك الانوار يا من احتجب في سرادقات عرشه عن ان تدركه الابصار يا من تجلى بكمال
بهائه فتحققت عظمته الاستواء كيف تخفى وانت الظاهر ام كيف تغيب وانت الرقيب
الحاضر انك على كل شيء قدير والحمد لله وحده

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو بے طلب عطا کرنے والا ہے بے پایاں کرم کا مالک ہے، نہ کوئی اس کے فیصلے کو ٹوک سکتا ہے، نہ کوئی اس کی عطا کو روک سکتا ہے اور نہ اس کی جیسی کوئی شے ایجاد کر سکتا ہے۔ اس نے بے مثال چیزیں ایجاد کی ہیں اور اپنی حکمت کاملہ سے ہر صنعت کو محکم بنایا ہے۔ زمانہ کی ایجادات اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں اور امانتیں اس کی بارگاہ میں ضائع نہیں ہوتیں۔ ہر عمل کرنے والے کو جزا دینے والا، ہر قناعت کرنے والے کو صلہ عطا کرنے والا، اور ہر فریاد کرنے والے پر رحم کھانے والا ہے۔ منافع کا نازل کرنے والا اور روشن و تابناک نور کے ساتھ کتاب جامع کا اتارنے والا ہے۔ ہر ایک کی دعا سننے والا، ہر ایک کے رنج کا دفع کرنے والا، درجات کا بلند کرنے والا اور جباروں کا قلع قمع کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ بے مثال اور ہر ایک کی سننے والا، ہر چیز کا دیکھنے والا اور ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

خدایا میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ مجھے اقرار ہے کہ تو میرا پروردگار ہے، تیری بارگاہ میں مجھے پلٹ کر آنا ہے۔

تو نے مجھ پر اس وقت سے انعامات شروع کئے ہیں جب میں کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ مجھے خاک سے پیدا کیا۔ مختلف صلبوں سے گذارا۔ زمانے کے حوادث، دہر کے اختلافات، سن و سال کی تغیرات و انقلابات سے محفوظ رکھا۔ میرا سفر ایک مدت تک اصلاب سے ارحام کی طرف جاری رہا اور آخر میں یہ تیرا کرم ہوا کہ تو نے اس دنیا میں بھیج دیا، لیکن اپنے کمال رحم و کرم اور تمام لطف و احسان کی بنا پر ان سربراہان کفر کی حکومت میں نہیں بھیجا جنہوں نے تیرے عہد کو توڑا اور تیرے اصولوں کو جھٹلایا۔ بلکہ اس ماحول میں بھیجا جہاں آسان ہدایت کے انتظامات تھے اور پھر اسی میں میری نشوونما کا انتظام کیا۔ اس خلقت و تربیت سے پہلے بھی تیرا بہترین برتاؤ اور کامل ترین انعام یہ تھا کہ تو نے ایک قطرہ نجس سے پھر بنایا اور عجیب تر بنایا۔ گوشت، خون اور کھال کے درمیان تین تین پردوں میں رکھا اور خود مجھے بھی میری خلقت سے آگاہ نہ کیا میرے معاملات کو اپنے ہاتھوں میں رکھا اور مجھے میرے حال پر نہیں چھوڑ دیا۔ اب جو تو نے دنیا میں بھیجا تو ہدایت و رہنمائی کے سارے انتظامات کے ساتھ مکمل برابر اور کامل الخلقت پیدا کیا۔ میں گہوارہ میں بچہ رہا تو تو نے حفاظت کا انتظام کیا۔ غذا کے لئے تازہ دودھ فراہم کیا۔ پالنے والی عورتوں کو مہربان بنادیا۔ رحم دل ماؤں کو کفیل اور نگراں بنادیا۔ جنات کے آسیب سے محفوظ رکھا۔ زیادتی اور کمی سے بچائے رکھا۔ بے شک اے خدائے رحیم

وکریم تیری ہستی بہت بلند و برتر ہے۔

اس کے بعد جب میں بولنے کے لائق ہوا تو تو نے اور مکمل نعمتیں دیں اور تربیت کے ذریعہ ہر سال مجھے آگے بڑھایا۔ یہاں تک کہ جب میری فطرت کامل ہوگئی اور میرے قویٰ مضبوط ہوگئے تو تو نے اپنی حجت کو لازم قرار دے دیا۔ مجھے معرفت کا افہام کیا اپنی حکمت کے عجائبات سے مدہوش بنایا۔ اور زمین و آسمان کی عجیب ترین مخلوقات کے سمجھنے کے لئے مجھے بیدار مغز بنادیا اور پھر اپنی یاد، اپنے شکریہ اور اپنی طاعت و عبادت کے لئے ہوشیار کر دیا۔ اتنی صلاحیت دی کہ رسولوں کے پیغامات کو سمجھ سکوں۔ اتنی آسانی فراہم کی کہ تیری مرضی کی باتوں کو قبول کرسکوں اور پھر ان سب مواقع پر اپنی مدد اور اپنے لطف وکرم واحسان سے محروم ہنیں رکھا۔ مجھے بہترین مٹی سے پیدا کیا اور پھر اسی ایک نعمت پر اکتفا ہنیں کی بلکہ طرح طرح کی غذائیں دیں۔ قسم قسم کے لباس دیئے تیرا احسان میرے اوپر عظیم اور تیرا لطف قدیم ہے۔

پھر جب ساری نعمتوں کو مکمل کردیا اور ساری بلاؤں کو دفع کردیا تو بھی میری جہالت اور میری جسارت تجھے کرم سے روک ہنیں سکی اور تو نے اس راستہ کی رہنمائی کی جو تجھ سے قریب تر بنا سکے اور ان اعمال کی توفیق دی جو تیری بارگاہ میں تقریب کا باعث بن سکیں۔ اب بھی جب میں دعا کرتا ہوں تو تو قبول کرلیتا ہے اور جب سوال کرتا ہوں تو عطا کر دیتا ہے۔ جب اطاعت کرتا ہوں تو شکریہ ادا کرتا ہے اور جب شکریہ ادا کرتا ہوں تو مزید دے دیتا ہے۔ یہ سب در حقیقت تیرے احسانات وانعامات کی تکمیل ہے اور اس کے علاوہ کچھ ہنیں۔ تو پاک، بے نیاز، پیدا کرنے والا واپس لے جانے والا، قابل حمد وثنا اور مالک مجد و بزرگی ہے۔ تیرے نام پاکیزہ اور تیری نعمتیں عظیم ہیں۔ خدایا میں تیری کن کن نعمتوں کو شمار کروں اور کیسے کیسے یاد رکھوں، تیرے کس کس عطیہ کا شکریہ ادا کروں جب کہ ساری نعمتیں بڑے بڑے شمار کرنے والوں کے حصار سے بالاتر اور بڑے بڑے حافظہ والوں کے علم کی رسائی سے بلند تر ہیں۔ اس کے علاوہ جن نقصانات، مصائب اور بلاؤں کو تو نے ٹالا ہے وہ اس عافیت ومسرت سے کہیں زیادہ اہم ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے اور جو میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

پروردگار میں اپنے ایمان کی حقیت اپنے یقینِ محکم، خالص اور واضح توحید، ضمیر کے پوشیدہ اسرار، نور بصارت کی گذرگاہوں، صفحہ پیشانی کے خطوط، سانس کے گذرنے کے شگاف، قوت شامہ کے خزانوں، قوت سماعت تک آواز پہونچنے کے سوراخوں، ہونٹوں کے اندر دبے ہوئے رموز، زبان کی حرکت سے نکلے ہوئے الفاظ، دہن کے اوپر اور نیچے کے جبڑوں کے ارتباط کی جگہوں، داڑھ کے اگنے کے مقامات، کھانے پینے کی سہولت کے راستے، کاسہ سر کو سنبھالنے والے استخوان، گردن کے

اعصاب کے ارتباط کی وسعتوں، سینہ کی فضاؤں، گردن کے رشتوں کو سنبھالنے والے اعصاب، قلب کے پردہ کو روکنے والے ڈورے، جگر کے ٹکڑوں کو جمع کرنے والے اجزا، پہلو، جوڑ بند، قوائے عمل، اطراف انگشت کے محتویات و مشتملات، گوشت، خون، بال، کھال، اعصاب، شرائین، استخوان، مغز، رگیں، جوارح اور دوران رضاعت و شیر خواری مرتّب ہونے والے اجزاء، بدن اور زمین نے جو میرے وجود کا بار اٹھار کھا ہے اور اپنی نیند، بیداری، حرکات و سکنات، رکوع و سجود، سب کے حوالے سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر میں ارادہ بھی کروں اور کوشش بھی کروں کہ آخر زمانہ تک زندہ رہ کر تیری کسی ایک نعمت کا شکریہ ادا کروں تو یہ ناممکن ہے۔ مگر یہ کہ تیرا احسان بھی شامل حال ہو جائے۔ مگر وہ خود بھی تو ایک شکریہ کا طلب گار ہے۔ میرے اوپر ہر وقت ایک نیا احسان ہے اور جس سے ہر آن ایک نئے شکریہ کا تقاضا، بیشک میں کیا اگر میرے ساتھ تمام شمار کرنے والے انسان شریک ہو کر تیرے جدید وقدیم احسانات کی انتہا دریافت کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکتے اور نہ انھیں شمار کر سکتے ہیں۔ اور یہ ممکن بھی کس طرح ہوگا جبکہ تو نے خود اپنی کتاب ناطق اور خبر صادق کے ذریعہ یہ اعلان کر دیا ہے کہ "اگر تم سب مل کر بھی میری نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو نہیں کر سکتے ہو۔"

بے شک تیری کتاب صادق، تیری خبر سچی اور تیرا بیان حق ہے۔

تیرے انبیاء و مرسلین نے تیری وحی اور شریعت کو مکمل طریقہ سے پہنچایا ہے اور میں خود بھی اپنی کوشش، ہمت، حدّ اطاعت اور وسعت و امکان بھر اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور اس پر اپنے ایمان و یقین کا اعلان کرتا ہوں کہ ساری تعریف اس خدا کے لئے جس کا کوئی بیٹا نہیں کہ اس کی میراث کا مالک ہو جائے کوئی شریک نہیں ہے کہ ایجادات میں جھگڑا کرے کوئی ولی و سرپرست نہیں ہے کہ صنعت میں تعاون کرے۔ وہ پاک و پاکیزہ اور بے نیاز ہے۔ اگر زمین و آسمان میں اس کے علاوہ کوئی بھی خدا ہوتا تو زمین و آسمان دونوں برباد ہو جاتے اور ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہو جاتے۔ وہ پاک و بے نیاز ایک، اکیلا اور سب سے مستغنی ہے، نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا اور نہ ہمسر، میں اس کی اس حمد کا اعلان کرتا ہوں جو ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے حمد کے برابر ہے۔ خدا خیر المرسلین، خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی آلِ طیبین و طاہرین پر رحمتیں نازل فرمائے۔

خدایا مجھے ایسا بنا دے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈروں کہ جیسے تجھے دیکھ رہا ہوں۔ اپنے تقویٰ سے میری امداد فرما اور معصیت سے مجھے شقی اور بدبخت نہ بنا۔ اپنے فیصلہ کو میرے حق میں بہتر قرار دے اور اپنے مقدرات کو میرے لئے مبارک بنا دے تاکہ جس چیز کو تو نے دیر میں رکھا ہے اس کی جلدی نہ کروں اور جس چیز کو مقدم کر دیا ہے اس کی تاخیر نہ

چاہوں ۔ خدایا مجھ کو دل کا غنی بنا دے ۔ میرے نفس میں یقین، عمل میں اخلاص بصارت میں نور اور دین میں بصیرت عطا فرما ۔ میرے لئے اعضاء وجوارح کو مفید قرار دے اور سماعت وبصارت کو میرا وارث بنا دے ۔ ظلم کرنے والوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما اور ان سے میرا انتقام میری نظروں کے سامنے لے لے تاکہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو ۔ خدایا میرے رنج کو دور فرما ۔ میرے مخفی امور کی پردہ پوشی فرما ۔ میری خطاؤں کو بخش دے ۔ شیطان کو مجھ سے دور رکھ، میری گرفتاریوں میں رہائی عطا فرما اور دنیا وآخرت میں مجھے بلند ترین درجات پر فائز فرما۔

خدایا! تیرا شکر کہ تونے پیدا کیا تو سماعت وبصارت سمیت پیدا کیا ۔ تیرا شکر کہ تونے خلق کیا تو کامل خلق کیا ۔

یہ صرف تیری رحمت ہے ورنہ تو میری تخلیق سے بے نیاز تھا ۔ خدایا جس طرح تونے تخلیق میں خلقت کو معتدل بنایا ہے اور تصویر میں صورت کو حسین اور متناسب بنایا ہے مجھ پر احسان کرکے میرے نفس میں عافیت عطا کی ہے ۔ مجھے محفوظ رکھا ہے اور توفیق کرامت فرمائی ہے ۔ مجھ پر انعام کیا ہے اور مجھے ہدایت دی ہے ۔ مجھے احسان کے قابل بنایا ہے اور ہر خیر کا ایک حصہ عطا کیا ہے ۔ مجھے کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے، مجھے بے نیاز بنایا ہے اور سرمایہ وعزت عطا کی ہے ۔ میری مدد کی ہے اور مجھے معزز بنایا ہے، مجھے اپنی خاص کرامت سے ستر پوشی کرنے والا لباس دیا ہے اور

اپنی مخصوص رحمت سے مشکلات کو آسان بنایا ہے ۔ خدایا تو اب محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما، اور زمانہ کے مہلکات اور روز وشب کے تصرفات کے مقابلہ میں میری مدد فرما ۔ دنیا کے ہولناک مواقع اور آخرت کے رنج افزا مراحل سے نجات عطا فرما اور روئے زمین کے ظالموں کی تدبیروں سے محفوظ فرما ۔ خدایا جس چیز کا مجھے خوف ہے اس کے لئے کفایت فرما اور جس چیز سے پرہیز کرتا ہوں اس سے بچالے ۔ میرے نفس اور دین میں میری حراست فرما اور میرے سفر میں میری حفاظت فرما ۔ اہل ومال کی کمی پوری فرما اور جو رزق دیا ہے اس میں برکت عطا فرما ۔ مجھے خود میرے نزدیک ذلیل بنا دے اور لوگوں کی نگاہوں میں صاحب عزت قرار دے ۔ جن وانس کے شر سے صحیح وسالم رکھنا اور گناہوں کی بنا پر مجھے رسوا نہ کرنا ۔ میرے اسرار کو بے نقاب نہ فرمانا اور میرے اعمال میں مجھے مبتلا نہ کرنا ۔ جو نعمتیں دے دی ہیں انھیں واپس نہ لینا اور اپنے علاوہ کسی غیر کے حوالے نہ کرنا ۔ خدایا! تو مجھے اپنے علاوہ کس کے حوالے کرے گا؟ اقربا کے حوالے کرے گا، کہ قطع تعلق کرلیں یا دور والوں کو سپرد کرے گا کہ حملہ آور ہو جائیں یا مجھے کمزور بنا دینے والوں کے حوالے کردے گا جبکہ تو ہی میرا رب اور میرے امور کا مالک ہے ۔ خدایا! میں تجھ سے اپنی غربت، وطن سے دوری اور صاحبان اختیار کی نگاہوں میں اپنی ذلت کی فریاد کرتا ہوں ۔ خدایا! مجھ پر اپنا غضب نازل نہ فرمانا کہ تونے غضب سے آزاد کر دیا تو مجھے

کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ تو پاک و بے نیاز ہے اور تیری عافیت میرے لئے
بہت وسیع ہے۔ پروردگارا میں تیرے روئے روشن کے واسطہ سے جس نے
زمین وآسمان کو منور کر دیا ہے اور ظلمتوں کو کافور بنا دیا ہے اور اولین
وآخرین کے امور کی اصلاح کر دی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ میری موت
تیرے غضب کے عالم میں نہ ہو اور مجھ پر تیری ناراضگی کا نزول نہ ہو، میں
بار بار گذارش کرتا ہوں کہ عذاب نازل ہونے سے پہلے مجھ سے راضی ہو جا
اور اپنی ناراضگی کو لطف وکرم میں تبدیل کر دے۔ تیرے علاوہ کوئی خدا
نہیں ہے۔ تو شہر محترم، مشعرالحرام اور اس عذاب سے آزاد کرانے والے
قدیم ترین گھر کا مالک ہے جسے تو نے برکتوں سے بھر دیا ہے اور سب لوگوں
کے لئے جائے امن بنا دیا ہے۔ اے خدا! جس نے اپنے حلم سے عظیم
ترین گناہوں کو معاف کیا ہے اور اپنے فضل وکرم سے مکمل ترین نعمتیں
عطا کی ہیں۔ اے خدا! جس نے اپنے کرم سے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اے
شدتوں کے لئے ذخیرہ، بندگان، تنہائیوں کے ساتھی، رنج وغم کے فریاد
رس، نعمتوں کے مالک، میرے اور میرے بزرگان خاندان ابراہیمؑ و
اسماعیلؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کے مالک، جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل اور
خاتم النبین محمد مصطفٰیؐ اور ان کی آلِ طیبین وطاہرین کے پروردگار۔
توریت وزبور وانجیل وقرآن کے نازل کرنے والے۔ کھٰیٰعص وطٰہٰ ویٰس
اور قرآن حکیم کے عرش اعظم سے اتارنے والے۔ تو اس وقت بھی میری

پناہ گاہ ہے جب وسیع ترین راستے بھی مشکل ہو جائیں اور بے پناہ وسعتیں
رکھنے والی زمین بھی تنگ ہو جائے تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا
تو گرتے ہوئے کو سہارا دینے والا ہے۔ تیری پردہ پوشی نہ ہوتی تو میں رسوا
ہو جاتا کہ تو دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرنے والا ہے اور تیری کمک نہ
ہوتی تو میں بالکل مغلوب ہو جاتا۔

اے وہ خدا! جس نے بلندی اور رفعت کو اپنے لئے مخصوص رکھا
ہے اور چاہنے والے اسی کی عزت سے صاحبِ عزت بنے ہوئے ہیں۔ اے
وہ خدا! جس کے سامنے بادشاہوں نے ذلت اور خاکساری کا طوق اپنی
گردن میں ڈال رکھا ہے اور اس کی ہیبت سے لرزہ براندام ہیں۔ وہ آنکھوں
کے خیانت کار اشاروں اور دل کے ہمہ رنگ رازوں سے باخبر ہے اور اسے
آنے والے زمانوں کے تمام حالات وکیفیات کی اطلاع ہے۔ اے وہ خدا!
جس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے اور کیسا ہے کہ اس کا
علم صرف اس کے پاس ہے۔ اے زمین کو پانی پر روکنے والے اور ہوا کے
راستوں کو آسمانوں سے بند کرنے والے۔ اے وہ خدا! جس کے نام بزرگ
ترین ہیں اور جس کی نیکیاں ختم ہونے والی نہیں ہیں۔ اے صحرائے بے
آب وگیاہ میں یوسفؑ کے لئے قافلے کے روکنے والے! اور انھیں کنویں سے
نکال کر غلامی کی کیفیت سے بادشاہت تک پہنچانے والے! اے شدت
گریہ سے آنکھوں کے سفید ہو جانے کے بعد انھیں یعقوبؑ تک پلٹا دینے

والے - اے ایوبؑ کی بلاؤں اور مصیبتوں کے دور کرنے والے اور اے ابراہیمؑ کی ضعیفی میں ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹے کے ذبح کے امتحان سے روکنے والے! اے زکریاؑ کی دعا کو قبول کر کے یحییٰؑ جیسا فرزند عطا کرنے والے اور انھیں تنہائی اور بے وارثی کی مصیبت سے بچانے والے - اے یونسؑ کو شکم ماہی سے نکالنے والے - اے سینۂ سمندر کو چاک کر کے بنی اسرائیل کو نجات دلانے والے اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دینے والے -! اے اپنی رحمتِ خاص سے ہواؤں کو خوشگوار موسم کی بشارت دے کر بھیجنے والے! اے اپنی گناہگار مخلوقات پر جلدی عذاب نہ کرنے والے اور موسیٰؑ کے مقابلہ میں آنے والے جادوگروں کو عذاب سے بچا لینے والے جب کہ انھوں نے بہت دنوں تک حقائق کا انکار کیا تھا اور رزق خدا کھا کر غیر خدا کی عبادت کی تھی اور اس کے رسولوں کی تکذیب کر کے ان سے برسرپیکار رہ چکے تھے - اے اللہ اے اللہ!! اے بے مثل ایجاد کرنے والے اور بے مثال پیدا کرنے والے - تیرا کوئی جواب نہیں ہے اور تو ہمیشہ سے ہے تجھے فنا نہیں ہے - تو اس وقت بھی زندہ رہنے والا ہے جب کوئی ذی حیات نہ رہ جائے - اے مُردوں کو زندہ کرنے والے اور ہر نفس کے اعمال و افعال کی نگرانی کرنے والے! اے وہ خدا جس کا شکریہ میں نے بہت کم ادا کیا ہے - لیکن اس نے نعمتوں سے محروم نہیں رکھا ہے - میری خطائیں بہت عظیم رہی ہیں لیکن اس نے رسوا نہیں کیا ہے - مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اسے مشہور نہیں کیا ہے - اس نے بچپنے میں بھی میری حفاظت کی ہے اور ضعیفی میں بھی مجھے رزق دیا ہے - اے وہ خدا! جس کی نعمتیں میرے پاس بیشمار ہیں اور اس کے الطاف و مکارم ناقابل معاوضہ ہیں - اے وہ خدا! جس نے میرا سامنا خیر و احسان کے ساتھ کیا ہے، جبکہ میں نے اس کا مقابلہ برائی اور عصیان سے کیا ہے - اے وہ خدا! جسے میں نے حالتِ مرض میں پکارا تو شفا دے دی - برہنگی میں آواز دی تو لباس عطا فرما دیا - بھوک میں پکارا تو غذا دے دی - پیاس میں فریاد کی تو پانی پلا دیا - ذلت میں پکارا تو عزت دے دی - جہالت میں پکارا تو معرفت دے دی - اکیلے میں آواز دی تو کثرت دے دی - غائب کے بارے میں التماس کی تو واپس پہنچا دیا - غربت میں فریاد کی تو غنی بنا دیا - ظلم کے مقابلہ میں کمک مانگی تو عطا فرما دیا - مالداری میں پکارا تو نعمت واپس نہیں لی اور کچھ نہ مانگا تو از خود عطا کر دیا - اے وہ خدا جس نے لغزشوں میں سہارا دیا - رنج و غم سے نجات دی - دعا کو قبول کیا - مخفی امور کی پردہ پوشی کی - گناہوں کو معاف کیا - مقصد کو پورا کیا - دشمنوں کے مقابلہ میں میری مدد کی میں تیری نعمتوں، تیرے احسانات اور تیری عظیم بخششوں کو شمار کرنا بھی چاہوں تو ہرگز شمار نہیں کر سکتا -

مالک تو ہی وہ ہے جس نے احسان کیا ہے - تو ہی وہ ہے جس نے انعام دیا ہے - تو ہی وہ ہے جس نے لطف و احسان کیا ہے - تو ہی وہ ہے

جس نے بہترین برتاؤ کیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے فضل و کرم کیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے کامل نعمتیں عطا کی ہیں ۔ تو ہی وہ ہے جس نے رزق دیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے توفیق دی ہے تو ہی وہ ہے جس نے عطا کیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے غنی بنایا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے منتخب نعمتیں عطا کی ہیں ۔ تو ہی وہ ہے جس نے پناہ دی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے کفایت کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہدایت کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہمیں لغزشوں اور خطروں سے محفوظ رکھا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے پردہ پوشی کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے مغفرت کی ہے تو نے ہی گناہوں کے عذر کو قبول کیا ۔ تو ہی وہ ہے جس نے لغزشوں کو سہارا دیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے طاقت دی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے عزت رعب و دبدبہ عطا کیا ۔ تو ہی وہ ہے جس نے امداد کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے زورِ بازو عطا کیا ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے تائید کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے نصرت کی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے شفا دی ہے ۔ تو ہی وہ ہے جس نے عافیت دی ہے اور تو ہی وہ ہے جس نے بزرگی عطا کی ہے ۔ تو صاحب برکت و عظمت ہے ۔ تیری حمد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور تیرا شکریہ بے حساب و بے نہایت ہے ۔ اب اس کے بعد میرا حال زار یہ ہے کہ میں وہ بندہ گناہگار ہوں جسے اپنے گناہوں کا اقرار اور اپنی خطاؤں کا اعتراف ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے برائیاں کی ہیں ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خطائیں کی ہیں ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے گناہوں کا ارادہ کیا ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے جہالت سے کام لیا ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے غفلت برتی ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس سے سہو و نسیان عارض ہوا ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے قصداً گناہ کیے ہیں میں ہی وہ ہوں جس نے جان بوجھ کر غلط اقدامات کئے ہیں ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے بیشمار وعدے کئے ہیں ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے وعدہ خلافی کی ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے عہدوں کو توڑا ہے ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ نعمتیں مجھ پر نازل ہوتی رہیں اور اب بھی میرے پاس ہیں لیکن میں برابر گناہوں میں مبتلا رہا ہوں ۔ پروردگارا! مجھے معاف فرما دے کہ مجھ جیسے بندوں کے گناہوں سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہوتا ۔ تو ہر ایک کی عبادت سے بے نیاز ہے اور ہر نیک عمل کرنے والے کو اپنی توفیق و تائید سے سہارا بھی دیتا رہتا ہے ۔ میرے مالک اور میرے پروردگار ساری حمد تیرے لئے ہے ۔ خدایا تو نے مجھے حکم دیا ہے تو میں نے سرتابی کی ہے اور منع کیا ہے میں نے اطاعت نہیں کی ہے ۔ اب میرے پاس برائت کے لئے کوئی عذر نہیں ہے اور عذاب کو دفع کرنے کے لئے کوئی صاحبِ طاقت بھی نہیں ہے ۔ میں کس طرح تیرا سامنا کروں اور کس کے سہارے تیری بارگاہ میں حاضری دوں ۔ اس سماعت کے سہارے یا اس بصارت کے ذریعہ ۔ اس زبان کے سہارے یا اس دل کے سہارے ۔ اس ہاتھ کے وسیلہ سے یا ان پیروں کے سہارے سے ؟ یہ

سب ہی تو تیری نعمتیں ہیں اور ان سب ہی سے تو میں نے تیری معصیت کی ہے - یہ سب ہی تو میرے خلاف تیری حجتیں اور دلیلیں ہیں - میرے پروردگار! جس نے میری برائیوں کو میرے ماں باپ سے بھی مخفی رکھا ہے اور انھیں جھڑکنے نہیں دیا ہے - عشیرہ و قبیلہ سے مخفی رکھا ہے اور انھیں سرزنش نہیں کرنے دی ہے - حکام و سلاطین سے پوشیدہ رکھا ہے اور انھیں سزا نہیں دینے دی ہے - جبکہ یہ تیری طرح ساری حرکتوں پر مطلع ہوتے تو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہ دیتے اور مجھے بالکل نظرانداز کر دیتے بلکہ مجھ سے قطع تعلق کر لیتے - اب میں تیری بارگاہ میں خشوع و خضوع، تواضع وانکساری اور اپنی حقارت وذلت کے ساتھ حاضر ہوں - نہ برائتِ ذمہ کے لئے کوئی عذر رکھتا ہوں اور نہ گناہوں سے بچانے والا کوئی طاقتور سہارا - نہ میرے پاس کوئی دلیل ہے جس سے استدلال کروں اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ گناہ میں نے نہیں کیا ہے یا یہ برائی مجھ سے نہیں ہوئی ہے - میں تو انکار بھی نہیں کر سکتا ہوں اور انکار کروں بھی تو کیا فائدہ ہوگا جب کہ سارے اعضاء وجوارح میرے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں اور مجھے خود بھی اس بات کا یقین ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تو ان بڑے بڑے امور کے بارے میں سوال ضرور کرے گا اور تو حاکم عادل ہے تیرے یہاں ظلم کا گذر نہیں ہے - لیکن خدایا میرے لئے تو انصاف وعدل بھی تباہ کن ہے، میں تو تیرے عدل وانصاف سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں

اور صرف فضل وکرم کا معاملہ چاہتا ہوں - میرے پروردگار! تو اگر عذاب بھی کرے گا تو یہ میرے گناہوں کا نتیجہ ہوگا کہ تیری حجت تمام ہو چکی ہے اور تو معاف بھی کر دے گا تو یہ تیرے حلم وجود وکرم کا نتیجہ ہوگا کہ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے - تو پاک اور بے نیاز ہے اور میں ظلم کرنے والوں میں ہوں -

تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں استغفار کرنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں توحید کا کلمہ پڑھنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں خوفزدہ ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں لرزہ براندام ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں امیدواروں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں رغبت رکھنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری تسبیح کرنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری بزرگی کا اعتراف کرنے والوں میں ہوں - تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میرا اور میرے آباؤ اجداد سب کا پروردگار بھی ہے - پروردگار یہ میری حمد وثنا تیری بزرگی کے اقرار کے ساتھ ہے - اور یہ میرا اخلاصِ ذکر تیری توحید کے اعتراف کے ہمراہ ہے - میں تیری نعمتوں کا ایک ایک کر کے اقرار کرتا ہوں، اور پھر یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ کوئی انھیں شمار نہیں کر سکتا وہ بے حد وبے حساب اور بے نہایت وبیشمار ہیں - کامل بھی

ہے اور واضح و روشن اور قدیم و جدید بھی، تیری نعمتوں کا سلسلہ روزِ اول سے جاری ہے ۔ جس دن سے تو نے مجھے خلق کیا اور میری زندگی کا آغاز کیا تھا وہ نعمتیں یہ ہیں کہ تو نے فقیری میں بے نیازی دی ہے ۔ نقصانات کو رفع کیا ہے ۔ سہولتوں کے انتظامات کئے ہیں ۔ سختیوں کو دور کیا ہے ۔ رنج والم کو برطرف کیا ہے ۔ بدن میں عافیت دی ہے ۔ دین میں سلامتی دی ہے اور یہ نعمتیں اس قدر بے حساب ہیں کہ اگر اولین وآخرین مل کر میری مدد کریں اور میں ان کا حساب کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا اور نہ وہ سب کر سکتے ہیں ۔ تو پاک و پاکیزہ اور بلند و برتر ہے ۔ تو ربِ کریم و عظیم و رحیم ہے اور تیری نعمتوں کا شمار نہیں ۔ تیری حمد و ثنا کی منزل تک کوئی پہونچ نہیں سکتا اور تیری نعمتوں کا بدلہ ممکن نہیں ہے ۔ پروردگارا محمدؐ وال محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے اوپر اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے اور اپنی اطاعت سے نیک بخت بنادے کہ تو پاک و بے نیاز اور وحدہٗ لاشریک ہے ۔

خدایا! تو مضطر لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے ۔ برائیوں کو دفع کرتا ہے ۔ ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرتا ہے ۔ بیماروں کو شفا دیتا ہے ۔ فقیروں کو غنی بناتا ہے ۔ دل شکستہ کے دل کو جوڑتا ہے ۔ بچوں پر رحم کرتا ہے ۔ بڑوں کو مدد بہم پہنچاتا ہے ۔ تیرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے اور تجھ سے بالاتر کوئی صاحبِ طاقت نہیں ہے تو خدائے علی و کبیر ہے ۔

اے پابستہ زنجیر اسیروں کو رہائی دلانے والے ۔ اے کمسن بچوں کو روزی دینے والے ۔ اے خوفزدہ طالبانِ پناہ کو پناہ دینے والے ۔ اے وہ خدا جس کا کوئی شریک اور وزیر نہیں ہے ۔ محمدؐ وال محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور آج کی شام مجھے وہ سب کچھ عطا فرمادے جو تو نے کسی بھی نیک بندے کو عطا کیا ہے ۔ ظاہری نعمتوں کا تسلسل، باطنی نعمتوں کی تجدید، بلاؤں سے نجات، رنج و غم کا دفعیہ، دعاؤں کی استجابت، نیکیوں کی قبولیت، برائیوں کی پردہ پوشی وغیرہ ۔ تو لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ۔ اور ہر شے پر قادر و قدیر بھی ۔ خدایا! جس جس کو پکارا جاتا ہے ان میں تو سب سے زیادہ قریب ہے اور جو جو لبیک کہنے والا ہے، ان میں تو سب سے جلدی قبول کرنے والا ہے ہر معاف کرنے والے سے زیادہ کریم اور ہر عطا کرنے والے سے زیادہ بخشنے والا ہے ۔ ہر مشغول سے زیادہ سننے والا ہے اور دنیا وآخرت کا رحمان ورحیم ہے ۔ تیرے جیسا کوئی قابلِ سوال نہیں ہے اور تیرے علاوہ کوئی امیدوں کا مرکز نہیں ہے ۔ میں نے تجھے پکارا تو تو نے قبول کیا ۔ تجھ سے مانگا تو تو نے عطا کر دیا ۔ تیری طرف رغبت کی تو تو نے رحم کیا اور تجھ پر بھروسہ کیا تو تو نے نجات عطا کر دی ۔ تیری پناہ مانگی تو تو اکیلا ہی کافی ہو گیا ۔ خدایا! اپنے بندے، اپنے رسول و نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آلِ طیبین وطاہرین پر رحمت نازل فرمانا اور ہمارے لئے اپنی نعمتوں کو مکمل فرما دے ۔ ہر عطا کو خوشگوار بنادے اور ہمارا نام شکر گزاروں میں اور نعمتوں

کو یاد رکھنے والوں میں درج کر دے۔ آمین یارب العالمین۔

خدایا! اے وہ پروردگار جس کی ملکیت کے ساتھ اختیارات بھی ہیں اور جس کے اختیارات کے ساتھ قہاری بھی ہے۔ جس نے عاصیوں کی پردہ پوشی کی ہے۔ استغفار کرنے والوں کو معاف کیا ہے۔ اے طلبگاروں اور رغبت کرنے والوں کی منزلِ آخر۔ امیدواروں کی امیدوں کی آماجگاہ۔ ہر شے پر علمی احاطہ رکھنے والے اور عذر خواہوں پر رافت در حمت و تحمل کا مظاہرہ کرنے والے۔ خدایا ہم اس شام کے وقت تیری طرف متوجہ ہیں جسے تو نے باشرف و باعظمت قرار دیا ہے۔ ہمارا وسیلہ تیرا رسولؐ۔ تیری مخلوقات کا منتخب ترین بندہ۔ تیری وحی کا امین۔ تیرے ثواب کی بشارت دینے والا۔ تیرے عذاب سے ڈرانے والا اور روشن چراغ پیغمبر ہے۔ جس کے ذریعہ تو نے مسلمان بندوں پر انعام کیا ہے اور اسے عالمین کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔

خدایا! محمدؐ وآل محمدؐ پر دیسی رحمت نازل فرما جس کے وہ اہل ہیں۔ اے خدائے عظیم حضرت محمدؐ اور ان کی آلِ طیبین وطاہرین پر رحمت نازل فرما اور اپنی معافی و مغفرت کے ذریعہ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔

تیری طرف مختلف زبانوں میں آوازیں اور فریادیں بلند ہیں۔ لہٰذا آج کی شام مجھے ہر اس نعمت میں حصہ دار قرار دے جسے تو اپنے بندوں پر تقسیم کر رہا ہے اور جس نور سے ہدایت کر رہا ہے اور جس رحمت کو نشر کر رہا ہے اور جس برکت کو نازل کر رہا ہے اور جس لباسِ عافیت سے پردہ پوشی کر رہا ہے اور جس رزق میں وسعت دے رہا ہے۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ خدایا میں اس وقت واپس جاؤں تو کامیاب، نجات یافتہ، نیک عمل، بہرہ ور اور فائزالمرام واپس جاؤں۔ مجھے مایوسِ رحمت قرار نہ دینا اور اپنی رحمت سے خالی نہ رکھنا۔ میری امیدیں محرومی کا شکار نہ ہونے پائیں اور مجھے اپنے فضل و کرم سے الگ نہ رکھنا۔ جس عطا کی امید رکھتا ہوں، اس سے مایوس نہ ہو جاؤں اور تیری بارگاہ سے نامراد واپس نہ جاؤں۔ اپنے دروازے سے ہٹا نہ دینا کہ تو بہترین بخشش کرنے والا اور بلند ترین کرم کرنے والا ہے میں تیری طرف بڑے یقین کے ساتھ متوجہ ہوں اور تیرے محترم مکان کا دل سے قصد کئے ہوئے ہوں۔ ان مناسک میں میری امداد فرما۔ میرے حج کو شرف قبولیت عطا فرما، میرے گناہوں کو بخش دے اور میری خطاؤں کو معاف فرما۔ میں نے تیری بارگاہ میں وہ ہاتھ پھیلایا ہے جس پر ذلت وحقارت کے نشانات لگے ہوئے ہیں لیکن پروردگار جو ہم نے مانگا ہے وہ آج کی شام عطا کر دے اور جس کام کے لئے پکارا ہے اس کے لئے کافی بن جا۔ تیرے علاوہ کوئی اور کافی نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی پروردگار بھی نہیں ہے۔ تیرا حکم نافذ ہے اور تیرا علم محیط اور تیرا فیصلہ مبنی بر انصاف ہے۔ ہمارے حق میں خیر کا فیصلہ فرما اور

ہمیں اہلِ خیر میں قرار دے۔

خدایا! اپنے جود و کرم سے ہمارے لئے عظیم ترین اجر اور بہترین ذخیرہ، ثواب اور دائمی سہولت و رفاہیت کو لازم قرار دے دے۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمیں ہلاک ہونے والوں میں قرار نہ دینا۔ اپنی رحمت و رافت کا رخ ہماری طرف سے نہ موڑ دینا کہ تو ارحم الراحمین اور خیر الغافرین ہے۔

خدایا! آج کی شام ان لوگوں میں قرار دے جن کے سوال پر تو نے عطا کیا ہے اور جن کے شکر پر اضافہ کیا ہے۔ جن کی توبہ کو قبول کیا ہے اور جن کے گناہوں سے جدا ہو جانے پر انھیں معاف کر دیا ہے۔ اے صاحب جلال و اکرام۔ خدایا ہمیں پاکیزہ بنا دے۔ ہماری مدد فرما۔ ہماری فریاد وزاری پر رحم فرما۔ اے بہترین مسئول اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے وہ خدا جس پر پلکوں کی بندش اور آنکھوں کے اشارے مخفی نہیں جو دلوں کے مضمرات کو بھی جانتا ہے اور سینے کے اندر چھپے ہوئے رازوں سے بھی باخبر ہے۔ اس کا علم سب کا احصاء کئے ہوئے ہے اور اس کا حلم ہر شے پر احاطہ رکھتا ہے۔ تو پاک و بے نیاز ہے اور مخالفین کے اقوال و تصورات سے بہت زیادہ بلند و برتر ہے۔ ساتوں آسمان، تمام زمینیں اور دونوں کی مخلوقات سب تیری تسبیح کر رہی ہیں۔ ہر ذرہ، کائنات تیرا تسبیح خواں ہے۔ حمد تیرے لئے ہے اور بزرگی اور برتری بھی تیرے ہی لئے ہے۔

تو صاحبِ جلال و اکرام اور مالکِ فضل و انعام ہے۔ تیری نعمتیں عظیم ہیں اور تو جواد و کریم اور رؤف و رحیم ہے۔

پروردگار! ہمارے لئے رزق حلال میں وسعت عطا فرما۔ ہمارے بدن اور دین دونوں میں عافیت عطا فرما۔ ہمیں خوف میں امن و امان عطا فرما اور ہماری گردن کو آتش جہنم سے رہائی عطا فرما۔ خدایا! ہمیں اپنی تدبیروں کا نشانہ نہ بنانا اور اپنے عذاب میں دھیرے دھیرے کھینچ نہ لینا۔ ہم کسی دھوکے میں نہ رہنے پائیں اور جنات و انسان کے فاسقوں کے شر سے محفوظ رہیں۔

اس کے بعد حضرت نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا۔ اس عالم میں کہ چشم مبارک سے مسلسل آنسو رواں تھے اور زبان پر یہ فقرے تھے۔

اے سب سے بہتر سننے والے اور سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والے! سب سے تیز تر حساب کرنے والے اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ پروردگار میں تجھ سے ایسی حاجتیں طلب کر رہا ہوں کہ اگر تو انھیں پورا کر دے گا تو باقی سب کا رد کر دینا بھی مضر نہ ہوگا اور انھیں رد کر دے گا تو باقی سب کا عطا کر دینا بھی مفید نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ میری گردن کو آتش جہنم سے آزاد کر دے کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے اور تو وحدہ، لاشریک ہے۔ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے

ہی لئے ملک اور تو ہی ہر شے پر قادر و مختار ہے ۔ اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب! اے رب......!!!

خدایا! میں اپنی مالداری میں بھی فقیر ہوں تو غربت میں کس طرح فقیر نہ ہوں گا اور اپنے علم کے باوجود جاہل ہوں تو جہالت میں کس طرح جاہل نہ ہوں گا۔

تیری تدبیروں کی نیرنگی اور تیرے مقدرات کی بسرعت تبدیلی نے تیرے بامعرفت بندوں کو ان دونوں باتوں سے روک رکھا ہے کہ نہ کسی عطیہ کی طرف سے پرسکون ہونے پاتے ہیں اور نہ کسی بلا کی طرف سے مایوس ہونے پاتے ہیں ۔ پروردگارا میری طرف سے وہ سب کچھ ہے جو میری ذلت و پستی کے مطابق ہے تو تیری طرف سے بھی وہ سب کچھ ہونا چاہئے جو تیرے رحم و کرم کے شایان شان ہے ۔ خدایا! تو نے اپنی تعریف لفظ لطیف ورؤف سے کی ہے اور میرے ضعف کے وجود سے پہلے سے اس کا مظاہرہ کیا ہے تو کیا اب ضعف کے ظاہر ہو جانے کے بعد اسے روک دے گا خدایا! اگر مجھ سے نیکیوں کا ظہور ہو تو وہ تیرے کرم ہی کا نتیجہ ہے اور اگر برائیاں ظاہر ہوں تو یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہیں اور ان پر تیری حجت تمام ہے ۔ خدایا! جب تو میرا کفیل ہے تو دوسرے کے حوالے کس طرح کرے گا اور جب تو میرا مددگار ہے تو میں ذلت سے دوچار کس طرح ہوں گا ۔ تو میرے حال پر مہربان ہے تو مایوس اور ناکام ہونے کی کیا وجہ ہے ۔ اب میں اپنی فقیری ہی کو واسطہ قرار دیتا ہوں ۔ لیکن اسے کس طرح واسطہ قرار دوں جس کے تیری بارگاہ تک پہنچنے کا سوال ہی نہیں ہے ۔ میں اپنے حالات کا شکوہ کس طرح کروں کہ تو خود ہی بہتر جانتا ہے ۔ اپنی زبان سے کس طرح ترجمانی کروں کہ سب تو تجھ پر خود ہی واضح اور روشن ہے تو کیسے میری امیدوں کو ناامید کرے گا کہ وہ تیرے ہی کرم کی بارگاہ میں پیش کی گئی ہیں اور کیسے میرے حالات کی اصلاح نہیں کرے گا جبکہ ان کا قیام تیری ہی ذات سے وابستہ ہے ۔

خدایا! میری عظیم ترین جہالت کے باوجود تو کس قدر مہربان ہے اور میرے بدترین اعمال کے باوجود تو کس قدر رحیم و کریم ہے ۔ خدایا! تو کس قدر مجھ سے قریب ہے اور میں کس قدر تجھ سے دور ہوں ۔ اور جب تو اس قدر مہربان ہے تو اب کون درمیان میں حائل ہو سکتا ہے ۔ خدایا! آثار کے اختلاف اور زمانے کے تغیرات سے میں صرف یہ سمجھتا ہوں کہ تو ہر رنگ میں اپنے کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ میں کسی طرح جاہل نہ رہ جاؤں اور بہرحال تجھے پہچان سکوں ۔ پروردگارا! جب میری ذلت و خساست میری زبان کو بند کرنا چاہتی ہے تو تیرا کرم قوت گویائی پیدا کر دیتا ہے اور جب میرے حالات و کیفیات مجھے مایوس بنانا چاہتے ہیں تو تیرے احسانات پھر پرامید بنا دیتے ہیں ۔ خدایا! میں کہ جس کی نیکیاں بھی برائیوں جیسی ہیں،

اس کی برائیوں کا کیا حال ہوگا اور میں، جس کی نگاہ کے حقائق بھی دعوے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے ہیں اس کے دعوؤں کی کیا حیثیت ہوگی۔ پروردگار! تیرے نافذ حکم اور تیری مہربان مشیت نے کسی کے لئے بولنے کا موقع نہیں چھوڑا اور نہ کسی کو کسی حال پر ثابت رہنے دیا ہے۔ کتنی ہی مرتبہ میں نے اطاعت کی بنا رکھی اور حالات کو مضبوط بنایا۔ لیکن تیرے عدل وانصاف نے میرے اعتماد کو منہدم کر دیا اور پھر فضل وکرم نے مجھے سہارا دے دیا۔

پروردگار! تجھے معلوم ہے کہ اگر فعل وعمل کے اعتبار سے میری اطاعت دائمی نہیں ہے تو عزم وجزم کے اعتبار سے بہرحال دائمی ہے۔ میری حالت تو یہ ہے کہ میں کس طرح عزم کروں جبکہ صاحب اقتدار اور قاہر تو ہے اور کس طرح عزم نہ کروں جبکہ حاکم وآمر بھی تو ہی ہے۔

خدایا! آثارِ کائنات میں غور وفکر مجھے تیری ملاقات سے دور ترکیے جارہے ہیں۔ لہٰذا کسی ایسی خدمت کا سہارا دے دے کہ میں تیری بارگاہ میں پہونچ جاؤں میں ان چیزوں کو کس طرح راہنما بناؤں جو خود ہی اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں۔ کیا کسی شے کو تجھ سے زیادہ بھی ظہور حاصل ہے کہ وہ دلیل بن کر تجھے ظاہر کرسکے۔ تو کب ہم سے غائب رہا ہے کہ تیرے لئے کسی دلیل اور رہنمائی کی ضرورت ہو اور کب ہم سے دور رہا ہے کہ آثار تیری بارگاہ تک پہنچانے کا ذریعہ بنیں وہ آنکھیں اندھی ہیں تو تجھے اپنا نگراں نہیں سمجھ رہی ہیں اور وہ بندہ اپنے معاملاتِ حیات میں سخت خسارے میں ہے جسے تیری محبت کا کوئی حصہ نہیں ملا۔ خدایا! تو نے آثارِ کائنات کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے تو اب نور کے لباس اور ہدایت کی بصیرت کے سہارے اپنی بارگاہ میں واپس بلالے تاکہ میں اسی شان سے واپس آؤں کہ میرا باطن اس کائنات کی طرف توجہ سے محفوظ ہو اور میری ہمت اس دنیا پر بھروسہ کرنے سے بلند ہو۔ تو ہر شے پر قدرت واختیار رکھتا ہے۔ پروردگار! یہ میری ذلت ہے جو تیری جناب میں بالکل واضح اور روشن ہے اور یہ میری حالت ہے جس پر کوئی پردہ نہیں ہے۔ میں تیرے ہی ذریعہ تیری بارگاہ تک پہنچنا چاہتا ہوں اور تیری ہی رہنمائی کا طلب گار ہوں۔ اپنے نور سے اپنی طرف ہدایت فرما اور اپنی سچی بندگی کے ساتھ اپنی بارگاہ میں حاضری کی سعادت کرامت فرما۔ خدایا! مجھے اہل تقرب کو حاصل ہونے والے حقائق عطا فرما اور جذب وکشش رکھنے والوں کے مسلک پر چلنے کی توفیق کرامت فرما۔ اپنی تدبیر کے ذریعہ مجھے میری اپنی تدبیر سے بے نیاز کر دے اور اپنے اختیار کے ذریعہ میرے اختیار وانتخاب سے مستغنی بنادے، اور اضطرار واضطراب کے مواقع کی اطلاع اور آگاہی عطا فرما۔ پروردگار! مجھے میرے نفس کی ذلت سے باہر نکال دے اور موت سے پہلے ہر شک وشرک سے پاک وپاکیزہ بنادے۔ میں تیری ہی مدد چاہتا ہوں، تو تو میری امداد کر اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں، تو تو کسی اور

کے حوالے نہ کر دینا - بس تجھ سے سوال کرتا ہوں، تو ناامید نہ کرنا اور صرف تیرے فضل وکرم میں رغبت رکھتا ہوں تو مجھے محروم نہ رکھنا - میں تیری جناب سے رشتہ رکھتا ہوں تو مجھے دور نہ کرنا اور تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں تو مجھے بھگا نہ دینا - تیری مرضی اس بات سے بلند تر ہے کہ اس میں تیری طرف سے کوئی نقص پیدا ہو سکے تو میری طرف سے کیا نقص پیدا ہو سکتا ہے - تو اپنی ذات سے اس بات سے بے نیاز ہے کہ تجھے تیری طرف سے کوئی فائدہ پہنچے تو میری طرف سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے - خدایا! یہ تو صرف قضا وقدر ہے جو امیدوار بنائے ہوئے ہے - ورنہ خواہش تو آرزوؤں کی رسیوں میں جکڑے ہوئے تھی، اب تو ہی میرا مددگار بن جا تاکہ تو ہی مدد کرے اور تو ہی راستہ دکھائے - اپنے فضل وکرم سے ایسا غنی بنا دے کہ اپنی طلب سے بھی بے نیاز ہو جاؤں - تو ہی وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں میں یا نور الوہیت کی روشنی پیدا کرائی تو وہ تجھے پہچاننے لگے اور تیری وحدانیت کا اقرار کرنے لگے اور تو ہی وہ ہے جس نے اپنے محبوب کے دلوں سے اغیار کو نکال باہر کر دیا - تو اب تیرے علاوہ کسی کے چاہنے والے نہیں ہیں اور کسی کی پناہ نہیں مانگتے تو نے اس وقت انس کا سامان فراہم کیا جب سارے عالم سبب وحشت بنے ہوئے تھے اور تو نے اس طرح ہدایت دی کہ سارے راستے روشن ہو گئے -

پروردگارا! جس نے تجھے کھو دیا اس نے پایا کیا؟ اور جس نے تجھے پالیا اس نے کھویا کیا؟ جس نے تیرا بدل تلاش کیا وہ مایوس ہو گیا اور جس نے تجھ سے منہ موڑا وہ گھاٹے میں رہا - تیرے علاوہ غیر سے امید ہی کیوں کی جائے جب کہ تو نے احسان کا سلسلہ روکا نہیں اور تیرے سوا دوسرے سے مانگا ہی کیوں جائے جب کہ تیری فضل وکرم کی عادت میں فرق نہیں آیا -

پروردگارا! جس نے اپنے دوستوں کو اُنس و محبت کی حلاوت کا مزہ چکھا دیا ہے تو اس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوئے ہیں اور اپنے اولیاء کو ہیبت کا لباس پہنا دیا ہے تو اس کے سامنے استغفار کرنے کے لئے اِستادہ ہیں - تو تمام یاد کرنے والوں سے پہلے یاد کرنے والا ہے اور تمام مانگنے والوں سے پہلے عطا کرنے والا ہے اور پھر کرم بالائے کرم ہے کہ خود ہی دے کر خود ہی قرض کا مطالبہ کرتا ہے -

خدایا! مجھے اپنی رحمت کے دروازے سے طلب کرے تاکہ میں تیری بارگاہ تک پہنچ جاؤں اور مجھے اپنے احسان کے سہارے اپنی طرف کھینچ تاکہ میں تیری طرف متوجہ ہو جاؤں - خدایا! میں ہزار گناہ کروں مگر میری امید تجھ سے قطع ہونے والی نہیں ہے اور میں لاکھ اطاعت کروں مگر تیرے جلال سے میرا خوف ختم ہونے والا نہیں ہے - سارے عالم نے مجھے تیری طرف دھکیل دیا ہے اور تیرے فضل وکرم کی اطلاع نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے - خدایا! جب تو میری امید ہے تو میں مایوس کس طرح ہو جاؤں اور جب تجھ پر میرا بھروسہ ہے تو میں ذلیل کس طرح ہو سکتا ہوں - اگر تو

نے ذلت میں ڈال دیا تو صاحبِ عزت کیسے بنوں گا اور تو نے اپنا بنا لیا تو ذلیل کیسے ہو سکوں گا۔ پروردگار میں کس طرح فقیر نہ بنوں کہ تو نے فقیروں کے درمیان رکھا ہے اور کیسے فقیر رہ سکوں گا جبکہ تو نے اپنے فضل وکرم سے غنی بنا دیا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ تو نے اپنے کو ہر ایک کو پہچنوا دیا ہے تو اب کوئی تجھ سے ناواقف نہیں ہے اور میرے لئے اور بھی واضح اور نمایاں ہو گیا ہے تو مجھے تیرا جلوہ ہر شے میں نظر آنے لگا ہے تو در حقیقت ہر ایک کے لئے ظاہر اور روشن ہے۔

اے خدا! جس نے اپنی رحمانیت سے ہر شے پر احاطہ کر لیا تو عرش اعظم بھی اس کی ذات میں گم ہو گیا۔ تو نے آثارِ وجود کو دوسرے آثار کے ذریعہ نابود کر دیا ہے اور اغیار کو افلاک نور کے احاطہ سے محو کر دیا ہے۔

اے وہ خدا، جو عرش کے سراپردوں میں اس طرح پوشیدہ ہوا کہ نگاہیں اس کے دیکھنے کو ترس گئیں اور کمال تجلّی سے اس طرح روشن ہوا کہ اس کی عظمت ہر شے پر حاوی ہو گئی۔

تو کیسے چھپ سکتا ہے جبکہ ہر شے میں تیرا ظہور ہے اور کس طرح غائب ہو سکتا ہے جبکہ ہر ایک کے سامنے رہ کر اس کے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔ اور ساری تعریف تیری ذات واجب کے لئے ہے۔

شب عید الفطر و شب عید الضحیٰ میں زیارت امام حسین (ع)

یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ

اللّٰہِ عَبْدُكَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ الذَّلِیْلُ بَیْنَ یَدَیْکَ وَ الْمُصَغَّرُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِكَ وَ الْمُعْتَرِفُ

بِحَقِّكَ جَآءَكَ مُسْتَجِیْرًا بِكَ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِکَ مُتَوَجِّھًا اِلٰی مَقَامِکَ مُتَوَسِّلًا اِلَی

اللّٰہِ تَعَالٰی بِکَ ءَ اَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ ءَ اَدْخُلُ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ ءَ اَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُحْدِقِیْنَ

بِھٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْمَشْھَدِ

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ

وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُبَارَکًا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ

پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِیْ مِنْ تَطَوُّلِہٖ سَھَّلَ

لِیْ زِیَارَۃَ مَوْلَایَ بِاِحْسَانِہٖ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ عَنْ زِیَارَتِہٖ مَمْنُوْعًا وَ لَا عَنْ ذِمَّتِہٖ مَدْفُوْعًا بَلْ

تَطَوَّلَ وَ مَنَحَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ اَمِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ حُجَّۃِ

اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوَصِیُّ الْبَرُّ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَ ابْنَ ثَارِہٖ وَ الْوِتْرَ

الْمَوْتُوْرَ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَیْتَ

عَنِ الْمُنْکَرِ وَ جَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ حَتّٰی اسْتُبِیْحَ حَرَمُکَ وَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَطَلَ

الْمُسْلِمِیْنَ یَا مَوْلَایَ اَشْھَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَۃِ وَ الْاَرْحَامِ

الْمُطَھَّرَۃِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاھِلِیَّۃُ بِاَنْجَاسِھَا وَ لَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَھِمَّاتِ ثِیَابِھَا

وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّیْنِ وَ اَرْکَانِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ مَعْقِلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَشْھَدُ

اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْھَادِی الْمَھْدِیُّ وَ اَشْھَدُ اَنَّ الْاَئِمَّۃَ مِنْ وُلْدِکَ

کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَ اَعْلَامُ الْھُدٰی وَ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَ الْحُجَّۃُ عَلٰٓی اَھْلِ الدُّنْیَا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا مَوْلَايَ أَنَا مُوَالٍ لِوَلِيِّكُمْ وَمُعَادٍ
لِعَدُوِّكُمْ وَأَنَا بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ
سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ يَا مَوْلَايَ أَتَيْتُكَ خَائِفاً فَآمِنِّي وَأَتَيْتُكَ مُسْتَجِيراً فَأَجِرْنِي
وَأَتَيْتُكَ فَقِيراً فَأَغْنِنِي سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَنْتَ مَوْلَايَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ آمَنْتُ بِسِرِّكُمْ
وَعَلَانِيَتِكُمْ وَبِظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ وَأَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ التَّالِي لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَمِينُ اللّٰهِ
الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَأُمَّةً قَتَلَتْكَ وَ
وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ وَحْدَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ فَإِنَّهُ لَا تَجُوزُ الصَّلٰوةُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِلَّا لَكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ
اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلَى سَيِّدِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَاجْزِنِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجَائِي فِيكَ وَفِي وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ قَتِيلِ
الْعَبَرَاتِ وَأَسِيرِ الْكُرُبَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ الثَّائِرُ بِحَقِّكَ
أَكْرَمْتَهُ بِكَرَامَتِكَ وَخَتَمْتَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ وَقَائِداً مِنَ
الْقَادَةِ وَأَكْرَمْتَهُ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ
مِنَ الْأَوْصِيَاءِ فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النَّصِيحَةَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ حَتَّى اسْتَنْقَذَ عِبَادَكَ
مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ مِنَ الْآخِرَةِ
بِالْأَدْنَى وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أُولِي الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً مُقْبِلاً
غَيْرَ مُدْبِرٍ لَا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ
حَرِيمُهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً

زیارت شہزادہ حضرت علی اکبر (ع)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ الشَّھِیْدُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ عِشْتَ سَعِیْدًا وَّقُتِلْتَ مَظْلُوْمًا شَھِیْدًا

زیارت شہداء کربلا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الرَّبَّانِیُّوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ ...

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الذَّآبُّوْنَ عَنْ تَوْحِیْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا

زیارت حضرت عباس علمدار

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ

الصَّالِحُ وَالصِّدِّیْقُ الْمُوَاسِیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اٰمَنْتَ بِاللّٰہِ وَنَصَرْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَوَاسَیْتَ بِنَفْسِکَ فَعَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ

الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ عَلَیْکَ مِنِّی السَّلَامُ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ

وَلَا سَئِمٍ فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَۃٍ وَاِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْٓءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰہُ الصَّابِرِیْنَ

یَا مَوْلَایَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکَ وَرَزَقَنِی الْعَوْدَ اِلَیْکَ وَالْمُقَامَ فِیْ حَرَمِکَ

وَالْکَوْنَ فِیْ مَشْھَدِکَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَابَ الْمَقَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ الْخِصَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَفِیْنَۃَ النَّجَاۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ رَبِّی الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اور کہہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

عرفہ کے دن زیارت امام حسینؑ

حدیث معتبر میں رفاعہ سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ کیا تونے اس سال حج کیا ہے تو میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں پیسے میرے پاس نہ تھے کہ حج کے لئے جاؤں لیکن عرفہ کا دن میں نے قبر امام حسین علیہ السلام پر گذارا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اے رفاعہ تونے کوئی کوتاہی نہیں کی ان چیزوں سے جو اہل منٰی نے وہاں ادا کی ہیں اگر یہ چیز نہ ہوتی کہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ حج کو ترک کر دیں تو البتہ میں تجھے ایسی حدیث بتاتا ہوں کہ تو کبھی بھی آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کرتا، کچھ دیر تک حضرت خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے خبر دی ہے کہ جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف جائے اور آنحضرت کے حق کو بھی جانتا ہو اور تکبر کے ساتھ بھی نہ جائے تو اس کے ساتھ ہزار فرشتے دائیں طرف اور ہزار فرشتے بائیں طرف ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی نبی یا وصی نبی کی معیت میں ادا کیا ہو۔ باقی رہا کیفیت زیارت آنحضرت تو وہ ایسے ہے جیسے علماء اجلہ اور روسائے مذہب وملت نے فرمایا ہے کہ جب تو چاہے کہ اس دن آنحضرت کی زیارت کرے تو اگر تیرے لئے ممکن ہو کہ نہر فرات سے غسل کرے تو ایسا کر و ورنہ جس پانی سے ہو سکے اور پاکیزہ ترین لباس پہن اور آرام و وقار و تانی کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کا قصد کر پھر جب حائر کے دروازے پر پہنچے تو اللہ اکبر کہہ اور یہ پڑھ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْمُنْتَظَرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الْمُوَالِىْ لِوَلِيِّكَ الْمُعَادِىْ لِعَدُوِّكَ اسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ وَتَقَرَّبَ اِلَى اللهِ بِقَصْدِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانِىْ لِوِلَايَتِكَ وَخَصَّنِىْ بِزِيَارَتِكَ وَسَهَّلَ لِىْ قَصْدَكَ

زیارت امام حسینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ

صِفْوَةِ اللّٰهِ ــــ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ
اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ
عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ
مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ
الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَنْبِیَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَایِعِ دِیْنِیْ
وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَمُنْقَلَبِیْ اِلٰی رَبِّیْ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ
وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ وَعَلٰی غَائِبِکُمْ وَظَاهِرِکُمْ وَبَاطِنِکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَابْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَابْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اِلٰی
جَنَّاتِ النَّعِیْمِ وَکَیْفَ لَا تَکُوْنُ کَذٰلِکَ وَاَنْتَ بَابُ الْهُدٰی وَاِمَامُ التُّقٰی وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَخَامِسُ اَصْحَابِ الْکِسَآءِ غَذَتْکَ یَدُ الرَّحْمَةِ وَرُضِعْتَ
مِنْ ثَدْیِ الْاِیْمَانِ وَرُبِّیْتَ فِیْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ فَالنَّفْسُ غَیْرُ رَاضِیَةٍ بِفِرَاقِکَ وَلَا شَاکَّةٍ
فِیْ حَیٰوتِکَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ وَاَبْنَآئِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَرِیْعَ
الْعَبْرَةِ السَّاکِبَةِ وَقَرِیْنَ الْمُصِیْبَةِ الرَّاتِبَةِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْکَ الْمَحَارِمَ
فَقُتِلْتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ مَقْهُوْرًا وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِکَ
مَوْتُوْرًا وَاَصْبَحَ کِتَابُ اللّٰهِ بِفَقْدِکَ مَهْجُوْرًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ
وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ وَعَلَی الْاَئِمَّةِ مِنْ بَنِیْکَ وَعَلَی الْمُسْتَشْهَدِیْنَ مَعَکَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ

الحَافِّيْنَ بِقَبْرِكَ وَالشَّاهِدِيْنَ لِزُوَّارِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْقَبُوْلِ عَلٰى دُعَآءِ شِيْعَتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَةُ بِكَ عَلَیْنَا وَعَلٰى جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَیَّاَتْ لِقِتَالِكَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَاَتَیْتُ مَشْهَدَكَ اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكَ عِنْدَهٗ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِیْ لَكَ لَدَیْهِ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بِمَنِّهٖ وَجُوْدِهٖ وَكَرَمِهٖ

دو رکعت نماز ادا کر اور ان دو رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھ اور جب فارغ ہو جائے تو یہ کہہ

اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَا تَكُوْنُ لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّیْ اَفْضَلَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ وَارْدُدْ عَلَیَّ مِنْهُمُ التَّحِیَّةَ وَالسَّلَامَ اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِیَّةٌ مِّنِّیْ اِلٰى مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ وَاِمَامِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّیْ وَاجْزِنِیْ عَلٰى ذٰلِكَ اَفْضَلَ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ فِیْكَ وَفِیْ وَلِیِّكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

زیارت شہزادہ حضرت علی اکبر (ع)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ ابْنُ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَظْلُوْمُ ابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِیَتْ بِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِیِّهٖ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِیْبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِیَّةُ بِكَ عَلَیْنَا وَعَلٰى جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَیْكَ مِنْهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

زیارت شہداء کربلا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَ اَحِبَّاءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَاءَ اللّٰہِ وَ اَوِدَّاءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ وَ اَنْصَارَ نَبِیِّہٖ وَ اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْصَارَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْوَلِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ الشَّہِیْدِ الْمَظْلُوْمِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْہَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ وَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ فِی الْجِنَانِ مَعَ الشُّہَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت حضرت عباس علمدار

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَ اَقْدَمِہِمْ اِیْمَانًا وَ اَقْوَمِہِمْ بِدِیْنِ اللّٰہِ وَ اَحْوَطِہِمْ عَلَی الْاِسْلَامِ اَشْہَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِاَخِیْکَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِیْ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً اِسْتَحَلَّتْ مِنْکَ الْمَحَارِمَ وَانْتَہَکَتْ فِیْ قَتْلِکَ حُرْمَۃَ الْاِسْلَامِ فَنِعْمَ الْاَخُ الصَّابِرُ الْمُجَاہِدُ الْمُحَامِی النَّاصِرُ وَ الْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِیْہِ الْمُجِیْبُ اِلٰی طَاعَۃِ رَبِّہٖ الرَّاغِبُ فِیْمَا زَہِدَ فِیْہِ غَیْرُہٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِیْلِ وَ الثَّنَاءِ الْجَمِیْلِ وَ اَلْحَقَکَ اللّٰہُ بِدَرَجَۃِ اٰبَآئِکَ فِیْ دَارِ النَّعِیْمِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰہُمَّ لَکَ تَعَرَّضْتُ وَلِزِیَارَۃِ اَوْلِیَائِکَ قَصَدْتُ رَغْبَۃً فِیْ ثَوَابِکَ وَرَجَاءً لِمَغْفِرَتِکَ وَجَزِیْلِ اِحْسَانِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِیْ بِہِمْ دَارًّا وَعَیْشِیْ بِہِمْ قَارًّا وَزِیَارَتِیْ بِہِمْ مَقْبُوْلَۃً وَذَنْبِیْ بِہِمْ مَغْفُوْرًا وَاَقْلِبْنِیْ بِہِمْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا دُعَائِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِہٖ اَحَدٌ مِنْ زُوَّارِہٖ وَ الْقَاصِدِیْنَ اِلَیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

جہیز لائبریری

(جہیز میں دینے کے لیئے دینی کتب اور آڈیو، ویڈیو کیسیٹس)

۰۱۔ قرآن مجید بمع ترجمہ

۰۲۔ توضیح المسائل (مراجع تقلید کے مطابق)

۰۳۔ تحفۃ العوام

۰۴۔ مفاتیح الجنان بمع ترجمہ

۰۵۔ چودہ ستارے (حالاتِ معصومینؑ)

۰۶۔ دینیات سیٹ برِصغیر (اردو۔ جامعہ تعلیماتِ اسلامی۔ تنظیم المکاتب)

۰۷۔ دینیات کورس یورپ (انگلش۔ اسلامک ایجوکیشن بورڈ۔ شیعہ اثناء عشری مدرسہ)

۰۸۔ استعاذہ (شیطان شناسی)

۰۹۔ گناھانِ کبیرہ (سیٹ)

۱۰۔ تہذیب الاسلام

۱۱۔ عِللِ الشرائع (ہر چیز کی کیوں کا جواب)

۱۲۔ صحیفہِ کاملہ وسجادیہ

۱۳۔ گوہرِ یگانہ (حالاتِ امام العصرؑ)

۱۴۔ قصص القرآن

۱۵۔ قصص الانبیاء

۱۶۔ قصص العلماء

۱۷۔ زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ

۱۸۔ مثالی ماں (کتابچہ)

۱۹۔ چہل احادیث (احادیثِ معصومین)

۲۰۔ کتبِ عزاء ومحافل (سوز، سلام، مرثیہ، حدیث، نوحہ، قطعات، رباعی، قصیدے)

۲۱۔ وظائف الابرار

۲۲۔ آڈیو ۱۰۰ کیسیٹ سیٹ (سیرتِ معصومین، محسنانِ اسلام، دعائیں، ۳۵ متفرق)

۲۳۔ ویڈیو ۵۰ کیسیٹ سیٹ (توحید، قیامت، درسِ رمضان، متفرق ۲۵)

5

● تعقیباتِ نمازِ پنجگانہ

ایامِ ہفتہ کی دعائیں اور زیاراتِ آئمہؑ

شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی دعائیں

دعاء الافتتاح للامام المنتظر
(عجل الله تعالیٰ فرجه الشریف)

بسم الله الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْ دَوْلَةٍ کَرِیْمَةٍ
تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ
وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهُ
وَتَجْعَلُنَا فِیْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلیٰ طَاعَتِکَ
وَالْقَادَةِ اِلیٰ سَبِیْلِکَ
وَتَرْزُقُنَا بِهَا کَرَامَةَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ
وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ
وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا، جو آپ نے بوقت عصر میدان کربلا میں تعلیم کی برائے حاجات خصوصی و برائے حل امر مشکل واقعی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِحَقِّ یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْم

وَبِحَقِّ طٰہٰ وَالْقُرْآنِ الْعَظِیْم

یَامَنْ یَقْدِرُ عَنْ حَوَائِجِ السَّائِلِیْن

یَامَنْ یَعْلَمُ مَافِی الضَّمِیْرِ

یَامُنَفِّساً عَنِ الْمَکْرُوْبِیْن

یَامُفَرِّجاً عَنِ الْمَغْمُوْمِیْن

یَارَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ یَارَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ

یَامَنْ لَایَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ

اپنی حاجت بیان کریں

دعائیں بعد اذان و تعقیبات نماز

دعاء بعد ہر اذان

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا۔ وَّ عَیْشِیْ قَارًّا۔ وَّ رِزْقِیْ دَارًّ۔ وَّاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا۔
وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا

دعاء بعد اذان صبح و مغرب

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِقْبَالِ لَیْلِکَ۔ وَاِدْبَارِ نَهَارِکَ۔ وَ حُضُوْرِ صَلَوٰاتِکَ۔ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِکَ
وَ تَسْبِیْحِ مَلٰٓئِکَتِکَ۔ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ وَّ اَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

تعقیب نماز صبح

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ وَاهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ۔
بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ الْاَوْصِیَآءِ الرَّاضِیْنَ الْمَرْضِیِّیْنَ۔ بِاَفْضَلِ صَلَوٰاتِکَ
وَبَارِکْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِمْ وَ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَ اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ
وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ
وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ

تعقیب نماز ظہر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ
وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ، وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ، وَلَا سُوْءًا اِلَّا صَرَفْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِيْمَانًا صَادِقًا، وَّلِسَانًا ذَاكِرًا، وَّقَلْبًا خَاشِعًا، وَّبَدَنًا صَابِرًا، وَعِلْمًا نَافِعًا، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا، وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا، وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تعقیب نماز عصر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تُرْفَعُ،
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ، وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ، وَالرَّخَاءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ
اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَفِعْلَ الْخَيْرَاتِ، اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَتَرْحَمَنَا وَتَتُوْبَ عَلَيْنَا
وَتَوَفَّنَا غَيْرَ مَفْتُوْنٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تعقیب نماز مغرب

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهٖ، وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ، وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ، بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

تعقیب نماز عشاء

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْآخِرَةِ
وَارْزُقْنَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْآخِرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقَلَّتْ
وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَتْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ
وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اللّٰهُ الْمُقْتَدِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ
وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ
دُونَكَ رَبَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَتَوَلَّانِي بِرَحْمَتِكَ وَلَا تُسَلِّطَ عَلَيَّ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ مِمَّنْ
لَا طَاقَةَ لِي بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَحَبَّبُ إِلَيْكَ فَحَبِّبْنِي وَفِي النَّاسِ فَعَزِّزْنِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ فَسَلِّمْنِي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

دعائیں بعد ہر نماز

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔
وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔
لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ
فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی۔ لَا انْفِصَامَ لَھَا۔ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ۔
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔

سورہ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

سورہ الفلق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

سورہ الکافرون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۔
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

سورہ الناس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔

سورہ الکوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

سورہ القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

دعاء حفظ ایمان

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا۔ وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔ وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ نَبِيًّا۔
وَّبِعَلِيٍّ اِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَّمُحَمَّدٍ وَّجَعْفَرٍ وَّمُوْسٰى وَعَلِيٍّ
وَّمُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الصَّالِحِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً بِهِمْ۔

دعاء وحدت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ
اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دعاء برائے سلامتی امام زمان (ع۔ف)

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ۔ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ۔
وَّلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا۔ حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

دعاء فرج

اِلٰهِيْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ۔ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ۔ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى۔ وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ۔
وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا۔ كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ
يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ۔ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ وَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ
يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ
الْعَجَلَ الْعَجَلَ۔ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

دعاء عافیت

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ
سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعاً۔ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعاً اِلَّا اَنْتَ۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عَافِیَتَکَ فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔
وَاَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ۔ وَقُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْءٌ
مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا
اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔
تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ۔
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔

دعاء مغفرت

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِ کُلَّ فَقِیْرٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ کُلَّ جَائِعٍ۔
اَللّٰھُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ۔ اَللّٰھُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدِیْنٍ۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوْبٍ۔ اَللّٰھُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ۔
اَللّٰھُمَّ فُکَّ کُلَّ اَسِیْرٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ۔
اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاکَ۔ اَللّٰھُمَّ غَیِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ۔ اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ
وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دعاء مقبول

اِلٰھِیْ بِاَخَصِّ صِفَاتِکَ وَبِعِزِّ جَلَالِکَ وَبِعَظَمَۃِ اَسْمَائِکَ۔ وَبِعِصْمَۃِ اَنْبِیَائِکَ وَبِنُوْرِ اَوْلِیَائِکَ
وَبِدَمِ شُھَدَائِکَ وَبِدُعَاءِ صُلَحَائِکَ وَبِمُنَاجَاتِ فُقَرَائِکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ زِیَادَۃً فِی الْعِلْمِ۔
وَصِحَّۃً فِی الْجِسْمِ وَبَرَکَۃً فِیْ رِزْقٍ وَّطُوْلًا فِی الْعُمْرِ۔ وَتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ
وَنَجَاتً مِّنَ النَّارِ وَدُخُوْلًا فِی الْجَنَّۃِ۔ وَعَافِیَۃً مِّنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔
اِلٰھِیْ اَعْمَالُنَا قَلِیْلٌ وَّحَاجَاتُنَا کَثِیْرَۃٌ وَّاَنْتَ عَالِمٌ بَصِیْرٌ۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاَنْتَ الْمَحْمُوْدُ۔ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ وَّاَنْتَ عَلِیُّ الْعَلٰی۔
وَبِحَقِّ فَاطِمَۃَ وَاَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ۔
وَبِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَاَنْتَ قَدِیْمُ الْاِحْسَانِ۔ وَبِحَقِّ تِسْعَۃِ اَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِ الْحُسَیْنِ
فَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ وَاقْضِ حَاجَاتِیْ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعاء توسل از حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ۔ فَاِنَّ لَھُمَا عِنۡدَکَ شَاناً مِّنَ الشَّانِ وَ قَدۡرًا مِّنَ الۡقَدۡرِ
فَبِحَقِّ ذَالِکَ الشَّانِ وَ بِحَقِّ ذَالِکَ الۡقَدۡرِ۔ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔

دعاء انبیاء علیہم السلام

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ۔ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ۔ یُحۡیِیۡ وَ یُمِیۡتُ۔ وَ یُمِیۡتُ وَ یُحۡیِیۡ۔
وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ۔ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ۔ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

دعاء برائے حافظہ از رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سُبۡحَانَ مَنۡ لَا یَعۡتَدِیۡ عَلٰی اَھۡلِ مَمۡلَکَتِہٖ۔ سُبۡحَانَ مَنۡ لَا یَاۡخُذُ وَ اَھۡلَ الۡاَرۡضِ بِاَلۡوَانِ الۡعَذَابِ۔
سُبۡحَانَ الرَّءُوۡفِ الرَّحِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ نُوۡرًا وَّ بَصَرًا وَّ فَھۡمًا وَّ عِلۡمًا۔
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

دعاء امیر المومنین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ وَ اَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّارِ۔ وَ اَدۡخِلۡنِی الۡجَنَّۃَ۔ وَ زَوِّجۡنِی الۡحُوۡرَ الۡعِیۡنَ۔

دعاء امام جعفر صادق علیہ السلام

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرۡدًا صَمَدًا لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا۔

دعاء امام محمد باقر علیہ السلام

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ذُو الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔

عمل رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (بارہ مرتبہ سورہ الاخلاص پھر یہ دعاء)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاسۡمِکَ الۡمَکۡنُوۡنِ الۡمَخۡزُوۡنِ الطَّاھِرِ الطُّھۡرِ الۡمُبَارَکِ۔
وَ اَسۡئَلُکَ بِاسۡمِکَ الۡعَظِیۡمِ وَ سُلۡطَانِکَ الۡقَدِیۡمِ۔ یَا وَاھِبَ الۡعَطَایَا۔ وَ یَا مُطۡلِقَ الۡاُسَارٰی۔
وَ یَا فَکَّاکَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ وَ فُکَّ رَقَبَتِیۡ مِنَ النَّارِ۔
وَ اَخۡرِجۡنِیۡ مِنَ الدُّنۡیَا آمِنًا وَّ اَدۡخِلۡنِی الۡجَنَّۃَ سَالِمًا۔ وَ اجۡعَلۡ دُعَائِیۡ اَوَّلَہٗ فَلَاحًا۔
وَ اَوۡسَطَہٗ نَجَاحًا۔ وَ آخِرَہٗ صَلَاحًا۔ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ۔

آیات قرآنی بہ عنوان آداب دعا

تعوذ۔ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

اقرار توحید۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

حمد و ثناء۔ اَللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

درود و توسل۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اقرار بندگی۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

تجدید ایمان۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا۔ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

اقرار خطا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

توبہ۔ رَبَّنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا۔ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

درخواست رحم۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

اقرار لاعلمی۔ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

اقرار نعمت و شکر۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اظہار یقین۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ۔

اظہار توکل۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَ اِلَیْکَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

قرآنی دُعائیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

رَبَّنَا وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

دعائے عہد برائے ہمعصری امام زمانہ (ع۔ف) بعد نماز صبح

اَللّٰهُمَّ

رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالزَّبُورِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرَضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي
يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ
يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ وَمُمِيتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ
الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ
فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا
وَلَا أَزُولُ أَبَدًا اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ
حَوَائِجِهِ وَالْمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُحَامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَىٰ إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ
يَدَيْهِ اللّٰهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَىٰ عِبَادِكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَأَخْرِجْنِي
مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِرًا كَفَنِي شَاهِرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي
اللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ
وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ
بِلَادَكَ وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي
النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّىٰ بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتَّىٰ لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ
إِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِلْمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ
نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ
دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ
اللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَىٰ دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ
اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ
إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ہفتہ ۔ یوم السبت ۔ SATURDAY

دعاء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِيْنَ
وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَوْرِ الْجَائِرِيْنَ وَكَيْدِ الْحَاسِدِيْنَ وَبَغْيِ الظَّالِمِيْنَ وَاَحْمَدُهٗ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيْكٍ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِيْكٍ لَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِيْ مُلْكِكَ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ مِنْ شُكْرِ نُعْمَاكَ مَا تَبْلُغُ بِيْ غَايَةَ رِضَاكَ وَاَنْ
تُعِيْنَنِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَلُزُوْمِ عِبَادَتِكَ وَاسْتِحْقَاقِ مَثُوْبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحَمَنِيْ بِصَدِّيْ
عَنْ مَعَاصِيْكَ مَا اَحْيَيْتَنِيْ وَتُوَفِّقَنِيْ لِمَا يَنْفَعُنِيْ مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِكِتَابِكَ صَدْرِيْ
وَتَحُطَّ بِتِلَاوَتِهٖ وِزْرِيْ وَتَمْنَحَنِيَ السَّلَامَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَلَا تُوْحِشَ بِيْ اَهْلَ اُنْسِيْ وَتُتِمَّ
اِحْسَانَكَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ كَمَا اَحْسَنْتَ فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

زیارت رسول خدا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى
الْكَافِرِيْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ
مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيْبِكَ وَحَبِيْبِكَ
وَصَفِيِّكَ وَصِفْوَتِكَ وَخَاصَّتِكَ وَخَالِصَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اِلٰهِيْ فَقَدْ
اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْهَا لِيْ يَا سَيِّدَنَا اَتَوَجَّهُ بِكَ وَبِاَهْلِ
بَيْتِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ پھر تین مرتبہ کہو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پھر کہو اُصِبْنَا بِكَ يَا حَبِيْبَ
قُلُوْبِنَا فَمَا اَعْظَمَ الْمُصِيْبَةَ بِكَ حَيْثُ انْقَطَعَ عَنَّا الْوَحْيُ وَحَيْثُ فَقَدْنَاكَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا سَيِّدَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ (الطَّيِّبِيْنَ نسخہ بدل) هٰذَا يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَاَنَا فِيْهِ
ضَيْفُكَ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِيْ وَاَجِرْنِيْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَاَحْسِنْ
ضِيَافَتِيْ وَاَجِرْنَا وَاَحْسِنْ اِجَارَتَنَا بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ اٰلِ بَيْتِكَ وَبِمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَهٗ وَبِمَا اسْتَوْدَعَكُمْ
مِنْ عِلْمِهٖ فَاِنَّهٗ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ

اتوار ۔ یوم الاحد ۔ SUNDAY

دُعا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اَرْجُوْ اِلَّا فَضْلَهٗ وَلَا
اَخْشٰی اِلَّا عَدْلَهٗ وَلَا اَعْتَمِدُ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا اُمْسِكُ اِلَّا بِحَبْلِهٖ بِكَ اَسْتَجِيْرُ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمِنْ غِيَرِ الزَّمَانِ وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَطَوَارِقِ الْحَدَثَانِ وَمِنِ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ التَّاَهُّبِ
وَالْعُدَّةِ وَاِيَّاكَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِيْهِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ وَبِكَ اَسْتَعِيْنُ فِيْمَا يَقْتَرِنُ بِهِ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَ
اِيَّاكَ اَرْغَبُ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِيَةِ وَتَمَامِهَا وَشُمُوْلِ السَّلَامَةِ وَدَوَامِهَا وَاَعُوْذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ
وَاَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِكَ مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِيْنِ فَتَقَبَّلْ مَا كَانَ مِنْ صَلٰوتِیْ وَصَوْمِیْ وَاجْعَلْ غَدِیْ وَمَا
بَعْدَهٗ اَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِیْ وَيَوْمِیْ وَاَعِزَّنِیْ فِیْ عَشِيْرَتِیْ وَقَوْمِیْ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ يَقْظَتِیْ وَنَوْمِیْ فَاَنْتَ اللّٰهُ
خَيْرٌ حَافِظًا وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ فِیْ يَوْمِیْ هٰذَا وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاٰحَادِ مِنَ الشِّرْكِ
وَالْاِلْحَادِ وَاُخْلِصُ لَكَ دُعَائِیْ تَعَرُّضًا لِلْاِجَابَةِ وَاُقِيْمُ عَلٰی طَاعَتِكَ رَجَاءً لِلْاِثَابَةِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِیْ اِلٰی حَقِّكَ وَاَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِیْ بِعَيْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ
وَاخْتِمْ بِالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْكَ اَمْرِیْ وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمْرِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

زیارت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ الْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْنِقَةِ
بِالْاِمَامَةِ وَعَلٰی ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ وَالْحَافِّيْنَ بِقَبْرِكَ يَا مَوْلَایَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا يَوْمُ الْاَحَدِ
وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ وَاَنَا ضَيْفُكَ فِيْهِ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِیْ يَا مَوْلَایَ وَاَجِرْنِیْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ
وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَرَجَوْتُهٗ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ وَاٰلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهٖ
عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ○

زیارت جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِیْ خَلَقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً اَنَا لَكِ مُصَدِّقٌ صَابِرٌ عَلٰی
مَا اَتٰی بِهٖ اَبُوْكِ وَوَصِيُّهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاَنَا اَسْئَلُكِ اِنْ كُنْتُ صَدَّقْتُكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنِیْ بِتَصْدِيْقِیْ
لَهُمَا لِتُسَرَّ نَفْسِیْ فَاشْهَدِیْ اَنِّیْ طَاهِرٌ بِوَلَايَتِكِ وَوَلَايَةِ اٰلِ بَيْتِكِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ○

پیر - یوم الاثنین - MONDAY

دعاء

بسم الله الرحمن الرحیم ○ الحمد لله الذی لم یشهد احدا حین فطر السموات و
الارض ولا اتخذ معینا حین برء النسمات لم یشارک فی الالهیة ولم یظاهر فی الوحدانیة کلت
الالسن عن غایة صفته والعقول عن کنه معرفته وتواضعت الجبابرة لهیبته وعنت
الوجوه لخشیته وانقاد کل عظیم لعظمته فلک الحمد متواترا متسقا ومتوالیا مستوثقا
وصلواته علی رسوله ابدا وسلامه دائما سرمدا اللهم اجعل اول یومی هذا صلاحا واوسطه
فلاحا وآخره نجاحا واعوذ بک من یوم اوله فزع واوسطه جزع وآخره وجع اللهم انی
استغفرک لکل نذر نذرته وکل وعد وعدته وکل عهد عاهدته ثم لم اف به واسئلک
فی مظالم عبادک عندی فایما عبد من عبیدک او امة من امائک کانت له قبلی مظلمة
ظلمتها ایاه فی نفسه او فی عرضه او فی ماله او فی اهله وولده او غیبة اغتبته بها او تحامل
علیه بمیل او هوی او انفة او حمیة او ریاء او عصبیة غائبا کان او شاهدا وحیا کان
او میتا فقصرت یدی وضاق وسعی عن ردها الیه والتحلل منه فاسئلک یا من یملک الحاجات
وهی مستجیبة لمشیته ومسرعة الی ارادته ان تصلی علی محمد وآل محمد وان ترضیه عنی
بما شئت وتهب لی من عندک رحمة انه لا تنقصک المغفرة ولا تضرک الموهبة یا ارحم
الراحمین اللهم اولنی فی کل یوم اثنین نعمتین منک ثنتین سعادة فی اوله بطاعتک ونعمة
فی آخره بمغفرتک یا من هو الاله ولا یغفر الذنوب سواه ○

پیر - یوم الاثنین - MONDAY

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَآئِمُ
الْاَمِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِى الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ
الْعَالَمِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَجَاهَدْتَ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَنَا يَا مَوْلَاىَ مَوْلًى لَكَ وَلِاٰلِ بَيْتِكَ سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ
اَعْدَآئَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَاىَ يَا
اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمَا وَبِاسْمِكُمَا وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفُكُمَا فَاَضِيْفَانِىْ وَاَحْسِنَا
ضِيَافَتِىْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِيْفَ بِهٖ اَنْتُمَا وَاَنَا فِيْهِ مِنْ جِوَارِكُمَا فَاَجِيْرَانِىْ فَاِنَّكُمَا مَاْمُوْرَانِ
بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمَا وَاٰلِكُمَا الطَّيِّبِيْنَ۔

منگل ۔ یوم الثلاثہ ۔ TUESDAY

دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهٗ كَمَا يَسْتَحِقُّهٗ حَمْدًا
كَثِيْرًا وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ
الشَّيْطَانِ الَّذِيْ يَزِيْدُنِيْ ذَنْبًا اِلٰى ذَنْبِيْ وَاَحْتَرِزُ بِهٖ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ وَسُلْطَانٍ جَآئِرٍ وَعَدُوٍّ
قَاهِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ جُنْدِكَ فَاِنَّ جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ حِزْبِكَ فَاِنَّ حِزْبَكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ فَاِنَّ اَوْلِيَآئَكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ
لِيْ دِيْنِيْ فَاِنَّهٗ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ فَاِنَّهَا دَارُ مَقَرِّيْ وَاِلَيْهَا مِنْ مُجَاوَرَةِ اللِّئَامِ مَفَرِّيْ
وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَالْوَفَاةَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَتَمَامِ عِدَّةِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَهَبْ لِيْ فِي
الثُّلَثَآءِ ثَلَاثًا لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْهَبْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ
الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَسْتَدْفِعُ كُلَّ مَكْرُوْهٍ اَوَّلُهٗ سَخَطُهٗ وَاَسْتَجْلِبُ كُلَّ مَحْبُوْبٍ
اَوَّلُهٗ رِضَاهُ فَاخْتِمْ لِيْ مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ يَا وَلِيَّ الْاِحْسَانِ ○

(حضرت امام زین العابدین ۔ حضرت امام محمد باقر ۔ حضرت امام جعفر صادق) علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ وَحْيِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَعْلَامَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلَادَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَآئِكُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِيَآئِكُمْ بِاَبِيْ اَنْتُمْ
وَاُمِّيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَالٰى اٰخِرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ اَوَّلَهُمْ وَاَبْرَاُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ
وَاَكْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِيَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَادِقًا
مُصَدَّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِيَّ هٰذَا يَوْمُكُمْ وَهُوَ يَوْمُ الثُّلَثَآءِ وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفٌ لَّكُمْ وَمُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ
فَاَضِيْفُوْنِيْ وَاَجِيْرُوْنِيْ بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَاٰلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

بدھ - یوم الاربعہ - WEDNESDAY

دعاء بسم الله الرحمن الرحيم ○ الحمد لله الذی جعل الليل لباسا والنوم سباتا وجعل النهار نشورا لك الحمد ان بعثتنی من مرقدی ولو شئت جعلته سرمدا حمدا دائما لا ينقطع ابدا ولا يحصی له الخلائق عددا اللهم لك الحمد ان خلقت فسويت وقدرت وقضيت وامت واحييت وامرضت وشفيت وعافيت وابليت وعلی العرش استويت وعلی الملك احتويت ادعوك دعاء من ضعفت وسيلته وانقطعت حيلته واقترب اجله وتدانی فی الدنيا امله واشتدت الی رحمتك فاقته وعظمت لتفريطه حسرته وكثرت زلته وعثرته وخلصت لوجهك توبته فصل علی محمد خاتم النبيين وعلی اهل بيته الطيبين الطاهرين وارزقنی شفاعة محمد صلی الله عليه وآله ولا تحرمنی صحبته انك انت ارحم الراحمين اللهم اقض لی فی الاربعاء اربعا اجعل قوتی فی طاعتك ونشاطی فی عبادتك ورغبتی فی ثوابك وزهدی فيما يوجب لی اليم عقابك انك لطيف لما تشاء ○

(حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام رضا، حضرت امام محمد تقی، حضرت امام علی نقی) علیہم السلام

السلام عليكم يا اولياء الله السلام عليكم يا حجج الله السلام عليكم يا نور الله فی ظلمات الارض السلام عليكم صلوات الله عليكم وعلی آل بيتكم الطيبين الطاهرين بابی انتم وامی لقد عبدتم الله مخلصين وجاهدتم فی الله حق جهاده حتی اتيكم اليقين فلعن الله اعداءكم من الجن والانس اجمعين وانا ابرء الی الله واليكم منهم يا مولای يا ابا ابراهيم موسی بن جعفر يا مولای يا ابا الحسن علی بن موسی يا مولای يا ابا جعفر محمد بن علی يا مولای يا ابا الحسن علی بن محمد انا مولی لكم مؤمن بسركم وجهركم متضيف بكم فی يومكم هذا وهو يوم الاربعاء ومستجير بكم فاضيفونی واجيرونی بآل بيتكم الطيبين الطاهرين

جمعرات - یوم الخمیس - THURSDAY

دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ اللَّیْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهٖ وَجَآءَ
بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهٖ وَكَسَانِیْ ضِیَآءَهٗ وَاَنَا فِیْ نِعْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَبْقَیْتَنِیْ لَهٗ فَاَبْقِنِیْ لِاَمْثَالِهٖ
وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَلَا تَفْجَعْنِیْ فِیْهِ وَفِیْ غَیْرِهٖ مِنَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ بِارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ
وَاكْتِسَابِ الْمَاٰثِمِ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا فِیْهِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّهٗ وَشَرَّ مَا
فِیْهِ وَشَرَّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِذِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْتَمِدُ عَلَیْكَ
وَبِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَسْتَشْفِعُ لَدَیْكَ فَاعْرِفِ اللّٰهُمَّ ذِمَّتِیَ الَّتِیْ رَجَوْتُ بِهَا قَضَآءَ
حَاجَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِیْ فِی الْخَمِیْسِ خَمْسًا لَا یَتَّسِعُ لَهَا اِلَّا كَرَمُكَ وَلَا یُطِیْقُهَا
اِلَّا نِعَمُكَ سَلَامَةً اَقْوٰی بِهَا عَلٰی طَاعَتِكَ وَعِبَادَةً اَسْتَحِقُّ بِهَا جَزِیْلَ مَثُوْبَتِكَ وَسَعَةً فِی الْحَالِ
مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاَنْ تُؤْمِنَنِیْ فِیْ مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِاَمْنِكَ وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ الْهُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ فِیْ حِصْنِكَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ تَوَسُّلِیْ بِهٖ شَافِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَافِعًا اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ○

زیارت حضرت امام حسن عسکریؑ

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَخَالِصَتَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِ بَیْتِكَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَنَا مَوْلًی لَكَ وَلِاٰلِ بَیْتِكَ وَهٰذَا
یَوْمُكَ وَهُوَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَاَنَا ضَیْفُكَ فِیْهِ وَمُسْتَجِیْرٌ بِكَ فِیْهِ فَاَحْسِنْ ضِیَافَتِیْ وَاِجَارَتِیْ بِحَقِّ اٰلِ بَیْتِكَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

جمعہ ۔ یوم الجمعہ ۔ FRIDAY

دعاء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَوَّلِ قَبْلَ الْاِنْشَاۤءِ وَالْاِحْيَاۤءِ وَالْاٰخِرِ بَعْدَ فَنَاۤءِ الْاَشْيَاۤءِ الْعَلِيْمِ الَّذِىْ لَا يَنْسٰى مَنْ ذَكَرَهٗ وَلَا يَنْقُصُ مَنْ شَكَرَهٗ وَلَا يُخَيِّبُ مَنْ دَعَاهُ وَلَا يَقْطَعُ رَجَاۤءَ مَنْ رَجَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا وَاُشْهِدُ جَمِيْعَ مَلٰۤئِكَتِكَ وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَنْ بَعَثْتَ مِنْ اَنْبِيَاۤئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَنْشَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ اَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا عَدِيْلَ وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيْلَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدّٰى مَا حَمَّلْتَهٗ اِلَى الْعِبَادِ وَجَاهَدَ فِى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ وَاَنَّهٗ بَشَّرَ بِمَا هُوَ حَقٌّ مِّنَ الثَّوَابِ وَاَنْذَرَ بِمَا هُوَ صِدْقٌ مِّنَ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِىْ عَلٰى دِيْنِكَ مَاۤ اَحْيَيْتَنِىْ وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ وَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَتِهٖ وَوَفِّقْنِىْ لِاَدَاۤءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَاۤ اَوْجَبْتَ عَلَىَّ فِيْهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاۤءِ فِىْ يَوْمِ الْجَزَاۤءِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

زیارت امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجک (ع۔ف)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِىْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِىْ يَهْتَدِىْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَيُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَاۤئِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِىُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَاىَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُوْلٰكَ وَاُخْرَاكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰۤى اَعْدَاۤئِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِىْ جُمْلَةِ اَوْلِيَاۤئِكَ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكٰفِرِيْنَ بِسَيْفِكَ وَاَنَا يَا مَوْلَاىَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ يَا مَوْلَاىَ كَرِيْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِىْ وَاَجِرْنِىْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ

زیارت امام زمانہ (ع-ف) بعد نماز صبح

اللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ
وَالِدَيَّ وَوُلْدِي وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمُنْتَهَى
رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ
وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً فِي رَقَبَتِي اللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِي بِهٰذَا التَّشْرِيفِ وَ
فَضَّلْتَنِي بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلَى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي
صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهَدِينَ
بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَأَنَّهُمْ
بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ بَيْعَةٌ لَهُ
فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

زیارت شہداء کربلا علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبَا عَبْدِاللّٰہ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَا ۔ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ اَخِیْکَ الْمَسْمُوْمِ الْمَظْلُوْمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ علیٰ اُخْتِکَ الحَوْرَاءِ زَیْنَبْ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ نَحْرِکَ الْمَنْحُوْرِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ صَدْرِکَ الْمَکْسُوْرِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ جَدِّکَ وَ اَبِیْکَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ اُمِّکَ وَ اَخِیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ الْاَئِمَّہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ مِنْ ذُرِّیَتِکَ وَ بَنِیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّہِیْدِ وَ ابْنَ الشَّہِیْدِ ۔ وَ اَخِیْکَ الشَّہِیْدِ وَ وُلْدِکَ الشَّہِیْد
اَلسَّلَامُ عَلیٰ الْحُسَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلیٰ عَلِیِّ ابْنَ الْحُسَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلیٰ اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ وَ عَلیٰ الْاَنْصَارِ الْمُسْتَشْهِدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْک
اَلسَّلَامُ عَلَیْک عَلِیَّیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الدَّمْعَةِ السَّاکِبَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمُصِیْبَةِ الرَّاتِبَةِ
لَقَدْ اَصْبَحَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْکَ مَهْجُوْرًا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْکَ مَوْتُوْرًا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ وُلْدِکَ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرْ وَ عَقِیْل
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلیٰ جَمِیْعِ الشُّہَدَائِی بِی کَرْبَلَا
خُصُوْصًا سَیِّدِیْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ الْقَاسِمِ ابْنِ الْحَسَنْ ۔ وَ عَوْنُ وَ مُحَمَّدْ ۔ وَ مُسْلِمْ ابْنِ عَقِیْل
وَ مُسْلِمِ ابْنِ عَوْسَجَہ وَ حَبِیْبِ ابْنِ مَظَاهِرْ وَ هَانِیْ ابْنِ عَرْوَہ
وَ زُهَیْرِ ابْنِ الْقَیْنِ وَ الْحُرِّ الشَّہِیْدِ الرِّیَاحِیْ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

زیارت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ وَ الْفُقَرَآءِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَنِیْسَ الْکُرَبَآءِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُغِیْثَ الشِّیْعَةِ وَ الزُّوَّارِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَاءِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بَدْرُ الدُّجَآءِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسَ الضُّحٰی

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسَ الشُّمُوْسِ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ

اَیُّهَا الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ طُوْسِ اَلرِّضَا الْمُرْتَضٰی

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمْ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامِیْ یَا اَبُو الْحَسَنِ یَا عَلِیِّ ابْنِ مُوْسَی الرِّضَا

اَلرَّاضِیْ بِالْقَدْرِ وَ الْقَضَآءِ رُوْحِیْ وَ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکَ الْفِدَاءِ

اَلسَّلامُ وَ عَلَیْکَ وَ عَلٰی آبَائِکَ السَّبْعَةِ وَ اَبْنَائِکَ الْاَرْبَعَةِ

جَمِیْعاً وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

زیارت حضرت صاحب العصر والزماں علیہ السلام

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ
اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنْ فِتْنَۃِ الزَّمَانِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْآنِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ الرَّحْمٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَعْبَۃَ الْاِیْمَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَظْہَرَ الْاِیْمَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَاطِعَ الْبُرْہَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ زَمَانِنَا ہٰذَا
عَجَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَرَجَکَ
وَسَہَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَخْرَجَکَ وَظُہُوْرَکَ
وَجَعَلَنَا مِنْ اَنْصَارِکَ وَاَعْوَانِکَ وَمَوَالِیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حدیث کساء

رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ
اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ
السَّلَامُ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا
فَاطِمَةُ ايْتِيْنِيْ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ
وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَاْلَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ
اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنُ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا
سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنُ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا
رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ
الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ
مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ
مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ
اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ
تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ
مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ وَيَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَائِيْ
قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ
وَيَا بِضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ

أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ بِطَرَفِي الْكِسَاءِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ
أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَّتِي لَحْمُهُمْ لَحْمِي وَدَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِي مَا يَحْزُنُهُمْ
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ إِنَّهُمْ مِنِّي
وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيئَةً
وَلَا فَلَكًا يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فُلْكًا يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ
الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جِبْرَائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ
النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا رَبِّ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْأَمِينُ
جِبْرَائِيلُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ
وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا
مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فُلْكًا يَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ
وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينَ وَحْيِ اللّٰهِ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ لِأَبِي إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْحٰى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَا لِجُلُوسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا
وَمُحِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلٰى أَنْ يَتَفَرَّقُوا
فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ
خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ
إِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ
فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِيعَتُنَا فَازُوا وَسُعِدُوا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۞

دعائے کمیل

اللهم انی اسئلك برحمتك التی وسعت كل شیء وبقوتك التی قهرت بها كل شیء
وخضع لها كل شیء وذل لها كل شیء وبجبروتك التی غلبت بها كل شیء وبعزتك التی لا یقوم
لها شیء وبعظمتك التی ملات كل شیء وبسلطانك الذی علا كل شیء وبوجهك الباقی
بعد فناء كل شیء وباسمائك التی ملات اركان كل شیء وبعلمك الذی احاط بكل
شیء وبنور وجهك الذی اضاء له كل شیء یا نور یا قدوس یا اول الاولین ویا آخر الآخرین
اللهم اغفر لی الذنوب التی تهتك العصم اللهم اغفر لی الذنوب التی تنزل النقم اللهم اغفر لی
الذنوب التی تغیر النعم اللهم اغفر لی الذنوب التی تحبس الدعاء اللهم اغفر لی الذنوب
التی تنزل البلاء اللهم اغفر لی كل ذنب اذنبته وكل خطیئة اخطاتها اللهم انی اتقرب
الیك بذكرك واستشفع بك الی نفسك واسئلك بجودك ان تدنینی من قربك وان توزعنی شكرك
وان تلهمنی ذكرك اللهم انی اسئلك سؤال خاضع متذلل خاشع ان تسامحنی وترحمنی
وتجعلنی بقسمك راضیا قانعا وفی جمیع الاحوال متواضعا اللهم واسئلك سؤال من اشتدت فاقته
وانزل بك عند الشدائد حاجته وعظم فیما عندك رغبته اللهم عظم سلطانك وعلا مكانك
وخفی مكرك وظهر امرك وغلب قهرك وجرت قدرتك ولا یمكن الفرار من حكومتك
اللهم لا اجد لذنوبی غافرا ولا لقبائحی ساترا ولا لشیء من عملی القبیح بالحسن مبدلا غیرك لا اله
الا انت سبحانك وبحمدك ظلمت نفسی وتجرات بجهلی وسكنت الی قدیم ذكرك لی ومنك علی
اللهم مولای كم من قبیح سترته وكم من فادح من البلاء اقلته وكم من عثار وقیته وكم من
مكروه دفعته وكم من ثناء جمیل لست اهلا له نشرته اللهم عظم بلائی وافرط بی سوء حالی و
قصرت بی اعمالی وقعدت بی اغلالی وحبسنی عن نفعی بعد املی وخدعتنی الدنیا بغرورها ونفسی
بجنایتها ومطالی یا سیدی فاسئلك بعزتك ان لا یحجب عنك دعائی سوء عملی وفعالی ولا تفضحنی
بخفی ما اطلعت علیه من سری ولا تعاجلنی بالعقوبة علی ما عملته فی خلواتی من سوء فعلی
فی كل الاحوال ن خ
واسائتی ودوام تفریطی وجهالتی وكثرة شهواتی وغفلتی وكن اللهم بعزتك لی فی الاحوال
كلها رؤوفا وعلی فی جمیع الامور عطوفا الهی وربی من لی غیرك اسئله كشف ضری والنظر فی
امری الهی ومولای اجریت علی حكما اتبعت فیه هوی نفسی ولم احترس فیه من تزیین عدوی
من نقص ن خ
فغرنی بما اهوی واسعده علی ذلك القضاء فتجاوزت بما جری علی من ذلك بعض حدودك
وخالفت بعض اوامرك فلك الحمد علی فی جمیع ذلك ولا حجة لی فیما جری علی فیه قضاؤك

والزمني حكمك وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي معتذرا نادما
منكسرا مستقيلا مستغفرا منيبا مقرا مذعنا معترفا لا اجد مفرا مما كان مني ولا مفزعا
اتوجه اليه في امري غير قبولك عذري وادخالك اياي في سعة رحمتك (الهي) اللهم فاقبل عذري
وارحم شدة ضري وفكني من شد وثاقي يا رب ارحم ضعف بدني ورقة جلدي ودقة عظمي
يا من بدا خلقي وذكري وتربيتي وبري وتغذيتي هبني لابتداء كرمك وسالف برك بي
يا الهي وسيدي وربي اتراك معذبي بنارك بعد توحيدك وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك
ولهج به لساني من ذكرك واعتقده ضميري من حبك وبعد صدق اعترافي ودعائي خاضعا
لربوبيتك هيهات انت اكرم من ان تضيع من ربيته او تبعد من ادنيته او تشرد من اويته
او تسلم الى البلاء من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيدي والهي ومولاي اتسلط النار
على وجوه خرت لعظمتك ساجدة وعلى السن نطقت بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة
وعلى قلوب اعترفت بالهيتك محققة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتى صارت خاشعة
وعلى جوارح سعت الى اوطان تعبدك طائعة واشارت باستغفارك مذعنة ما هكذا الظن
بك ولا اخبرنا بفضلك عنك يا كريم يا رب وانت تعلم ضعفي عن قليل من بلاء الدنيا وعقوباتها
وما يجري فيها من المكاره على اهلها على ان ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه
قصير مدته فكيف احتمالي لبلاء الاخرة وجليل (حلول) وقوع المكاره فيها وهو بلاء تطول مدته
ويدوم مقامه ولا يخفف عن اهله لانه لا يكون الا عن غضبك وانتقامك وسخطك وهذا
ما لا تقوم له السموت والارض يا سيدي فكيف لي (بي) وانا عبدك الضعيف الذليل الحقير
المسكين المستكين يا الهي وربي وسيدي ومولاي لاي الامور اليك اشكو ولما منها اضج
وابكي لاليم العذاب وشدته ام لطول البلاء ومدته فلئن صيرتني للعقوبات مع اعدائك
وجمعت بيني وبين اهل بلائك وفرقت بيني وبين احبائك واوليائك فهبني يا الهي وسيدي ومولاي وربي صبرت
على عذابك فكيف اصبر على فراقك وهبني يا الهي صبرت على حر نارك فكيف اصبر عن النظر الى كرامتك ام كيف اسكن
في النار ورجائي عفوك فبعزتك يا سيدي ومولاي اقسم صادقا لئن تركتني ناطقا لاضجن اليك بين اهلها ضجيج الآملين (الاملين)

وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَأُنَادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ آمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلَهَ
الْعَالَمِينَ أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ
طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ
وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ
يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا
وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ
يَتَغَلْغَلُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ
وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ أَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ
تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَ
لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا لَكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ
بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ إِلَهِي وَسَيِّدِي فَأَسْأَلُكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَهَا أَنْ
تَهَبَ لِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هَذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ
أَسْرَرْتُهُ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَكُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ
بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ
مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ
وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ أَوْ إِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ أَوْ رِزْقٍ
بَسَطْتَهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَإٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّي يَا مَنْ
بِيَدِهِ نَاصِيَتِي يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَفَاقَتِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ

بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً
وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا
وَاحِدًا وَحَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ
وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبَارِزِيْنَ
وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ
جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ
عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِيْ
بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ
وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِيْ
فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
مِنْ اَعْدَآئِيْ يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ
وَّذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَّطَاعَتُهٗ غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ
يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ
مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۝

دعائے سمات

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ

الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ
اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ
لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ
اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَاَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ
وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِیَّتِكَ الَّتِیْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِیْ خَلَقْتَ
بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِیْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَآئِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا
لَیْلًا وَّجَعَلْتَ اللَّیْلَ سَكَنًا وَّخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهٗ نَهَارًا وَّجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُبْصِرًا وَّخَلَقْتَ
بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ
وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَّبُرُوْجًا وَّمَصَابِیْحَ وَزِیْنَةً وَّرُجُوْمًا وَّجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ وَجَعَلْتَ
لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِیَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَّمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا فِی السَّمَآءِ مَنَازِلَ فَاَحْسَنْتَ
تَقْدِیْرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَاَحْسَنْتَ تَصْوِیْرَهَا وَاَحْصَیْتَهَا بِاَسْمَآئِكَ اِحْصَآءً وَّدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ
تَدْبِیْرًا وَّاَحْسَنْتَ تَدْبِیْرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّیْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ وَعَدَّ السِّنِیْنَ
وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْیَتَهَا لِجَمِیْعِ النَّاسِ مَرْاًی وَّاحِدًا وَّاَسْئَلُكَ اللّٰھُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِیْ كَلَّمْتَ
بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَی ابْنَ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْمُقَدَّسِیْنَ فَوْقَ اِحْسَاسِ الْكَرُوْبِیِّیْنَ
فَوْقَ غَمَآئِمِ النُّوْرِ فَوْقَ تَابُوْتِ الشَّهَادَةِ فِیْ عَمُوْدِ النَّارِ وَفِیْ طُوْرِ سِیْنَآءَ وَفِیْ جَبَلِ حُوْرِیْثَ فِی الْوَادِ الْمُقَدَّسِ
فِی الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِیْ اَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ وَیَوْمَ
فَرَقْتَ لِبَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ وَفِی الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِیْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَآئِبَ فِیْ بَحْرِ سُوْفٍ وَعَقَدْتَ مَآءَ
الْبَحْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ الْحُسْنٰی عَلَیْهِمْ
بِمَا صَبَرُوْا وَاَوْرَثْتَهُمْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بَارَكْتَ فِیْهَا لِلْعَالَمِیْنَ وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ
وَجُنُوْدَهٗ وَمَرَاكِبَهٗ فِی الْیَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذِیْ
تَجَلَّیْتَ بِهٖ لِمُوْسٰی كَلِیْمِكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ طُوْرِ سِیْنَآءَ وَلِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ خَلِیْلِكَ مِنْ
قَبْلُ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ وَلِاِسْحَاقَ صَفِیِّكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ بِئْرِ شِیَعٍ وَلِیَعْقُوْبَ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
فِیْ بَیْتِ اِیْلٍ وَاَوْفَیْتَ لِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِمِیْثَاقِكَ وَلِاِسْحَاقَ بِحَلْفِكَ وَلِیَعْقُوْبَ بِشَهَادَتِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِیْنَ بِاَسْمَآئِكَ فَاَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِیْ ظَهَرَ لِمُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِاٰیٰتِكَ الَّتِیْ وَقَعَتْ عَلٰی اَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ

بِاٰيٰتٍ عَزِيْزَةٍ وَّ بِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَاْنِ الْكَلِمَةِ التَّآمَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِىْ
تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَهْلِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ مَنَنْتَ
بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِىْ اَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَبِنُوْرِكَ الَّذِىْ قَدْ خَرَّ مِنْ
فَزَعِهٖ طُوْرُ سِيْنَآءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ الَّتِىْ لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْاَرْضُ
وَانْخَفَضَتْ لَهَا السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْاَكْبَرُ وَرَكَدَتْ لَهَا الْبِحَارُ وَالْاَنْهَارُ وَخَضَعَتْ
لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْاَرْضُ بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلَآئِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا
الرِّيَاحُ فِىْ جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيْرَانُ فِىْ اَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِىْ عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ
دَهْرَ الدُّهُوْرِ وَحُمِدْتَ بِهٖ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِىْ سَبَقَتْ
لِاَبِيْنَا اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهٖ بِالرَّحْمَةِ وَاَسْئَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِىْ غَلَبَتْ كُلَّ شَىْءٍ وَّبِنُوْرِ
وَجْهِكَ الَّذِىْ تَجَلَّيْتَ بِهٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِىْ ظَهَرَ عَلٰى طُوْرِ
سِيْنَآءَ فَكَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَى ابْنَ عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِىْ سَاعِيْرَ وَظُهُوْرِكَ فِىْ
جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِيْنَ وَجُنُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ الصَّآفِّيْنَ وَخُشُوْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ
بِبَرَكَاتِكَ الَّتِىْ بَارَكْتَ فِيْهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكْتَ لِاِسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِىْ اُمَّةِ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ
اِسْرَآئِيْلِكَ فِىْ اُمَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِىْ
عِتْرَتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ صِدْقًا وَّعَدْلًا
اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبَارِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَرَحَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرکے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ
الَّتِىْ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِىْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا
تَفْعَلْ بِىْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَاغْفِرْ لِىْ مِنْ ذُنُوْبِىْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَىَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ
وَاكْفِنِىْ مُؤْنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّقَرِيْنِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ
وَبِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

دعائے ندبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهِ قَضَاؤُكَ فِي
أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِينِكَ إِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيمِ
الْمُقِيمِ الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا
الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ
وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ
بِوَحْيِكَ وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيعَةَ إِلَيْكَ وَالْوَسِيلَةَ إِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ
أَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ إِلٰى أَنْ أَخْرَجْتَهُ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ
مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا وَسَأَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ
فَأَجَبْتَهُ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيمًا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ رِدْءًا
وَوَزِيرًا وَبَعْضٌ أَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَآتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ
شَرَعْتَ لَهُ شَرِيعَةً وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ لَهُ أَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ
إِلٰى مُدَّةٍ إِقَامَةً لِدِينِكَ وَحُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ وَلِئَلَّا يَزُولَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ
عَلٰى أَهْلِهِ وَلَا يَقُولَ أَحَدٌ لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا مُنْذِرًا وَأَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ
آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى إِلٰى أَنِ انْتَهَيْتَ بِالْأَمْرِ إِلٰى حَبِيبِكَ وَنَجِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ وَأَفْضَلَ
مَنِ اجْتَبَيْتَهُ وَأَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ قَدَّمْتَهُ عَلٰى أَنْبِيَائِكَ وَبَعَثْتَهُ إِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ
عِبَادِكَ وَأَوْطَأْتَهُ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِرُوحِهِ إِلٰى سَمَائِكَ وَ
أَوْدَعْتَهُ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ وَحَفَفْتَهُ بِجَبْرَئِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَالْمُسَوِّمِينَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَوَعَدْتَهُ أَنْ تُظْهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِهِ وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ
أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ
إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَقُلْتَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ جَعَلْتَ أَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فِي كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَقُلْتَ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ
لَكُمْ وَقُلْتَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ
إِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ إِلٰى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ أَيَّامُهُ أَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا هَادِيًا إِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَأُ أَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ

مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله
وقال من كنت انا نبيه فعلي اميره وقال انا وعلي من شجرة واحدة وسائر الناس من شجر
شتى واحله محل هارون من موسى فقال له انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا
نبي بعدي وزوجه ابنته سيدة نساء العالمين واحل له من مسجده ما حل له وسد الابواب
الا بابه ثم اودعه علمه وحكمته فقال انا مدينة العلم وعلي بابها فمن اراد المدينة
والحكمة فليأتها من بابها ثم قال انت اخي ووصيي ووارثي لحمك من لحمي ودمك
من دمي وسلمك سلمي وحربك حربي والايمان مخالط لحمك ودمك كما خالط لحمي
ودمي وانت غدا على الحوض خليفتي وانت تقضي ديني وتنجز عداتي وشيعتك على منابر
من نور مبيضة وجوههم حولي في الجنة وهم جيراني ولولا انت يا علي لم يعرف المؤمنون
بعدي وكان بعده هدى من الضلال ونورا من العمى وحبل الله المتين وصراطه
المستقيم لا يسبق بقرابة في رحم ولا بسابقة في دين ولا يلحق في منقبة من مناقبه يحذو
حذو الرسول صلى الله عليهما وآلهما ويقاتل على التأويل ولا تأخذه في الله لومة لائم
قد وتر فيه صناديد العرب وقتل ابطالهم وناوش ذؤبانهم فاودع قلوبهم احقادا
بدرية وخيبرية وحنينية وغيرهن فاضبت على عداوته واكبت على منابذته حتى قتل
الناكثين والقاسطين والمارقين ولما قضى نحبه وقتله اشقى الآخرين يتبع اشقى
الاولين لم يمتثل امر رسول الله صلى الله عليه وآله في الهادين بعد الهادين والامة مصرة على
مقته مجتمعة على قطيعة رحمه واقصاء ولده الا القليل ممن وفى لرعاية الحق فيهم
فقتل من قتل وسبي من سبي واقصي من اقصي وجرى القضاء لهم بما يرجى له حسن
المثوبة اذ كانت الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين وسبحان
ربنا ان كان وعد ربنا لمفعولا ولن يخلف الله وعده وهو العزيز الحكيم فعلى الا
طائب من اهل بيت محمد وعلي صلى الله عليهما وآلهما فليبك الباكون واياهم
فليندب النادبون ولمثلهم فلتذرف الدموع وليصرخ الصارخون ويضج الضاجون

وَيَعِجُّ الْعَاجُّونَ اَيْنَ الْحَسَنُ اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ
صَادِقٍ اَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ اَيْنَ الْاَقْمَارُ
الْمُنِيرَةُ اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّينِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ اَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِي لَا تَخْلُو مِنَ
الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ الْاَمْتِ وَالْعِوَجِ اَيْنَ
الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ اَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ
لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيعَةِ اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِاِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُدُودِهٖ اَيْنَ مُحْيِي مَعَالِمِ الدِّينِ وَ
اَهْلِهٖ اَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَيْنَ مُبِيدُ اَهْلِ الْفُسُوقِ
وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ اَيْنَ حَاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ اَيْنَ طَامِسُ اٰثَارِ الزَّيْغِ وَالْاَهْوَاءِ
اَيْنَ قَاطِعُ حَبَائِلِ الْكِذْبِ وَالْاِفْتِرَاءِ اَيْنَ مُبِيدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ اَيْنَ مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ
وَالتَّضْلِيلِ وَالْاِلْحَادِ اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَاءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَاءِ اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى
اَيْنَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتٰى اَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِي اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَاءُ اَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ
بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ
وَالرِّضَا اَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُولِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَبْنَاءِ الْاَنْبِيَاءِ اَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَاءَ
اَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ اِذَا دَعَا اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ
ذُو الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرَّاءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ
الْكُبْرٰى بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقَاءُ وَالْحِمٰى يَا ابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَا ابْنَ النُّجَبَاءِ الْاَكْرَمِينَ
يَا ابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ يَا ابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِينَ يَا ابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْاَنْجَبِينَ يَا ابْنَ الْاَطَائِبِ
الْمُطَهَّرِينَ يَا ابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِينَ يَا ابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِينَ يَا ابْنَ الْبُدُورِ الْمُنِيرَةِ يَا ابْنَ
السُّرُجِ الْمُضِيئَةِ يَا ابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَا ابْنَ الْاَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَا ابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَا ابْنَ
الْاَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَا ابْنَ الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَا ابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ يَا ابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَاْثُورَةِ يَا ابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَا ابْنَ الدَّلَائِلِ
الْمَشْهُودَةِ يَا ابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَا ابْنَ النَّبَاِ الْعَظِيمِ يَا ابْنَ مَنْ هُوَ فِي اُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَا ابْنَ الْاٰيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ
يَا ابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَا ابْنَ

النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّوْرِ وَالْعَادِيَاتِ يَابْنَ
يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى دُنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى لَيْتَ شِعْرِيْ
اَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى بَلْ اَيُّ اَرْضٍ تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰى اَبِرَضْوٰى اَوْ غَيْرِهَا اَمْ ذِيْ طُوٰى عَزِيْزٌ
عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ وَلَا تُرٰى وَلَا اَسْمَعُ لَكَ حَسِيْسًا وَلَا نَجْوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحِيْطَ بِكَ دُوْنِيَ الْبَلْوٰى
وَلَا يَنَالُكَ مِنِّيْ ضَجِيْجٌ وَلَا شَكْوٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَازِحٍ
مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ اُمْنِيَّةُ شَائِقٍ يَتَمَنّٰى مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ
مِنْ عَقِيْدِ عِزٍّ لَا يُسَامٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ اَثِيْلِ مَجْدٍ لَا يُجَارٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهٰى
بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَصِيْفِ شَرَفٍ لَا يُسَاوٰى اِلٰى مَتٰى اَحَارُ فِيْكَ يَا مَوْلَايَ وَاِلٰى مَتٰى وَاَيَّ خِطَابٍ
اَصِفُ فِيْكَ وَاَيَّ نَجْوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ وَاُنَاغٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اَبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ
الْوَرٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ يَجْرِيَ عَلَيْكَ دُوْنَهُمْ مَا جَرٰى هَلْ مِنْ مُعِيْنٍ فَاُطِيْلَ مَعَهُ الْعَوِيْلَ وَالْبُكَاءَ
هَلْ مِنْ جَزُوْعٍ فَاُسَاعِدَ جَزَعَهُ اِذَا خَلَا هَلْ قَذِيَتْ عَيْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِيْ عَلَى الْقَذٰى
هَلْ اِلَيْكَ يَابْنَ اَحْمَدَ سَبِيْلٌ فَتُلْقٰى هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنَا مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظٰى مَتٰى نَرِدُ مَنَاهِلَكَ
الرَّوِيَّةَ فَنَرْوٰى مَتٰى نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدٰى مَتٰى نُغَادِيْكَ وَنُرَاوِحُكَ
فَتَقَرُّ عُيُوْنُنَا مَتٰى تَرَانَا وَنَرَاكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِوَاءَ النَّصْرِ تُرٰى اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَاَ
وَقَدْ مَلَاْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَاءَكَ هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ وَقَطَعْتَ
دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ
وَالدُّنْيَا فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى وَاَرِهِ سَيِّدَهُ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَاَزِلْ
عَنْهُ بِهِ الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيْلَهُ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى اَللّٰهُمَّ
وَنَحْنُ عَبِيْدُكَ التَّائِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهُ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا
وَاَقَمْتَهُ لَنَا قِوَامًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَّا اِمَامًا فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَزِدْنَا
بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنَا مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ

ايّاه امامنا حتّى تورِدنا جنانك وترافق الشهداء من خلصائك اللّهمّ صلّ على محمّدٍ
وآل محمّدٍ وصلّ على محمّدٍ جدّه ورسولك السيّد الاكبر وعلى ابيه السيّد الاصغر
وجدّته الصّدّيقة الكبرى فاطمة بنت محمّدٍ وعلى من اصطفيت من آبائه البررة
وعليه افضل واكمل واتمّ وادوم واكثر واوفر ما صلّيت على احدٍ من اصفيائك و
خيرتك من خلقك وصلّ عليه صلوٰة لاغاية لعددها ولانهاية لمددها ولا
نفاد لامدها اللّهمّ واقم به الحقّ وادحض به الباطل وادل به اوليائك واذلل به
اعدائك وصل اللّهمّ بيننا وبينه وصلة تؤدّي الى مرافقة سلفه واجعلنا ممّن يأخذ
بحجزتهم ويمكث في ظلّهم واعنّا على تأدية حقوقه اليه والاجتهاد في طاعته واجتناب
معصيته وامنن علينا برضاه وهب لنا رأفته ورحمته ودعاءه وخيره ما ننال به
سعة من رحمتك وفوزًا عندك واجعل صلوتنا به مقبولة وذنوبنا به مغفورة ودعائنا
به مستجابًا واجعل ارزاقنا به مبسوطة وهمومنا به مكفيّة وحوائجنا به مقضيّة و
اقبل الينا بوجهك الكريم واقبل تقرّبنا اليك وانظر الينا نظرة رحيمة نستكمل بها الكرامة
عندك ثمّ لاتصرفها عنّا بجودك واسقنا من حوض جدّه صلّى الله عليه وآله بكأسه
وبيده ريًّا رويًّا هنيئًا سائغًا لاظمأ بعده يا ارحم الرّاحمين ۔

زیارت آل یاسین

سَلَامٌ عَلٰی آلِ یٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَاعِیَ اللّٰہِ وَرَبَّانِیَّ
آیَاتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَابَ اللّٰہِ وَدَیَّانَ دِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰہِ وَنَاصِرَ حَقِّہٖ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ كِتَابِ اللّٰہِ وَتَرْجُمَانَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
فِیْ آنَاۤءِ لَیْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِیْثَاقَ
اللّٰہِ الَّذِیْ اَخَذَہٗ وَوَكَّدَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَعْدَ اللّٰہِ الَّذِیْ ضَمِنَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ
الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَیْرَ مَكْذُوْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
حِیْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْرَأُ وَتُبَیِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ
تُصَلِّیْ وَتَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ حِیْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْمَاْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ یَا مَوْلَایَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا حَبِیْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُہٗ وَاُشْهِدُكَ یَا مَوْلَایَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حُجَّتُہٗ وَالْحَسَنَ
حُجَّتُہٗ وَالْحُسَیْنَ حُجَّتُہٗ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ حُجَّتُہٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُہٗ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُہٗ وَ
مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُہٗ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی حُجَّتُہٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُہٗ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُہٗ وَالْحَسَنَ
بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰہِ اَنْتُمُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَیْبَ فِیْهَا یَوْمَ
لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَاَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَاَنَّ نَاكِرًا وَنَكِیْرًا حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ
حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِیْدَ بِهِمَا
حَقٌّ یَا مَوْلَایَ شَقِیَ مَنْ خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ عَلٰی مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَیْہِ وَ
اَنَا وَلِیٌّ لَّكَ بَرِیْءٌ مِّنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِیْتُمُوْہُ وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوْہُ وَالْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ
بِہٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَیْتُمْ عَنْہُ فَنَفْسِیْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَبِرَسُوْلِہٖ وَبِاَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِكُمْ یَا مَوْلَایَ اَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَّكُمْ وَمَوَدَّتِیْ خَالِصَةٌ لَّكُمْ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

دعا بعد زیارت آل یاسین

وَكَلِمَةِ نُورِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ وَصَدْرِي نُورَ الْاِيْمَانِ وَفِكْرِي نُورَ النِّيَّاتِ
وَعَزْمِي نُورَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ وَلِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ وَدِيْنِي نُورَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ
وَبَصَرِي نُورَ الضِّيَاءِ وَسَمْعِي نُورَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِي نُورَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيَنِي رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِي اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِي بِلَادِكَ وَالدَّاعِي اِلٰى سَبِيْلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ
وَالثَّائِرِ بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَوَارِ الْكَافِرِيْنَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ
بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِي اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ
سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُورِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَمُجَلِّي الْعَمٰى
الَّذِي يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيَائِكَ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَائَكَ وَاَوْلِيَائَهُ
وَشِيْعَتَهُ وَاَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُوْصَلَ
اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ
وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا
وَامْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِي فِي اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ
اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

استغاثہ بہ حضور امام العصر والزماں (ع-ف)

سَلَامُ اللّٰہِ الْکَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ الْعَامُّ وَصَلَوَاتُہُ

الدَّآئِمَۃُ وَبَرَکَاتُہُ الْقَآئِمَۃُ التَّآمَّۃُ عَلٰی حُجَّۃِ اللّٰہِ وَوَلِیِّہٖ فِیْ اَرْضِہٖ وَبِلَادِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلٰی
خَلْقِہٖ وَعِبَادِہٖ وَسُلَالَۃِ النُّبُوَّۃِ وَبَقِیَّۃِ الْعِتْرَۃِ وَالصَّفْوَۃِ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَمُظْهِرِ الْاِیْمَانِ وَ
مُلَقِّنِ اَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ وَمُطَهِّرِ الْاَرْضِ وَنَاشِرِ الْعَدْلِ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وَالْحُجَّۃِ الْقَآئِمِ
الْمَهْدِیِّ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِیِّ وَابْنِ الْاَئِمَّۃِ الطَّاهِرِیْنَ الْوَصِیِّ بْنِ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ الْهَادِیْ
الْمَعْصُوْمِ ابْنِ الْاَئِمَّۃِ الْهُدَاۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُذِلَّ الْکَافِرِیْنَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ الظَّالِمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَۃِ
نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْاَئِمَّۃِ الْحُجَجِ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَالْاِمَامِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ سَلَامَ مُخْلِصٍ لَکَ فِی الْوِلَایَۃِ اَشْهَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْمَهْدِیُّ قَوْلًا وَفِعْلًا وَاَنْتَ الَّذِیْ
تَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا فَعَجَّلَ اللّٰہُ فَرَجَکَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَکَ وَقَرَّبَ
زَمَانَکَ وَکَثَّرَ اَنْصَارَکَ وَاَعْوَانَکَ وَاَنْجَزَ لَکَ مَا وَعَدَکَ فَهُوَ اَصْدَقُ الْقَآئِلِیْنَ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ
عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَاجَتِیْ کَذَا وَکَذَا
لفظ کذا کذا کی جگہ اپنی حاجتوں کا ذکر کرے فَاشْفَعْ لِیْ فِیْ نَجَاحِهَا فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَیْکَ بِحَاجَتِیْ لِعِلْمِیْ اَنَّ لَکَ
عِنْدَ اللّٰہِ شَفَاعَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّمَقَامًا مَّحْمُوْدًا فَبِحَقِّ مَنِ اخْتَصَّکُمْ بِاَمْرِہٖ وَارْتَضَاکُمْ لِسِرِّہٖ وَبِالشَّاْنِ
الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ سَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ نُجْحِ طَلِبَتِیْ وَاِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ وَکَشْفِ کُرْبَتِیْ

صلوات امام صاحب العصر والزمان (ع-ف)

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على محمد سيد
المرسلين وخاتم النبيين وحجة رب العالمين المنتجب في الميثاق المصطفى في الظلال المطهر من كل آفة
البريء من كل عيب المؤمل للنجاة المرتجى للشفاعة المفوض إليه دين الله اللهم شرف بنيانه وعظم
برهانه وأفلج حجته وارفع درجته وأضئ نوره وبيض وجهه وأعطه الفضل والفضيلة والمنزلة والوسيلة
والدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودا يغبطه به الأولون والآخرون وصل على أمير المؤمنين
ووارث المرسلين وقائد الغر المحجلين وسيد الوصيين وحجة رب العالمين وصل على الحسن بن علي
إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على الحسين بن علي إمام المؤمنين ووارث
المرسلين وحجة رب العالمين وصل على علي بن الحسين إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب
العالمين وصل على محمد بن علي إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على جعفر
بن محمد إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على موسى بن جعفر إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب
العالمين وصل على علي بن موسى إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على محمد بن علي إمام المؤمنين ووارث المرسلين و
حجة رب العالمين وصل على علي بن محمد إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل
على الحسن بن علي إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على الخلف الهادي
المهدي إمام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين اللهم صل على محمد وأهل بيته
الأئمة الهادين العلماء الصادقين الأبرار المتقين دعائم دينك وأركان توحيدك وتراجمة
وحيك وحججك على خلقك وخلفائك في أرضك الذين اخترتهم لنفسك واصطفيتهم على عبادك
وارتضيتهم لدينك وخصصتهم بمعرفتك وجللتهم بكرامتك وغشيتهم برحمتك

وربيتهم بنعمتك وغذيتهم بحكمتك وألبستهم نورك ورفعتهم في ملكوتك وحففتهم
بملائكتك وشرفتهم بنبيك صلواتك عليه وآله اللهم صل على محمد وعليهم صلاة زاكية
نامية كثيرة دائمة طيبة لا يحيط بها إلا أنت ولا يسعها إلا علمك ولا يحصيها أحد غيرك اللهم
وصل على وليك المحيي سنتك القائم بأمرك الداعي إليك الدليل عليك حجتك على خلقك وخليفتك
في أرضك وشاهدك على عبادك اللهم أعز نصره ومد في عمره وزين الأرض بطول بقائه اللهم اكفه
بغي الحاسدين وأعذه من شر الكائدين وازجر عنه إرادة الظالمين وخلصه من أيدي الجبارين
اللهم أعطه في نفسه وذريته وشيعته ورعيته وخاصته وعامته وعدوه وجميع أهل الدنيا
ما تقر به عينه وتسر به نفسه وبلغه أفضل ما أمله في الدنيا والآخرة إنك على كل شيء قدير
اللهم جدد به ما امتحى من دينك وأحي به ما بدل من كتابك وأظهر به ما غير من حكمك حتى
يعود دينك به وعلى يديه غضا جديدا خالصا مخلصا لا شك فيه ولا شبهة معه ولا باطل عنده
ولا بدعة لديه اللهم نور بنوره كل ظلمة وهد بركنه كل بدعة واهدم بعزه كل ضلالة
واقصم به كل جبار وأخمد بسيفه كل نار وأهلك بعدله جور كل جائر وأجر حكمه
على كل حكم وأذل بسلطانه كل سلطان اللهم أذل كل من ناواه وأهلك كل من
عاداه وامكر بمن كاده واستأصل من جحده حقه واستهان بأمره وسعى في إطفاء نوره وأراد
إخماد ذكره اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن الرضا
والحسين المصفى وجميع الأوصياء مصابيح الدجى وأعلام الهدى ومنار التقى والعروة الوثقى
والحبل المتين والصراط المستقيم وصل على وليك وولاة عهدك والأئمة من ولده ومد في
أعمارهم وزد في آجالهم وبلغهم أقصى آمالهم دينا ودنيا وآخرة إنك على كل شيء قدير

زیارت جامعہ صغیر

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ وَاَصْفِیَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَآءِ اللّٰہِ وَاَحِبَّآئِہٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰہِ وَخُلَفَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسَاکِنِ ذِکْرِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُظْہِرِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَنَہْیِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الدُّعَاۃِ اِلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ
فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَدِلَّآءِ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَالَاہُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰہَ وَمَنْ عَادَاہُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰہَ وَمَنْ عَرَفَہُمْ فَقَدْ عَرَفَ
اللّٰہَ وَمَنْ جَہِلَہُمْ فَقَدْ جَہِلَ اللّٰہَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِہِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَخَلّٰی مِنْہُمْ فَقَدْ
تَخَلّٰی مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاُشْہِدُ اللّٰہَ اَنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ
وَعَلَانِیَتِکُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اِلَیْکُمْ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَبْرَءُ
اِلَی اللّٰہِ مِنْہُمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

زیارت عاشورہ

يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ
بِفِنَائِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ
اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلَى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ
اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ
عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ
لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ
قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللهُ شِمْرًا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ بِكَ فَاَسْئَلُ
اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِيْ اَنْ يَرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ
وَاِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِلٰى فَاطِمَةَ وَاِلَى الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَائَةِ
مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰى فِيْ ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ

برئت الى الله والیکم منهم واتقرب الى الله ثم الیکم بموالاتکم وموالاة
ولیکم وبالبراءة من اعدائکم والناصبین لکم الحرب وبالبراءة من اشیاعهم
واتباعهم انی سلم لمن سالمکم وحرب لمن حاربکم وولی لمن والاکم وعدو لمن
عاداکم فاسئل الله الذی اکرمنی بمعرفتکم ومعرفة اولیائکم ورزقنی البراءة
من اعدائکم ان یجعلنی معکم فی الدنیا والآخرة وان یثبت لی عندکم قدم صدق
فی الدنیا والآخرة واسئله ان یبلغنی المقام المحمود لکم عند الله وان یرزقنی طلب
ثاری مع امام هدی ظاهر ناطق بالحق منکم واسئل الله بحقکم وبالشان الذی
لکم عنده ان یعطینی بمصابی بکم افضل ما یعطی مصابا بمصیبته مصیبة ما اعظمها
واعظم رزیتها فی الاسلام وفی جمیع السموات والارض اللهم اجعلنی فی مقامی
هذا ممن تناله منک صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محیای محیا محمد وآل
محمد ومماتی ممات محمد وآل محمد اللهم ان هذا یوم تبرکت به بنو امیة
وابن آکلة الاکباد اللعین ابن اللعین علی لسانک ولسان نبیک صلی الله علیه وآله
فی کل موطن وموقف وقف فیه نبیک صلی الله علیه وآله اللهم العن ابا سفیان
ومعویة ویزید بن معویة علیهم منک اللعنة ابد الآبدین وهذا یوم فرحت به آل
زیاد وآل مروان بقتلهم الحسین صلوات الله علیه اللهم فضاعف علیهم اللعن
منک والعذاب اللهم انی اتقرب الیک فی هذا الیوم وفی موقفی هذا وایام حیاتی
بالبراءة منهم واللعنة علیهم وبالموالاة لنبیک وآل نبیک علیه وعلیهم السلام

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ

۲] علامہ مجلسیؒ

۳] علامہ اظہر حسین

۴] علامہ سید علی نقی

۵] بیگم و سید عابد علی رضوی

۶) بیگم و سید احمد علی رضوی

۷) بیگم و سید رضا امجد

۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی

۹) بیگم و سید سبط حسن

۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری

۱۱) بیگم و سید جار حسین

۱۲) بیگم و مرزا توحید علی

۱۳) سید حسین عباس فرحت

۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی

۱۵) سید انعام حسین زیدی

۱۶) سیدہ ہما زہرہ

۱۷) سیدہ رضویہ خاتون

۱۸) سید نجم الحسن

۱۹) سید مبارک رضا

۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی

۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم

۲۲) سید باقر علی رضوی

۲۳) بیگم و سید باسط حسین

۲۴) سید عرفان حیدر رضوی

۲۵) بیگم و اخلاق حسین

۲۶) سید ممتاز حسین

۲۷) بیگم و سید اختر عباس

۲۸) سید محمد علی

۲۹) سیدہ رضیہ سلطان

۳۰) سید مظفر حسنین

۳۱) سید باسط حسین نقوی

۳۲) غلام محی الدین

۳۳) سید ناصر علی زیدی

۳۴) سید وزیر حیدر زیدی

۳۵) ریاض الحق

۳۶) خورشید بیگم